www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 39 Saturday , November 09 2024 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۴) شمارہ نمبر(۳۹) لکھنؤ، بروز ہفتہ ۹-نومبر ۲۰۲۴ء، مطابق ۶/ جمادی الاول ۱۴۴۶ھ صفحات -۸

بیرین سنگھ کے خلاف 'وسل بلوور ٹیپ' کی جانچ کرے گا سپریم کورٹ

نئی دہلی۔ منی پور میں جاری تشدد کے درمیان وزیر اعلیٰ این بیرین سنگھ کی مشکلات بڑھتی ہوئی نظر آرہی ہیں۔ سپریم کورٹ نے ان کے خلاف 'وسل بلوور ٹیپ' کی جانچ کرنے کی سمت قدم بڑھادیا ہے۔ عدالت نے ان آڈیو ریکارڈنگز کی جانچ پر اتفاق ظاہر کیا ہے جو مبینہ طور پر وزیر اعلیٰ بیرین سنگھ کی میتئی اور کوکی طبقہ کے درمیان تشدد میں کردار کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ، جسٹس جے بی پاردیوالا اور جسٹس منوج مشرا کی بنچ نے عرضی دہندہ سے ٹیپ کے ذرائع اور اس کے حقائق ثابت کرنے کے لیے مواد کی تفصیل طلب کی ہے۔ یہ عرضی کوکی آرگنائزیشن فار ہیومن رائٹس ٹرسٹ کی طرف سے داخل کی گئی ہے۔ اس پر سماعت کرتے ہوئے عدالت نے کہا کہ عرضی دہندہ کو ٹیپ کی حقیقت ثابت کرنے والے مواد داخل کرنے کا موقع دیتے ہیں۔ اس پر عرضی دہندہ کے وکیل پرشانت بھوشن نے واضح کیا کہ کلپ جمع کی جائے گی۔

جھارکھنڈ میں بنگلہ دیشی دراندازی معاملہ میں سپریم کورٹ نے مرکز سے طلب کیا جواب، ہائی کورٹ کے حکم پر روک

جھارکھنڈ میں بنگلہ دیشی دراندازی سے متعلق معاملے پر سپریم کورٹ میں جمعہ کو سماعت ہوئی۔ سماعت کے بعد سپریم کورٹ نے مرکزی حکومت اور عرضی دہندہ کو نوٹس جاری کیا ہے۔ جسٹس سدھانشو دھولیا اور جسٹس اے امان اللہ کی ڈویژنل بنچ نے مرکزی حکومت اور عرضی دہندہ دانیال دانش کو جواب داخل کرنے کی ہدایت دی ہے۔ اس معاملے کی آئندہ سماعت 3 دسمبر کو ہوگی۔ جھارکھنڈ ہائی کورٹ کے حکم کے خلاف ریاستی حکومت نے سپریم کورٹ میں ایس ایل پی داخل کی ہے۔ ہائی کورٹ نے جھارکھنڈ حکومت کو ہدایت دی تھی کہ وہ فیکٹ فائنڈنگ کمیٹی کے اراکین کے نام تجویز کرے۔ لیکن اب سپریم کورٹ نے سماعت کے دوران کہا کہ فی الحال ریاستی حکومت ہائی کورٹ کی اس ہدایت پر عمل نہ کرے۔ ہائی کورٹ نے 20 ستمبر کو بنگلہ دیشی دراندازی کی سچائی جاننے کے لیے فیکٹ فائنڈنگ کمیٹی بنانے کی بات کہی تھی۔

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کا اقلیتی درجہ فی الحال برقرار

سپریم کورٹ نے 1967 کے فیصلے کو کالعدم قرار دیا، 7 ججوں کی آئینی بنچ نے 4-3 کی اکثریت سے سنایا فیصلہ، حتمی فیصلے کے لیے 3 رکنی بنچ تشکیل، عدالت کے فیصلے سے نئی امید اور مایوسی

نئی دہلی: (ایجنسی) سپریم کورٹ نے جمعہ کو علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کے اقلیتی درجہ پر فیصلہ سناتے ہوئے اسے برقرار رکھنے کا اعلان کیا۔ چیف جسٹس آف انڈیا سمیت 7 ججوں کی بنچ نے اس کیس کا فیصلہ 3-4 کے اکثریتی ووٹ سے سنایا۔ عدالت عظمیٰ نے کہا کہ یونیورسٹی کی اقلیتی حیثیت کا نئے سرے سے تعین کرنے کے لیے تین ججوں کی ایک بنچ تشکیل دی گئی ہے۔ سپریم کورٹ نے فی الحال اے ایم یو کا اقلیتی درجہ برقرار رکھا ہے، مگر یہ بھی واضح کیا کہ اس پر ایک نئی بنچ ہدایات تیار کرے گی۔ سی جے آئی نے اپنے فیصلے میں کہا کہ ایک تین رکنی مستقل بنچ اے ایم یو کے اقلیتی درجے پر حتمی فیصلہ دے گی۔ یہ بنچ سات رکنی بنچ کے فیصلے کے نکات اور معیارات کی بنیاد پر فیصلہ کرے گی۔ نئی بنچ اقلیتی اداروں معاملہ میں ان کے قیام اور انتظام کے اصول پر بھی ہدایات مرتب کرے گی۔ سات رکنی بنچ کے فیصلے کی روشنی میں نئی بنچ فیصلہ کرے گی کہ آیا اے ایم یو واقعی اقلیتی ادارہ ہے یا نہیں۔ دراصل، سپریم کورٹ نے ابھی تک یہ طے نہیں کیا کہ اے ایم یو اقلیتی ادارہ ہے یا نہیں۔

اس فیصلے میں چیف جسٹس چندر چوڑ، جسٹس سنجیو کھنہ اور جسٹس پاردیوالا نے ایک رائے اختیار کی، جبکہ جسٹس سری کانت، جسٹس دیپانکر دتہ، اور جسٹس ستیش چندر شرما نے مختلف رائے دی۔ عدالت نے اپنے فیصلے میں کہا کہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی ایک اقلیتی ادارہ ہے اور اس کا اقلیتی درجہ برقرار رہے گا۔ چیف جسٹس آف انڈیا (سی جے آئی) نے کہا کہ آرٹیکل 30 (اے) کے تحت کسی ادارے کو اقلیتی ادارہ قرار دینے کے معیارات کیا ہیں؟ آرٹیکل 19 (6) کے تحت کسی بھی شہری کے ذریعہ قائم تعلیمی ادارے کو منظم کیا جاسکتا ہے۔ آرٹیکل 30 کے تحت دیے گئے حقوق مکمل آزاد نہیں ہیں۔ اقلیتی تعلیمی اداروں کو آرٹیکل 19 (6) کے تحت ضابطہ بندی کی اجازت دی گئی ہے، بشرطیکہ اس سے ادارے کے اقلیتی کردار کی خلاف ورزی نہ ہو۔

چیف جسٹس نے مزید وضاحت کی کہ مذہبی کمیونٹی ایک ادارہ قائم کرسکتی ہے لیکن اس کا انتظام نہیں چلاسکتی۔ یہ بھی کہا گیا کہ مخصوص قوانین کے تحت قائم ہونے والے اداروں کو آرٹیکل 31 کے تحت تبدیل نہیں کیا جاسکتا۔ اس فیصلے کے تحت 1967 کے اس فیصلے کو بھی مسترد کر دیا گیا ہے جس میں اے ایم یو کو اقلیتی درجہ دینے سے انکار کیا گیا تھا۔ عدالت کے مطابق، اے ایم یو کی حیثیت ایک اقلیتی ادارے کے طور پر برقرار رکھنے کا مقصد مسلمانوں کی تعلیمی ترقی میں مدد فراہم کرنا ہے۔ یہ کیس کئی دہائیوں سے تنازعے کا شکار تھا اور 2005 میں الہ آباد ہائی کورٹ نے اس ترمیم کو غیر آئینی قرار دیتے ہوئے اسے رد کردیا تھا۔ بعد میں 2006 میں، مرکز نے الہ آباد ہائی کورٹ کے فیصلے کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا اور 2019 میں اس کیس کو سات ججوں کی بنچ کو بھجوا دیا گیا۔

عزیز باشا کیس میں اپنے 1967 کے فیصلے کو خارج کر دیا، جس نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کو اقلیتی یونیورسٹی کا درجہ دینے سے انکار کرنے کی بنیاد بنا تھا۔ سپریم کورٹ نے ہدایت دی کہ موجودہ فیصلے میں بنائے گئے اصولوں کے مطابق اے ایم یو کی حیثیت کا نئے سرے سے تعین کیا جائے گا۔

چیف جسٹس آف انڈیا ڈی وائی چندر چوڑ کی قیادت میں بنچ نے عزیز باشا کیس میں پانچ ججوں کی بنچ کے فیصلے کو ایک طرف رکھ دیا، اور کہا کہ اے ایم یو کی اقلیتی حیثیت کا فیصلہ موجودہ کیس میں طے شدہ ٹیسٹوں کی بنیاد پر کیا جانا چاہیے۔ سپریم کورٹ نے جمعہ کو عزیز باشا کیس میں 1967 کے فیصلے کو مسترد کردیا۔ اس فیصلے میں پانچ ججوں کی بنچ نے کہا تھا کہ اے ایم یو اقلیتی ادارہ نہیں ہے۔ اس دوران سپریم کورٹ نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی ایکٹ 1920 کا حوالہ بھی دیا تھا، جس کے تحت یہ یونیورسٹی قائم کی گئی تھی۔ بنچ نے کہا تھا کہ اے ایم یو نہ تو مسلم کمیونٹی نے قائم کیا ہے اور نہ ہی یہ یونیورسٹی مسلم کمیونٹی کے زیر انتظام ہے، جو کہ آئین کے آرٹیکل 30 (1) کے تحت اقلیتی تعلیمی اداروں کے لیے ضروری ہے۔

اس کے بعد 1981 میں اس ایکٹ میں ترمیم کی گئی اور کہا گیا کہ یہ یونیورسٹی بھارت کے مسلمانوں نے قائم کی تھی۔ 2005 میں، یونیورسٹی نے پوسٹ گریجویشن کورسز میں 50 فیصد نشستیں مسلم طلباء کے لیے مختص کیں۔ اس کے بعد الہ آباد ہائی کورٹ نے ریزرویشن پالیسی اور 1981 کی ترمیم کو منسوخ کردیا، جس کے بعد اس فیصلے کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا گیا۔

اے ایم یو اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کے صدر سید شعیب نے اس فیصلے پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ 60 سال سے جاری لڑائی اب کامیابی کی طرف بڑھ رہی ہے۔ 1968 سے اے ایم یو کی اس تحریک میں شامل سابق ایم پی محمد ادیب نے اس فیصلے کو مایوس کن قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ سپریم کورٹ کی 7 ججوں کی بنچ نے اپنی اکثریت کے ساتھ فیصلہ دیا ہے کہ اے ایم یو کی اقلیتی حیثیت کو منسوخ نہیں کیا جاسکتا۔ تاہم یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ یہ معاملہ مستقبل میں 3 ججوں کی بنچ کے سامنے رکھا جائے گا۔ ادیب نے اس تبصرے کو دونوں جماعتوں کو مطمئن کرنے کی کوشش قرار

18 سال سے اقلیتی درجے کی قانونی لڑائی

سال 2005 میں طلبہ الہ آباد ہائی کورٹ پہنچے، عدالت نے 2006 میں آئینی ترمیم کو کالعدم قرار دیا تھا

اے ایم یو کو اقلیتی درجہ دینے کی قانونی لڑائی 18 سال سے جاری ہے۔ برسوں کے دوران، اس مسئلے کے حوالے سے بہت سے اتار چڑھاؤ دیکھنے کو ملیں ہیں۔ الہ آباد ہائی کورٹ کی آئینی بنچ 2006 کے فیصلے کے بعد کیس کی سماعت کر رہی تھی۔ اس میں کہا گیا تھا کہ اے ایم یو اقلیتی ادارہ نہیں ہے۔ 2019 میں، سپریم کورٹ کی 3 ججوں کی بنچ نے یہ معاملہ 7 ججوں کی آئینی بنچ کو بھیج دیا تھا۔ چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ، جسٹس سنجیو کھنہ، جسٹس سوریہ کانت، جسٹس جے بی پارڈی والا، جسٹس دیپانکر دتہ، جسٹس منوج مشرا اور جسٹس ستیش چندر شرما پر مشتمل بنچ نے تمام فریقین کے دلائل سننے کے بعد سماعت مکمل کی اور فیصلہ محفوظ کرلیا۔ اے ایم یو اور اے ایم یو اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کی نمائندگی کرنے والے سینئر وکلاء ڈاکٹر راجیو دھون اور کپل سبل نے اپنے دلائل پیش کیے۔ مداخلت کار کی جانب سے سینئر وکیل سلمان خورشید اور سعدان پیش ہوئے۔ مرکزی حکومت کی نمائندگی اٹارنی جنرل آر وینکٹرامنی کے ساتھ سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے کی۔

اقلیتی درجہ کا کیا مطلب ہے:

دراصل جب کسی بھی اقلیتی ادارے کی اقلیتی حیثیت ختم ہونے پر یونیورسٹی ایکٹ میں تبدیلی کرکے داخلہ ریزرویشن کوٹہ پالیسی تبدیل کردی جاتی ہے۔ داخلہ ریزرویشن کوٹہ پالیسی دیگر یونیورسٹیوں کی طرح ہی لاگو ہوتی ہے۔ یعنی تمام ذاتوں کے لوگوں کو داخلہ میں ریزرویشن کوٹہ دیا جاتا ہے۔ تعلیم سے متعلق حکومتی پالیسیوں پر عملدرآمد کیا جاتا ہے۔ حکومت چاہے تو ادارے کی گورننگ باڈی میں تبدیلیاں بھی کرسکتی ہے۔

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی تاریخ:

سر سید احمد خان نے 1872 میں محمڈن اینگلو اورینٹل کالج فنڈ کمیٹی تشکیل دی۔ اس کے بعد 1877 میں محمڈن اینگلو اورینٹل کالج کا آغاز ہوا۔ یہ یونیورسٹی 1920 میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی ایکٹ کے ذریعے قائم کی گئی۔ سال 1951 میں یونیورسٹی میں غیر مسلموں کے داخلے کے حوالے سے صورتحال بھی واضح کی گئی۔ کسی بھی ذات اور مذہب کے طلبہ کو داخلہ دیا جانے لگا۔

سپریم کورٹ نے 1967 میں یہ درجہ چھین لیا تھا:

سال 1965 میں اے ایم یو ایکٹ میں تبدیلیاں کی گئیں۔ یونیورسٹی کو انسانی وسائل کی ترقی کی وزارت کے تحت لیا گیا تھا۔ 1967 میں سپریم کورٹ نے اقلیت کا درجہ چھین لیا۔ اقلیتی درجہ 1981 میں بحال کیا گیا۔ سال 2005 میں اے ایم یو کے طلبہ الہ آباد ہائی کورٹ پہنچے۔ طلبہ نے مسلمانوں کو 50 فیصد ریزرویشن دینے پر سوالات اٹھائے تھے۔ عدالت نے اے ایم یو سے متعلق کی گئی آئینی ترمیم کو غلط قرار دیا۔ تب سے اے ایم یو کے اقلیتی درجہ کی لڑائی مسلسل جاری ہے۔

سال 2019 میں معاملہ سپریم کورٹ پہنچا

الہ آباد ہائی کورٹ کی آئینی بنچ کے 2006 کے فیصلے سے متعلق ایک معاملے کی سماعت کے دوران، عدالت نے کہا تھا کہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی اقلیتی ادارہ نہیں ہے۔ اس کے بعد عدالت کے اس فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ میں کئی عرضیاں دائر کی گئیں۔ پھر سال 2019 میں سپریم کورٹ کے 3 ججوں کی بنچ نے یہ کیس 7 ججوں پر مشتمل آئینی بنچ کو بھیجا تھا۔

فرید آباد میں 35 عمارتوں پر چلا بلڈوزر، چند گھنٹوں میں اجڑ گئے آشیانے

فرید آباد۔ ہریانہ کے فرید آباد میں بڑے پیمانے پر بلڈوزر ایکشن دیکھنے کو ملا ہے جس سے علاقے میں افراتفری پھیل گئی۔ معاملہ فرید آباد کے تگاؤں کا ہے جہاں پنچایت کی زمین پر ناجائز طریقے سے تعمیر 35 عمارتوں کو بلاک دفتر کے دستہ نے بلڈوزر سے منہدم کر دیا۔ جب یہ انہدامی کارروائی چل رہی تھی تو اس دوران ڈیوٹی مجسٹریٹ تگاؤں ذیلی تحصیل کے نائب تحصیل دار پنکج کمار موجود تھے۔ علاوہ ازیں تگاؤں تھانہ کی پولیس بھی جائے وقوع پر موجود تھی۔ تگاؤں کے بلاک ڈیولپمنٹ و پنچایت افسر اجیت سنگھ نے اس انہدامی کارروائی سے متعلق میڈیا کو جانکاری دی۔ انھوں نے بتایا کہ گاؤں میں پنچایت کی زمین پر 78 مقامی لوگوں نے قبضہ کر کے مکان بنا لیے تھے۔ ان کے خلاف پنچایت نے عدالت کا دروازہ کھٹکھٹایا تھا۔ انھوں نے یہ بھی بتایا کہ عدالت نے سبھی 78 تعمیرات کو منہدم کرنے کا حکم دیا۔ پھر ان میں سے 43 نے عدالت کے اس فیصلے کو دوبارہ سے عدالت میں چیلنج پیش کر دیا۔ 35 لوگوں نے فیصلے کو چیلنج پیش نہیں کیا، انہی 35 عمارتوں کو جمعہ کے روز منہدم کیا گیا ہے۔ چونکہ 43 عمارتوں کو لے کر معاملہ عدالت میں زیر سماعت ہے، اس لیے فی الحال ان پر بلڈوزر ایکشن نہیں ہوا ہے۔ لیکن ایک بار جب ان کے خلاف فیصلہ آ جائے گا تو مقامی انتظامیہ انہدامی کارروائی شروع کر دے گی۔ فی الحال جن آشیانوں کو منہدم کیا گیا ہے، اس میں رہنے والے لوگ پریشان ہیں۔ اس انہدامی کارروائی سے علاقہ میں افراتفری پیدا ہو گئی، لیکن ناجائز قبضہ کے خلاف عدالت کے ذریعہ سنائے گئے فیصلہ پر مقامی پولیس و انتظامیہ نے سختی سے عمل کیا۔

مہاراشٹر حکومت کا غیر ہندو طلبہ کے خلاف سخت اقدام

ایس ٹی کوٹہ کے ناجائز استعمال کا الزام

ممبئی (ایجنسی) مہاراشٹر حکومت نے غیر ہندو طلبہ کے ذریعہ ایس ٹی کوٹہ کے 'ناجائز استعمال' کے خلاف سخت کارروائی کا آغاز کیا ہے۔ اس فیصلے کے مطابق ریاست میں قبائلی برادری کے ہندو طلبہ کو مخصوص کوٹہ کے تحت ملنے والی مراعات سے فائدہ اٹھانے کا حقدار قرار دیا گیا ہے۔ حکومتی اقدامات کے تحت ان طلبہ کی شناخت کی جارہی ہے جو غیر ہندو مذہب سے تعلق رکھتے ہوئے اس کوٹہ کے تحت داخلے لے رہے ہیں۔ ریاستی حکام کا کہنا ہے کہ یہ کوٹہ قبائلی ہندو برادری کی تعلیم اور روزگار کے مواقع میں بہتری کے لئے مختص کیا گیا تھا، تاکہ اس برادری کے طلبہ کو دیگر معاشرتی گروہوں کے مقابلے میں مساوی مواقع مل سکیں۔ تاہم، اطلاعات ہیں کہ غیر ہندو طلبہ اس کوٹہ کا فائدہ اٹھا کر مخصوص قبائلی برادری کے حقوق میں مداخلت کر رہے ہیں۔ اس معاملے پر مہاراشٹر حکومت کے وزیر تعلیم نے بتایا کہ مخصوص کوٹہ کا مقصد قبائلی ہندو طلبہ کے لئے تعلیمی اداروں میں مخصوص نشستیں محفوظ کرنا تھا تاکہ انہیں معاشرتی لحاظ سے اوپر اٹھنے کا موقع ملے۔

دنیا کی کوئی طاقت آرٹیکل 370 کو بحال نہیں کرسکتی

کانگریس پارٹی ہمیشہ ذاتوں کے درمیان تنازعات پیدا کرتی ہے: پی ایم مودی

ممبئی (ایجنسی) وزیر اعظم نریندر مودی نے جموں و کشمیر اسمبلی میں دفعہ 370 پر ہونے والے ہنگامے پر اپنا پہلا ردعمل دیا۔ مہاراشٹر کے دھولے میں انتخابی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے پی ایم مودی نے کانگریس-نیشنل کانفرنس پر سخت حملہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر میں بابا صاحب امبیڈکر کا آئین ہی کام کرے گا۔ دنیا کی کوئی طاقت کشمیر میں آرٹیکل 370 کو واپس نہیں لاسکتی۔ پی ایم مودی نے کہا کہ کانگریس اور انڈی بلاک کے لوگوں کو جموں و کشمیر میں حکومت بنانے کا موقع ملا، لیکن انہوں نے پھر سے کشمیر کو لے کر نئی سازشیں شروع کردی ہیں۔ دو تین دن پہلے آپ نے ٹی وی پر دیکھا ہوگا کہ جموں و کشمیر اسمبلی میں کیا ہوا۔ کانگریس-این سی اتحاد نے وہاں دفعہ 370 کو دوبارہ نافذ کرنے کی قرارداد منظور کی ہے۔ کیا یہ ملک قبول کرے گا؟

وزیر اعظم نریندر مودی اور بھارتیہ جنتا پارٹی کے سینئر لیڈر نے مہاراشٹر میں کہا کہ کانگریس پارٹی کا واحد ایجنڈا ملک کو تقسیم کرنا ہے۔ کانگریس پارٹی ہمیشہ ذاتوں کے درمیان تنازعات پیدا کرتی ہے، تاکہ ایس سی، ایس ٹی اور او بی سی کو منظم نہ کیا جاسکے۔ نریندر مودی نے کہا کہ کانگریس پارٹی نے ہمیشہ ہندوستانی آئین کے خالق ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کی توہین کی اور جموں و کشمیر میں آئین کو لاگو نہیں ہونے دیا لیکن میں نے جموں و کشمیر میں آئین کو نافذ کر کے دکھایا۔ وزیر اعظم مودی آج مہاراشٹر کے دھولیہ اور ناسک میں انتخابی ریلیوں سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اب جموں و کشمیر میں کانگریس کے اتحادیوں کی حکومت بنتے ہی ڈاکٹر امبیڈکر کے آئین کو ہٹانے کی کوششیں شروع کردی گئی ہیں۔ راہل کا نام لیے بغیر کانگریس لیڈر نے طنزیہ انداز میں کہا کہ ایک طرف وہ جموں و کشمیر میں آئین کو ہٹانے کا کام کر رہے ہیں تو دوسری طرف وہ مہاراشٹر میں آئین کی کتاب لے کر گھوم رہے ہیں۔ مودی نے کہا کہ آزادی کے بعد مہاتما گاندھی نے کانگریس کو تحلیل کرنے کی بات کی تھی، کیونکہ کانگریس پارٹی نے شروع سے ہی ریزرویشن کی مخالفت کی تھی۔

نوٹ بندی کی سالگرہ پر اکھلیش کا بی جے پی پر حملہ، معیشت کی 'سیاہ تاریخ' قرار دیا

لکھنؤ۔ نوٹ بندی کے 8 سال مکمل ہونے کے موقع پر سماج وادی پارٹی کے صدر اکھلیش یادو نے بی جے پی پر سخت تنقید کی۔ انہوں نے کہا کہ اس فیصلے کو تاریخ میں 'کالے رنگ' سے لکھا جانا ضروری ہے کیونکہ اس نے ہندوستان کی معیشت کو تباہی کی طرف دھکیل دیا۔ یاد رہے کہ 8 نومبر 2016 کو وزیر اعظم نریندر مودی نے رات بارہ بجے سے 500 اور 1000 روپے کے نوٹوں کو چلن سے باہر کردیا تھا، جس کے بعد ملک بھر میں افراتفری کا عالم پیدا ہوگیا تھا۔ اکھلیش یادو نے سوشل میڈیا پر ایک تفصیلی پوسٹ میں کہا کہ نوٹ بندی کی ناکامی کا ثبوت روپیہ کی مسلسل گرتی ہوئی قدر ہے۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ کیا یہ ہندوستانی معیشت کی کمزوری کو ظاہر نہیں کرتا؟ اور طنزیہ انداز میں کہا کہ کیا اب بی جے پی یہ دعویٰ کرے گی کہ روپیہ کمزور نہیں ہوا بلکہ ڈالر اوپر چلا گیا ہے؟ انہوں نے مزید کہا کہ بی جے پی نے معیشت کو تباہ کردیا اور عوام کی مایوسی میں مزید اضافہ کیا ہے۔ سماج وادی پارٹی نوٹ بندی کے حوالے سے بی جے پی پر لگاتار تنقید کرتی رہی ہے، جبکہ بی جے پی کا موقف ہے کہ اس فیصلے کے بعد کئی انتخابات ہو چکے ہیں اور عوام نے اس موضوع کو مسترد کردیا ہے۔ بی جے پی کے مطابق، نوٹ بندی سے ملک کو دہشت گردی اور عسکریت پسندی پر قابو پانے میں مدد ملی، مگر حزب اختلاف اب بھی اس اقدام کو معیشت کے لیے نقصان دہ قرار دے رہی ہے۔ معاشیات کے ماہرین کے مطابق، اس فیصلے سے معیشت پر طویل مدتی اثرات مرتب ہوئے ہیں۔

ہم سب مسافروں کی طرح ہیں، تھوڑی دیر کے لیے آتے ہیں

چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ کا سپریم کورٹ میں آخری دن، وداعی تقریر میں سنایا بشیر بدر کا شعر

نئی دہلی۔ چیف جسٹس آف انڈیا ڈی وائی چندر چوڑ آئندہ اتوار یعنی 10 نومبر کو سبکدوش ہو رہے ہیں۔ اس طرح آج سپریم کورٹ میں ان کا آخری دن تھا۔ اس موقع پر انھوں نے الوداعی تقریر میں کچھ اہم باتیں لوگوں کے سامنے رکھیں۔ انھوں نے اپنی تقریر کے دوران اردو کے مشہور و معروف شاعر بشیر بدر کا شعر بھی پڑھا جو اس طرح تھا 'مخالفت سے میری شخصیت سنورتی ہے / میں دشمنوں کا بڑا احترام کرتا ہوں'۔ اس موقع پر چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ نے ٹرولنگ کرنے والوں پر چٹکی لی اور طنزیہ انداز میں کہا کہ "میں شاید سب سے زیادہ ٹرول ہونے والا جج ہوں۔ میں سوچتا ہوں کہ مجھے ٹرول کرنے والے پیر سے کیا کریں گے؟ وہ تو بے روزگار ہو جائیں گے۔" دراصل کئی مواقع پر چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ کو سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر ٹرول کیا گیا جو سرخیاں بھی بنیں۔ بہر حال، اپنی تقریر کے دوران چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ نے اپنے والد سے متعلق ایک واقعہ بیان کیا۔ انھوں نے کہا کہ "انھوں نے (والد نے) پونے میں ایک چھوٹا سا فلیٹ خریدا تھا۔ میں نے ان سے پوچھا، آخر آپ پونے میں فلیٹ کیوں خرید رہے ہیں؟ ہم وہاں کب جا کر رہیں گے؟ انھوں نے کہا، مجھے پتہ ہے کہ میں وہاں کبھی نہیں رہوں گا۔" چندر چوڑ اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہتے ہیں کہ "انھوں نے کہا کہ مجھے نہیں پتہ کہ میں آپ کے ساتھ کب تک رہوں گا، لیکن ایک کام کرو۔ جج کے طور پر اپنی مدت کار کے آخری دن تک اس فلیٹ کو اپنے پاس رکھو۔ میں نے کہا، ایسا کیوں؟ انھوں نے کہا، اگر آپ کو لگتا ہے کہ آپ کی اخلاقی ایمانداری یا دانشمندی پر مبنی ایمانداری سے کبھی سمجھوتہ ہوا ہے تو میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ آپ کے سر پر چھت ہے۔ کبھی بھی خود کو وکیل یا جج کے طور پر سمجھوتہ کرنے کی اجازت نہ دیں کیونکہ آپ کے پاس اپنا کوئی ٹھکانہ نہیں ہے۔"

ان کا مزید کہنا تھا، ہم سب یہاں مسافروں کی طرح ہیں، جو کچھ دیر کے لیے آتے ہیں، اپنا کام کرتے ہیں اور پھر چلے جاتے ہیں۔ عدالت کی شکل میں یہ ادارہ ہمیشہ جاری رہے گا اور مختلف نظریات کے لوگ اس میں آتے رہیں گے۔ مجھے پورا بھروسہ ہے کہ میرے بعد جسٹس کھنہ اس ادارے کو مضبوطی اور وقار کے ساتھ آگے بڑھائیں گے۔

منی پور: تازہ تشدد میں 10 مکانات نذر آتش، خاتون کی موت

امپھال: (ایجنسی) منی پور میں تشدد کا سلسلہ جاری ہے، یہاں حالات اب بھی معمول پر نہیں آرہے ہیں۔ تازہ معلومات کے مطابق یہاں کے جیری بام علاقے سے تازہ تشدد کی اطلاع ملی ہے، جہاں میتی گروپ نے ہمار گاؤں پر حملہ کیا ہے۔ اس حملے میں دس گھروں کو آگ لگادی گئی۔ ساتھ ہی اس تشدد میں ایک خاتون کی موت ہوگئی ہے۔ منی پور میں کئی قبائلی تنظیموں کی ایک چھتری تنظیم آئی ٹی ایل ایف (ITLF) نے جمعہ کو یہ جانکاری دی۔ آئی ٹی ایل ایف کے ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ یہ حملہ جمعرات کی رات دیر گئے اس وقت ہوا جب مسلح میتی گروپ ارمبائی ٹینگول اور یو این ایل ایف گروپوں نے مبینہ طور پر جیری بام کے جاروں گاؤں پر حملہ کیا۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ فائرنگ تقریباً ایک گھنٹے تک جاری رہی۔ حملے کے دوران دس سے زائد مکانات کو آگ لگادی گئی۔ آگ میں جھلسنے سے سنگکم نامی خاتون کی موت ہو گئی۔ دریں اثنا، آئی ٹی ایل ایف نے میتی عسکریت پسند تنظیم کے سی پی۔ پی ڈبلیو جی عسکریت پسند گروپ کے ذریعہ کانگ پوکپی ضلع کے کانگچپ بجنگ گاؤں پر قبضے پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ کوکی علاقوں میں ان کی موجودگی اور دراندازی نے تناؤ اور خوف پیدا کیا ہے۔

'بھارتیہ جنتا پارٹی آئین کو پھاڑ کر پھینکنا چاہتی ہے'

اقتدار میں آئے تو 50 فیصد ریزرویشن کی حد ہٹا دیں گے، جھارکھنڈ میں راہل گاندھی نے دہرایا اپنا وعدہ

رانچی (ایجنسی) جھارکھنڈ کے سابق قومی صدر اور لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے آج جھارکھنڈ اسمبلی انتخابات کے حوالے سے لوہردگا اور سمڈیگا میں انتخابی میٹنگوں سے خطاب کیا۔ مسٹر گاندھی نے بی جے پی کے خلاف سخت حملہ کیا اور کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی آئین کو پھاڑ کر پھینکنا چاہتی ہے۔ راہل گاندھی نے آج ایک بار پھر مودی حکومت کو قبائل اور دلت مخالف قرار دیا۔ ساتھ ہی انہوں نے اپنے اس وعدہ کو دہرایا بھی کہ اقتدار میں آنے کے بعد وہ ریزرویشن پر 50 فیصد کی حد کو ہٹا دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ "ہم ایس سی، ایس ٹی اور او بی سی ریزرویشن بڑھائیں گے۔ او بی سی ریزرویشن بڑھا

کر 27 فیصد کریں گے۔ ہر کنبہ کو 450 روپے میں گیس سلنڈر ملے گا۔ 15 لاکھ روپے کا ہیلتھ انشورنس ملے گا۔" بی جے پی کو ہدف تنقید بناتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ "بی جے پی نے بڑے کاروباریوں کا قرض معاف کیا، لیکن دلتوں اور قبائلیوں کا قرض معاف نہیں کیا۔ بی جے پی نے کسانوں کا قرض معاف نہیں کیا۔" یہ بیانات راہل گاندھی نے سمڈیگا میں ایک عظیم الشان جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے دیے۔ لوگوں کی جمع زبردست بھیڑ سے مخاطب ہوتے ہوئے انھوں نے کہا کہ "بی جے پی قبائلیوں کی زمین چھیننا چاہتی ہے۔ ملک میں دلتوں، پسماندوں اور قبائلیوں کی کوئی شراکت داری نہیں ہے۔ ملک کے دلت، پسماندہ اور قبائلی طبقہ کے لوگ اہل ہیں، آپ میں کوئی کمی نہیں ہے، آپ ہر طرح کا کام کرسکتے ہیں، لیکن آپ کے راستے کو روکا جاتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ ملک کے 90 فیصد لوگوں کو شراکت داری ملے لیکن بی جے پی چاہتی ہے کہ ملک کو نریندر مودی، امت شاہ اور امبانی-اڈانی جیسے چند لوگ چلائیں۔" بی جے پی کی منافرت پر مبنی سیاست اور منی پور تشدد کا تذکرہ کرتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ "بی جے پی بھائی سے بھائی کو لڑاتی ہے۔ بی جے پی ایک مذہب سے دوسرے مذہب کو لڑاتی ہے۔

www.avadhnama.com
AVADHNAMA
جہاں نما
اودھ نامہ
لکھنؤ، ہفتہ ۹ نومبر ۲۰۲۴

ایمسٹرڈیم حملے پر اسرائیل میں غصہ

ہالینڈ کا 62 افراد کو گرفتار کرنے کا اعلان

صہیونی فسادیوں کا ایمسٹرڈیم میں فٹبال میچ کے دوران ہنگامہ، فلسطینی پرچم نذر آتش

نیدرلینڈ (ایجنسی) نیدرلینڈ کے دارالحکومت ایمسٹرڈیم میں یوروپا یوئیفا لیگ میں اسرائیلی فٹبال کلب 'مکابی تل ابیب' اور ڈچ کلب 'اجیکس' کے درمیان میچ کے موقع پر صہیونی بلوائیوں نے اسٹیڈیم کے اندر اور باہر توڑ پھوڑ اور ہنگامہ آرائی کرتے ہوئے فلسطینی پرچم نذر آتش کردیا، اسرائیلی فسادیوں نے عرب ٹیکسی ڈرائیور کو بھی تشدد کا نشانہ بنایا، پولیس نے 65 افراد کو گرفتار کرلیا۔ اسرائیلی حکومت نے اپنے شہریوں پر حملے کا واویلا کرتے ہوئے ہنگامہ آرائی کے دوران 10 اسرائیلیوں کے زخمی اور 2 کے لاپتہ ہونے کا دعویٰ کردیا۔ اسرائیلی وزیراعظم نتن یاہو نے اسرائیلی شرپسندوں کو فوری طور پر نکالنے کے لیے خصوصی طیارہ ایمسٹرڈیم بھیج دیا۔ ترک نشریاتی ادارے انادولو کے مطابق ایمسٹرڈیم میں جمعرات کی رات اس وقت ہنگامے پھوٹ جب اسرائیلی فٹ بال کلب میکابی تل ابیب کے حامیوں نے مبینہ طور پر شہر میں گھس کر نجی املاک پر نصب فلسطینی جھنڈے پھاڑ دیے اور اشتعال انگیز نعرے لگائے۔ قطر کے نشریاتی ادارے الجزیرہ کے مطابق ہنگامے شہر کے مرکزی اسپورٹس ایرینا 'جوہان کرائف' جو کہ ڈچ فٹبال کلب اجیکس کا ہوم اسٹیڈیم بھی ہے، کے باہر اور دیگر مقامات پر ہوئے، ڈچ کلب نے میچ میں اسرائیلی کلب کو 0-5 سے شکست دے دی۔ ایمسٹرڈیم میں موجود الجزیرہ خاتون رپورٹر کے مطابق جھڑپیں کچھ روز سے جاری کشیدگی کے بعد ہوئیں، میچ دیکھنے کے لیے ایمسٹرڈیم کا رخ کرنے والے سیکڑوں اسرائیلیوں نے شہر کے مرکز میں ریلی نکالی، اسرائیلی پرچم لہرائے اور فلسطینی پرچم اتار دیا۔ انادولو کے مطابق اجیکس اور میکابی کے میچ سے پہلے اور بعد پیش آنے والے ان واقعات نے بڑے پیمانے پر غم وغصے کو جنم دیا ہے، جس میں اسرائیلی شائقین کی راہگیروں کے ساتھ جھڑپوں، املاک میں توڑ پھوڑ اور فلسطینی پرچم کو نذر آتش کرنے کی اطلاعات ہیں۔ ایمسٹرڈیم پولیس نے سوشل میڈیا پر جاری بیان میں کہا کہ وہ سیاسی طور پر متحرک واقعات کے تناظر میں خاص طور پر چوکس ہیں، جن میں ایک عمارت پر نصب فلسطینی پرچم پھاڑنے کا واقعہ بھی شامل ہے۔ ایمسٹرڈیم سٹی کونسل کے رکن نے الجزیرہ کو بتایا کہ اسرائیلی حامیوں نے شہر میں آمد کے بعد تشدد کو بھڑکایا اور میچ سے قبل فلسطین کے حامیوں پر حملے کیے۔ کونسل ممبر کے مطابق اسرائیلی کلب کے حامیوں کی جانب سے ڈچ شہریوں کے گھروں پر حملے اور ان پر نصب فلسطینی پرچموں کی بے حرمتی کیے جانے کے بعد ہنگامے شروع ہوئے، جس کے بعد شہریوں نے خود کو یکجا کیا اور مکابی کے شرپسند حامیوں کی جانب سے بدھ کو شروع کیے گئے حملوں کا جواب دینا شروع کیا۔ ترک خبر رساں ادارے انادولو کے مطابق اسرائیلی بلوائیوں کی جانب سے شروع کی گئی پر تشدد لہر کے بعد اسرائیلی حکام نے ایمسٹرڈیم میں اپنے شہریوں پر حملے کا واویلا شروع کردیا۔ ایمسٹرڈیم میں موجود اسپورٹس جرنلسٹ لیلیٰ حمید کے مطابق اسرائیلی کلب سے تعلق رکھنے والے بلوائیوں نے ایمسٹرڈیم کی گلیوں میں گشت کیا، گھروں سے فلسطین کے جھنڈے چرائے اور ایک فلسطینی پرچم کو آگ بھی لگادی۔ سوشل میڈیا پر بڑے پیمانے پر شیئر کی جانے والی ویڈیوز میں اسرائیلی بلوائیوں کو نہ صرف نجی املاک کو نقصان پہنچاتے بلکہ ایک عرب ٹیکسی ڈرائیور پر حملہ کرتے بھی دیکھا جاسکتا ہے، یہاں تک کہ بلوائیوں نے قانون نافذ کرنے والے حکام سے مڈبھیڑ کی۔ الجزیرہ کے مطابق اسرائیلی وزارت خارجہ نے دعویٰ کیا ہے کہ ہنگاموں میں 10 اسرائیلی شہری زخمی ہوگئے جبکہ ہنگاموں کے بعد سے اس کے 2 اسرائیلی لاپتہ ہیں۔ اسرائیلی وزیراعظم کے دفتر سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ اسرائیلی شہریوں کو واپس لانے کے لیے فوری طور پر خصوصی طیارے بھیجے جائیں گے، تاہم ان کے دفتر نے یہ واضح نہیں کیا کہ اسرائیلی شہریوں کے خلاف 'انتہائی پرتشدد واقعہ' کی وجہ کیا تھی۔ نیتن یاہو نے جمعے کے روز اپنے دفتر سے جاری ایک بیان میں کہا کہ وہ اس ہولناک واقعے کو انتہائی سنجیدگی سے دیکھتے ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں کہ ڈچ حکومت اور سیکیورٹی فورسز فسادیوں کے خلاف سخت اور فوری کارروائی کریں اور اسرائیلی شہریوں کی حفاظت کو یقینی بنائیں۔ دریں اثنا ایمسٹرڈیم کے میئر نے فیمک ہلسیما نے اسرائیلی شہریوں اور فلسطین کے حامیوں میں ممکنہ کشیدگی کے خدشات کے پیش نظر فلسطین کے حق میں مظاہروں پر پابندی لگادی ہے۔ الجزیرہ کے مطابق شہر میں کشیدگی اور متعدد افراد کے زخمی ہونے کے بعد 600 پولیس اہلکار تعینات کردیے گئے ہیں جبکہ پولیس نے جمعے کو ایک بیان میں بتایا ہے کہ ہنگامہ آرائی کے بعد 62 افراد کو گرفتار کیا گیا ہے۔ اسرائیلی فوج نے جمعے کو کہا ہے کہ وہ ڈچ حکومت کے تعاون سے ایک امدادی مشن تعینات کررہی ہے، جس میں طبی اور امدادی ٹیمیں بھی شامل ہیں۔ اسرائیلی وزیر خارجہ گیدون سار نے بھی اپنے ڈچ ہم منصب کیسپر ویلڈ کیمپ سے بات کی اور ایمسٹرڈیم کے ہوائی اڈے پر شائقین کی اسرائیل روانگی کو یقینی بنانے کے لیے ڈچ حکومت سے مدد کی درخواست کی۔ اسرائیلی وزارت خارجہ کا کہنا ہے کہ گیدون سار نے اس بات پر زور دیا کہ اسرائیل ایمسٹرڈیم میں اپنے شہریوں کے خلاف بڑے پیمانے پر ہونے والے پرتشدد حملوں کو کس سنجیدگی سے دیکھتا ہے۔

آئرلینڈ نے فلسطینی سفیر کی تقرری کو منظوری دی

ڈبلن (ایجنسی) آئرلینڈ حکومت نے فلسطین کو باضابطہ ریاست کے طور پر تسلیم کیا ہے۔ اب جمہوریہ آئرلینڈ نے فلسطین کے پہلے سفیر کی تقرری کے احکامات بھی جاری کردیے ہیں۔ آئرلینڈ کے لیے فلسطین کی پہلی مکمل سفیر جیلان وہبہ عبدالمجید کی تقرری کو منظوری دے دی گئی ہے۔ مئی 2024 میں آئرلینڈ نے فلسطینی ریاست کو تسلیم کیا تھا اور اب فلسطینی سفیر کو منظوری دے کر جمہوریہ نے اپنے فیصلے پر عمل درآمد کیا ہے۔ 29 ستمبر کو آئرلینڈ اور ریاست فلسطین کے درمیان رسمی سفارتی تعلقات سفارتی نوٹس کے تبادلے کے ذریعے قائم ہوئے تھے۔ واضح رہے گزشتہ ماہ، ریاست فلسطین کی حکومت نے ویانا کنونشن کے تحت آئرلینڈ میں فلسطین کی نمائندگی کو ایک رہائشی سفارت خانے میں تبدیل کرنے کے اپنے منصوبے کے بارے میں آئرلینڈ کے محکمہ خارجہ کو باضابطہ طور پر مطلع کیا تھا۔ آئرلینڈ میں اس کی نمائندگی فلسطینی مشن نے کی تھی، جس کی سربراہی ڈاکٹر وہبہ عبدالمجید کر رہی تھیں۔ وہبہ عبدالمجید نے سفیر، مشن کی سربراہ کا کردار ادا کیا تھا۔ فلسطینی مشن کے اسٹیٹس کو ریذیڈنٹ ایمبیسی میں اپ گریڈ کرنے کا مطلب ہے کہ سفارتی مشن اب ویانا کنونشن کے تحت قابل اطلاق مراعات اور استثنیٰ کی مکمل رینج سے لطف اندوز ہوگا۔ دوسری جانب اب آئرلینڈ بھی مغربی کنارے کے رام اللہ میں اپنے رابطہ دفتر کو مکمل سفارت خانے میں تبدیل کرنے والا ہے۔ ڈاکٹر جیلان وہبہ عبدالمجید کا فلسطینی سفارتی خدمات میں طویل کیریئر ہے۔ انہوں نے 1995 میں اسسٹنٹ چیف آف پروٹوکول کے طور پر فلسطینی وزارت خارجہ میں اپنی سفارتی خدمات کا آغاز کیا تھا۔ اس کے بعد انہیں قبرص میں تعینات کیا گیا جہاں انھوں نے پولیٹیکل مارکیٹنگ میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری مکمل کی، اور وہ سات سال قبل سابق سفیر کی نائب کے طور پر آئرلینڈ آئی تھیں۔ وہبہ عبدالمجید نے جنوری 2020 میں صدر ہگنس کو آئرلینڈ میں فلسطین کی ریاست کی سفیر کے طور پر اپنی اسناد پیش کیں۔ ڈاکٹر وہبہ عبدالمجید تین بچوں کی ماں ہیں۔ واضح رہے، مئی میں آئرلینڈ، اسپین اور ناروے کی جانب سے فلسطینی ریاست کو تسلیم کیے جانے کے بعد تینوں یورپی ممالک کے سفیروں کو اسرائیلی وزارت خارجہ میں طلب کیا گیا تھا۔ سفارت کاروں کو پچھلے سال سات اکتوبر کو اسرائیل پر حماس کے حملوں کی ایک غیر نشر شدہ ویڈیو دکھائی گئی تھی جس پر اس وقت کے وزیر برائے امور خارجہ مائیکل مارٹن نے سخت تنقید کی تھی۔ فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنے کے بعد، اسرائیل کی حکومت نے ڈبلن میں اپنے سفیر ڈانا ایرلچ کو واپس بلا لیا تھا۔ یہی نہیں اسرائیل نے ناروے سے بھی اپنے سفیر کو واپس بلا لیا اور فلسطین کو تسلیم کرنے کے بعد اسپین سے اپنے سفیر کو واپس بلانے کی دھمکی دی تھی۔

غزہ کی پوری آبادی بیماریوں اور بھوک سے مر سکتی ہے: اقوام متحدہ

اقوام متحدہ، 8 نومبر (یواین آئی) غزہ کی پٹی کے شمالی حصے میں رہنے والے تمام افراد کی بیماری، بھوک اور تشدد سے موت کا خطرہ بہت بڑھ گیا ہے۔ اقوام متحدہ کی نائب ترجمان اسٹیفنی ٹریمبلے نے روزمرہ پریس کانفرنس میں صحافیوں کو بریفنگ دی۔ ٹریمبلے نے کہا کہ اسرائیل کی طرف سے غزہ کے شمالی حصے کا محاصرہ کرنے کے بعد تقریباً ایک ماہ سے صرف ایک بار طبی سامان کی منتقلی کی اجازت دی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیلی حملے فلسطینیوں کی بنیادی ضروریات زندگی تک رسائی کو روک رہے ہیں۔ ٹریمبلے نے کہا کہ امدادی کارکن بھی اپنے فرائض انجام نہیں دے پا رہے ہیں۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ اسرائیلی قوتیں امدادی کارکنوں کو لوگوں تک پہنچنے سے روک رہی ہیں اور کہا کہ غزہ کے شمالی حصے میں رہنے والے تمام لوگوں کے لیے بیماری، بھوک اور تشدد سے موت کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔

امریکہ: صدر بائیڈن کا اقتدار کی پرامن منتقلی کا وعدہ

واشنگٹن (ایجنسی) امریکی صدر جو بائیڈن نے جمعرات کے روز کملا ہیرس کے خلاف ڈونلڈ ٹرمپ کی فیصلہ کن فتح کے بعد پہلی بار قوم سے خطاب کیا۔ انہوں نے وائٹ ہاؤس کے روز گارڈن میں کہا کہ 20 جنوری کے روز "ہم اقتدار کی پرامن منتقلی کریں گے۔" ان کا کہنا تھا، ہمارے پاس ابھی 74 دن باقی ہیں۔ آیئے ہر دن کو شمار کریں۔ دھچکے لگنا تو ناگزیر ہیں۔ لیکن ہار مان لینا ناقابل معافی ہے۔" بائیڈن نے بیلٹ باکس میں ٹرمپ کی شاندار جیت کے حوالے سے مزید کہا کہ "جمہوریت میں عوام کی مرضی ہمیشہ غالب آتی ہے۔" سبکدوش ہونے والے صدر نے شہریوں سے کہا کہ وہ ڈیموکریٹس اور ریپبلکنز کے درمیان سخت لڑائی کے بعد "اب درجہ حرارت کو تھوڑا کم کریں۔" ان کا کہنا تھا، آپ اپنے ملک سے صرف اسی وقت محبت نہیں کرتے جب آپ جیت جاتے ہیں۔ آپ اپنے پڑوسی سے صرف اس وقت محبت نہیں کرتے جب آپ اس سے راضی ہوں۔ ہم امید کرنے کے لیے کچھ بھی کرسکتے ہیں۔ آپ نے چاہے کسی کو بھی ووٹ دیا ہو، تاہم ایک دوسرے کو مخالف کے طور پر نہیں، بلکہ اسے ایک امریکی ساتھی کے طور پر دیکھیں۔" ان کا مزید کہنا تھا، میں یہ بھی امید کرتا ہوں کہ اب ہم امریکہ کے انتخابی نظام کی سالمیت سے متعلق سوال کا جواب دے سکتے ہیں۔ یہ ایمانداری پر مبنی ہے، یہ منصفانہ اور شفاف ہے۔ جیت اور شکست کے باوجود اس پر اعتماد کیا جا سکتا ہے۔" اکیاسی سالہ صدر صحت کے مسائل کی وجہ سے جولائی میں صدارتی دوڑ سے دستبردار ہو گئے تھے اور ڈیموکریٹک نامزدگی نائب صدر کملا ہیرس کو سونپ دی تھی۔ تاہم سن 2020 کے انتخابات میں ٹرمپ کا شکست کو قبول کرنے سے انکار اور پھر چھ جنوری 2021 کو امریکی کیپیٹل پر حملے کے معاملے میں بائیڈن کا موقف واضح طور پر نئے اور بچ صدر سے بالکل مختلف ہے۔ وائٹ ہاؤس کا کہنا ہے کہ جو بائیڈن نے بدھ کے روز ٹرمپ سے بات کی اور اپنے جانشین کو وائٹ ہاؤس میں ملاقات کی دعوت بھی دی۔ ٹرمپ کی انتخابی مہم کے ترجمان اسٹیون چیونگ نے کہا کہ ریپبلکن "اس ملاقات کے منتظر ہیں، جو جلد ہی ہوگی۔" اس دوران عالمی رہنماؤں نے نئے منتخب صدر کے "امریکہ فرسٹ" کے نقطہ نظر اور غیر ملکی درآمدات پر بھاری ٹیرف لگانے کے وعدوں کے باوجود، ٹرمپ کے ساتھ کام کرنے کا عزم ظاہر کیا ہے۔ چینی صدر شی جن پنگ نے ٹرمپ کے نام ایک پیغام میں کہا کہ دو عالمی سپر پاورز کو ایک ساتھ چلنے کا راستہ تلاش کرنا ہوگا۔ انہوں نے مستحکم تعلقات کا بھی مطالبہ کیا۔

پاکستان میں مڈبھیڑ، پانچ دہشت گرد اور چار سیکورٹی اہلکار ہلاک

اسلام آباد، 08 نومبر (یواین آئی) پاکستان کے شمال مغربی صوبہ خیبر پختونخواہ میں سیکورٹی فورسز اور دہشت گردوں کے درمیان ایک مڈبھیڑ کے دوران پانچ دہشت گرد اور چار سیکورٹی اہلکار مارے گئے۔ پاک فوج کے میڈیا ونگ انٹر سروسز پبلک ریلیشنز (آئی ایس پی آر) نے ایک بیان میں کہا کہ جمعرات کو صوبے کے جنوبی ضلع وزیرستان میں سیکیورٹی فورسز اور دہشت گردوں کے درمیان مڈبھیڑ ہوئی۔ قابل ذکر ہے کہ علاقے میں دہشت گردی کے خاتمے کے لیے انخلاء آپریشن کیا جارہا ہے۔

امریکی فوجی جج نے نائن الیون حملوں کے ماسٹر مائنڈ کے ساتھ ڈیل بحال کردی

واشنگٹن، 8 نومبر (یواین آئی) ایک امریکی فوجی جج نے نائن الیون کے ماسٹر مائنڈ خالد شیخ محمد اور 2 دیگر ملزمان کے لیے معاہدوں کی درخواست کو بحال کر دیا ہے، جسے تین ماہ قبل امریکی سیکریٹری دفاع لائیڈ آسٹن نے ختم کر دیا تھا۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے 'اے ایف پی' کی رپورٹ کے مطابق امریکی عہدیدار نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بتایا کہ میں اس بات کی تصدیق کرسکتا ہوں کہ فوجی جج نے فیصلہ دیا ہے کہ تینوں ملزمان کے معاہدے درست اور قابل عمل ہیں۔ استغاثہ کے پاس فیصلے کے خلاف اپیل کرنے کا موقع ہے، لیکن یہ فوری طور پر واضح نہیں ہوسکا کہ آیا وہ ایسا کریں گے۔ ترجمان پینٹاگون میجر جنرل پیٹ رائڈر کا ایک بیان میں کہنا تھا کہ ہم فیصلے کا جائزہ لے رہے ہیں اور اس وقت ہمارے پاس کہنے کو مزید کچھ نہیں ہے۔ جولائی 2024 کے آخر میں امریکی محکمہ دفاع نے کہا تھا کہ 11 ستمبر 2001 کے دہشت گردی کے حملوں کی منصوبہ بندی کرنے والے تین افراد نے پلی ڈیل کرلی ہے۔ نائن الیون کے مدعی علیہان کے خلاف کیس برسوں سے پری ٹرائل اسٹیج پر موجود ہیں، اب ایسا لگتا تھا کہ حل ہونے کے قریب ہیں، جبکہ ملزمان کیوبا میں موجود گوانتاناموبے جیل میں قید ہیں۔ تاہم اگست 2024 کے اوائل میں امریکی سیکریٹری دفاع لائیڈ آسٹن نے نائن الیون حملوں کے ماسٹر مائنڈ خالد شیخ محمد کے ساتھ معاہدہ طے پانے کے اعلان کے 2 روز بعد ہی اسے واپس لے لیا تھا۔ انہوں نے صحافیوں کو بتایا تھا کہ متاثرین کے اہل خانہ، ہمارے سروس ممبران اور امریکی عوام اس کے مستحق ہیں کہ وہ اس معاملے میں فوجی کمیشن کے ٹرائلز کو دیکھیں۔ جولائی کے آخر میں بی بی سی کی رپورٹ کے مطابق امریکی محکمہ دفاع نے 11 ستمبر 2001 کے دہشت گردی کے حملوں کی منصوبہ بندی کرنے والے تین افراد نے پلی ڈیل کرلی تھی۔ بی بی سی کی رپورٹ میں بتایا گیا تھا کہ خالد شیخ محمد، ولید محمد صالح مبارک بن عطاش، اور مصطفیٰ احمد آدم الحوساوی کو کیوبا میں امریکی بحریہ کے اڈے گوانتاناموبے میں برسوں سے بغیر کسی مقدمے کے قید رکھا گیا ہے۔ امریکی خبر رساں اداروں نے رپورٹ کیا تھا کہ یہ افراد استغاثہ کی جانب سے سزائے موت کی درخواست نہ کرنے پر رضامندی کے بدلے جرم قبول کرلیں گے۔ یاد رہے کہ خالد شیخ محمد کو وسیع پیمانے پر اس حملے کا معمار سمجھا جاتا ہے، جس میں ہائی جیکرز نے مسافر طیاروں کو اپنے قبضے میں لے لیا اور انہیں نیویارک کے ورلڈ ٹریڈ سینٹر اور واشنگٹن سے باہر پینٹاگون سے ٹکرا دیا تھا۔ پینسلوینیا میں مسافروں کی جانب سے ہائی جیکرز کے خلاف جوابی کارروائی کے باعث چوتھا طیارہ ایک کھیت میں گر کر تباہ ہو گیا تھا۔ ایک امریکی تعلیم یافتہ انجینئر خالد شیخ محمد مارچ 2003 میں پاکستان میں حواساوی کے ساتھ پکڑا گیا تھا۔ استغاثہ نے دلیل دی تھی کہ اس نے امریکی عمارتوں میں طیاروں کو ہائی جیک کرنے اور اڑانے کا اپنا خیال القاعدہ کے رہنما اسامہ بن لادن تک پہنچایا، اور بعد میں کچھ ہائی جیکروں کو بھرتی کرنے اور انہیں تربیت دینے میں مدد کی۔

جرمنی کا سیاسی بحران: اپوزیشن اعتماد کا ووٹ فوری چاہتی ہے

برلن (ایجنسی) جرمنی میں حزب اختلاف کی جماعتوں نے چانسلر اولاف شولس سے بغیر کسی تاخیر کے اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے کا مطالبہ کیا ہے اور جلد از جلد عام انتخابات کرانے پر بھی زور دیا ہے۔ گزشتہ روز مخلوط حکومت کے اتحاد کا شیرازہ بکھر جانے کے بعد چانسلر نے جنوری کے وسط میں اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے کی بات کہی تھی۔ تاہم اپوزیشن کا کہنا ہے کہ وہ ایوان کا اعتماد کھو چکے ہیں اس لیے اس پر فوری طور پر عمل ہونا چاہیے۔ سیاسی مبصرین کا کہنا ہے کہ حزب اختلاف کے دباؤ کے بعد بھی اگر چانسلر اس پر ٹھوس وضاحت پیش نہیں کرتے، تو اس سے ان کی پارٹی کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اس لیے اگلے ہفتے یا آئندہ دو ہفتوں کے دوران انہیں اعتماد کے ووٹ کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔ جرمنی میں بدھ کی رات کو سیاسی بحران اس وقت پیدا ہوا، جب اقتصادی امور پر شدید اختلافات کی بنا پر چانسلر اولاف شولس نے اپنے وزیر خزانہ کرسٹیان لنڈنر کو برطرف کردیا۔ اس کارروائی کے فوری بعد ان کی حکومت میں شامل جماعت ایف ڈی پی نے اپنے تمام وزرا کے استعفے سونپ دیے اور حکومت سے حمایت واپس لے لی اور اس طرح چانسلر شولس کی قیادت والی مخلوط حکومت نے ایوان میں اکثریت کھودی۔ حزب اختلاف کی جماعتوں کے دباؤ کے بعد جرمن چانسلر اولاف شولس نے سیاسی بحران کے حوالے سے بدھ کے روز ایوان میں بیان دینے کا اعلان کیا ہے۔ جرمن خبر رساں ادارے ڈی پی اے کی ایک رپورٹ کے مطابق اگلے ہفتے بدھ کے روز وہ وفاقی پارلیمان کے ایوان زیریں بنڈسٹاگ سے خطاب کریں گے۔ اس سے قبل شولس نے جنوری میں اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے کے اپنے ارادے کے بارے میں بات کی تھی تاکہ اس کے بعد عام انتخابات کرائے جاسکیں۔ تاہم حزب اختلاف فوری طور پر اعتماد کے ووٹ کے لیے زور دے رہا ہے۔ حزب اختلاف کی اہم جماعت کرسچن ڈیموکریٹس کے اپوزیشن لیڈر فریڈرش میرس نے جمعرات کے روز چانسلر شولس سے اپنی ناکام ملاقات کے بعد صدر فرانک والٹر اشٹائن مائر سے ملاقات کی، جو تقریباً ایک گھنٹے تک جاری رہی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ سربراہ مملکت کے ساتھ میرز کی یہ گفتگو فوری نئے انتخابات کے روڈ میپ کے بارے میں تھی۔ تاہم ابتدائی طور پر گفتگو کے مواد یا نتائج کے بارے میں تفصیلات معلوم نہیں ہو سکیں۔ ادھر صدر نے جمعرات کے روز ہی سبکدوش ہونے والے فری ڈیموکریٹک پارٹی (ایف ڈی پی) کے تینوں وزراء کو سرٹیفکیٹ بھی فراہم کردیے۔ صدر سے ملنے سے پہلے فریڈرش میرس نے برلن میں چانسلر اولاف شولس سے ملاقات کی، تاہم چانسلر سے ان کی ملاقات کا کوئی مثبت حل نہیں نکل سکا اور ملاقات کے بعد انہوں نے جلد سے جلد انتخاب کرانے کے لیے فوری طور پر اعتماد کے ووٹ کے لیے زور ڈالا۔ ملاقات کے بعد شولس نے کہا ہے کہ اگر بہت جلدی کی جائے تو بھی جنوری میں انتخابات ہو سکتے ہیں۔ کہا جارہا ہے کہ ملاقات کے دوران میرس نے چانسلر کو یہ پیش کش کی تھی کہ ان کے ارکان آئندہ کی قانون سازی پر تبادلہ خیال کرسکتے ہیں اور وہ اقلیتی حکومت کی حمایت بھی کر سکتے ہیں، تاہم صرف اس صورت میں جب وہ اعتماد کا ووٹ اگلے ہفتے حاصل کرنے پر راضی ہوں۔ تاہم چانسلر شولس اگلے سال جنوری میں اعتماد کے ووٹ کے لیے مقرر کردہ اپنے ٹائم ٹیبل پر قائم رہنا چاہتے ہیں۔ فریڈرش میرس بطور چانسلر اولاف شولس کی جگہ لینے کی امید رکھتے ہیں اور اسی سلسلے میں انہوں نے اس میٹنگ کے بعد صدر سے ملاقات کی اور انتخاب جلد از جلد کرانے کے طریقہ کار کے بارے میں بات کی۔ گزشتہ روز سیاسی بحران کے پیدا ہوتے ہی چانسلر شولس نے فریڈرش میرس سے ملاقات کر کے معاملات حل کرنے کی امید ظاہر کی تھی اور کہا تھا کہ "اب میں، بہت جلد اپوزیشن لیڈر فریڈرش میرس سے بات چیت کرنے کی کوشش کروں گا۔" چانسلر کا کہنا تھا کہ وہ میرس کو دو یا اس سے بھی زیادہ ایسے مسائل پر مل کر کام کرنے کا موقع فراہم کرنا چاہتے ہیں جو جرمنی کے لیے بہت اہم ہیں: "ہماری معیشت اور ہمارے دفاع کی تیزی سے مضبوطی کے لیے۔" سروے میں حصہ لینے والوں میں سے تقریباً 65 فیصد افراد جرمنی کی پارلیمان کے ایوان زیریں، بنڈسٹاگ کے انتخابات کے فوری مطالبے کی حمایت کرتے ہیں۔

پوتن ٹرمپ سے بات کرنے کے خواہش مند

ماسکو، 8 نومبر (یواین آئی) امریکہ کے 47 ویں صدر ڈونلڈ ٹرمپ کو مبارکباد کا پیغام دیتے ہوئے روس کے صدر ولادیمیر پوتن نے کہا ہے کہ وہ ان سے بات کرنے کے لیے تیار ہیں۔ بین الاقوامی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق روسی صدر پوتن نے روس کے شہر سوچی میں منعقدہ اجلاس میں گفتگو کی۔ روسی صدر کا کہنا تھا کہ ٹرمپ پر قاتلانہ حملے کی کوشش کے دوران انکے برتاؤ نے متاثر کیا، وہ ایک بہادر شخصیت کے حامل ہیں۔ اُن کا کہنا تھا کہ ٹرمپ اپنا صدارتی کارکردگی کا آخری دور گزار رہے ہیں اور کیا کچھ ہوسکتا ہے اس کے بارے میں کچھ نہیں پتہ، مگر انہوں نے روس کے ساتھ تعلقات کو بحال کرنے اور یوکرین بحران کے خاتمے میں معاونت کی خواہش کا اظہار کیا ہے، انہوں نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ یہ کم از کم غور کرنے لائق ہے۔ روسی صدر کا کہنا تھا کہ روس امریکی عوام کے ذریعے منتخب ہونے والے صدر کے ساتھ کام کرے گا اور واقعی ایسا ہی ہوگا۔ میں اس موقع کا استعمال کرنا چاہتا ہوں کہ انہیں امریکی صدر منتخب ہونے پر مبارکباد دوں، اگر کوئی بھی رابطے کو جاری رکھنا چاہتا ہے تو ہم اس کی مخالفت نہیں کریں گے۔ ڈونلڈ ٹرمپ کے ساتھ بات کرنے کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے اُن کا کہنا تھا کہ ہاں میں اس کے لئے تیار ہوں۔ واضح رہے کہ ری پبلکن امیدوار ڈونلڈ ٹرمپ نے امریکا کے صدارتی انتخاب میں واضح اکثریت سے کامیابی کی ہے، جبکہ اب اُنہوں نے روسی صدر پیوٹن سے گفتگو کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔ نومنتخب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اپنے بیان میں کہا کہ الیکشن جیتنے کے بعد سے 70 عالمی رہنماؤں سے بات ہوئی ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ ابھی تک روسی صدر سے بات نہیں کی لیکن ان سے بات کرنے کا ارادہ ہے۔

شمالی عراق وشام میں آپریشن پی کے کے، کے 16 دہشت گرد ہلاک

انقرہ، 8 نومبر (یواین آئی) عراق اور شام کے شمالی علاقوں میں دہشت گرد تنظیم پی کے کے کے 16 دہشت گرد مارے گئے۔ ترک وزارت دفاع نے اس حوالے سے بیان جاری کیا۔ بیان میں کہا گیا کہ ترک مسلح افواج نے شمالی عراق کے غارہ اور حاقورق علاقوں میں پی کے کے کے 10 دہشت گردوں اور شمالی شام کے فرات ڈھال ڈ اور شاخ زیتون آپریشن علاقوں میں پی کے کے / وائی پی جی کے 6 دہشت گردوں کا صفایا کردیا گیا۔ بیان میں کہا گیا کہ دہشت گرد تنظیموں کے خلاف کارروائی، چاہے وہ کہیں بھی ہوں، آخری دہشت گرد کے خاتمے تک جاری رہے گی۔

صدر ایردوان کی متعدد یورپی رہنماوں سے ملاقات، اہم امور پر تبادلہ خیال

انقرہ، 8 نومبر (یواین آئی) صدر رجب طیب ایردوان نے فرانسیسی ہم منصب امانویل ماکروں، ہالینڈ کے وزیراعظم ڈک شوف اور ڈنمارک کی وزیر اعظم میٹے فریڈریکسن سے ملاقات کی۔ صدارتی شعبہ اطلاعات مطابق، اردوان نے یورپی سیاسی اجلاس کے لیے ہنگری میں ماکروں سے ملاقات کے دوران، ترکیہ اور فرانس کے تعلقات کے ساتھ ساتھ علاقائی اور عالمی امور پر تبادلہ خیال کیا۔ صدر ایردوان نے ملاقات میں کہا کہ ترکیہ اور فرانس کے تعلقات کی طویل تاریخ ہے اور تجارتی و معاشی تعلقات کی مضبوطی دونوں ممالک کے لیے فائدہ مند ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ ترکیہ یورپی یونین کی مکمل رکنیت کے حوالے سے حکمت عملی کے تحت کام کر رہا ہے، اس عمل کو متحرک کرنے کی ضرورت ہے کسٹمز یونین کی تجدید اور ترک شہریوں کے لیے ویزا آزادی سے متعلق وعدوں کی تکمیل کا انتظار ہے جبکہ یوکرین-روس، اسرائیل-فلسطین، اسرائیل-لبنان اور اسی طرح کے تنازعات کو پرامن طریقے اور سفارتی ذرائع کے ذریعے حل کرنا تمام ممالک کے مفاد میں ہے۔ صدر ایردوان نے ہالینڈ کے وزیر اعظم ڈک شوف سے بھی ملاقات کی۔ ترکیہ-ہالینڈ تعلقات، علاقائی اور عالمی امور پر تبادلہ خیال کے دوران ایردوان نے کہا کہ تعلقات کو مزید بہتر بنانے، تجارتی حجم بڑھانے، خاص طور پر دفاعی صنعت، سبز اور ڈیجیٹل تبدیلی اور توانائی کے شعبوں میں تمام سطحوں پر تعاون کے مواقع بڑھانے کی کوششیں جاری ہیں۔ صدر ایردوان نے کہا کہ ترکیہ یورپی یونین کی مکمل رکنیت کے ہدف کے لیے کام کر رہا ہے، اس عمل کو متحرک کرنا اور کسٹمز یونین کی تجدید یونین کے مفاد میں بھی ہے۔ ایردوان نے کہا کہ ترکیہ یوکرین، فلسطین اور لبنان سمیت دنیا کے امن وامان کو خطرہ لاحق کرنے والے تمام بحرانی علاقوں میں مستقل امن کے قیام کی کوشش کر رہا ہے۔

اقوام متحدہ نے کی کمیٹی نے عام شہریوں کے فوجی ٹرائل کی مخالفت

اقوام متحدہ، 8 نومبر (یواین آئی) اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کی کمیٹی نے حکومت پاکستان پر زور دیا ہے کہ وہ فوجی عدالتوں سے متعلق قانون سازی پر نظر ثانی کے لیے فوری اقدامات کرے، شہریوں پر ان کا دائرہ اختیار ختم کرے، سزائے موت کے نفاذ کا اختیار ختم کرے اور اس بات کو یقینی بنائے کہ ان کی کارروائیاں شہری اور سیاسی حقوق کے بین الاقوامی معاہدے (آئی سی سی پی آر) کی مکمل تعمیل کریں تاکہ منصفانہ ٹرائل کے حق کی ضمانت دی جا سکے۔ ڈان اخبار کی رپورٹ کے مطابق جمعرات کو جنیوا میں اختتام پذیر ہونے والے اپنے تازہ ترین جائزے میں پاکستان کے معاملے کا جائزہ لینے کے بعد اپنی رپورٹ جاری کرتے ہوئے اقوام متحدہ کی کمیٹی نے کہا کہ پاکستان کو فوجی عدالتوں کے دائرہ اختیار کے تحت زیر حراست تمام شہریوں کو ضمانت پر رہا کرنا چاہیے۔ کمیٹی نے فوجی عدالتوں میں عام شہریوں کے خلاف قانونی چارہ جوئی کے لیے پاکستان آرمی ایکٹ 1952 کے استعمال پر تشویش کا اظہار کیا، کمیٹی نے ان رپورٹس پر بھی روشنی ڈالی جن میں 2015 سے 2019 کے درمیان زیادہ تر مقدمات میں سزائے موت دی گئی۔ عدلیہ کی آزادی کے حوالے سے اقوام متحدہ کی کمیٹی نے پاکستان کے وفد کی جانب سے 26 ویں ترمیم اور اس کی منظوری کے عمل سے متعلق فراہم کردہ معلومات کو تسلیم کیا، تاہم اس نے ججز، پراسیکیوٹرز، وکلا، بار ایسوسی ایشنز اور سول سوسائٹی کے ساتھ پیشگی، وسیع اور شفاف مشاورت کے فقدان پر تشویش کا اظہار کیا۔ اقوام متحدہ کی کمیٹی نے پراسیکیوٹرز کی آزادی کو یقینی بنانے کے لیے قانونی فریم ورک اور ادارہ جاتی میکانزم، ان کی بھرتی، تقرری، تادیبی کارروائی اور برطرفی کے طریقہ کار کے بارے میں معلومات کی کمی پر افسوس کا اظہار کیا۔

خواتین کو کینسر جیسی بیماری سے بچانے کیلئے آگاہی ضروری

اتر پردیش میں آنگن واڑی مراکز کو لیس کیا گیا ہے، جس کی وجہ سے بچوں کے اندراج میں اضافہ ہوا ہے: آنندی بین پٹیل

لکھنؤ:08 نومبر۔اتر پردیش کی گورنر محترمہ آنندی بین پٹیل نے آج کانپور میں منعقدہ جے کے گروپ کے 140ویں یوم تاسیس کی تقریب میں آنگن واڑی کارکنوں، بچوں اور مختلف تنظیموں کے نمائندوں کے درمیان بطور مہمان خصوصی خطاب کیا۔ انہوں نے ہندوستانی ثقافت اور روایات کو آگے لے جانے میں نوجوانوں کے کردار پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ کانپور کو مشرق کا مانچسٹر ٭ کہا جاتا ہے اور یہاں کے جے کے گروپ نے تعلیم، صحت اور روزگار کے شعبوں میں اہم شراکت کی ہے۔اپنے خطاب میں گورنر نے خواتین کی صحت اور ان کو بااختیار بنانے پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ خواتین کو کینسر جیسے موذی مرض سے بچانے کے لیے آگاہی اور ویکسی نیشن کی ضرورت ہے۔انہوں نے کہا کہ انہوں نے خود راج بھون کی بیٹیوں کو ٹیکہ لگایا ہے، تاکہ سماج میں بیداری کا پیغام دیا جا سکے۔گورنر نے لڑکیوں کی تعلیم اور بچپن کی شادی کی روک تھام کی اہمیت پر بھی زور دیا۔ اپنی ذاتی زندگی کے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے معاشرے سے باخبر رہنے کی اپیل کی، خاص طور پر جہیز اور بچوں کی شادی جیسی معاشرتی برائیوں کو دور کرنے کے لیے۔انہوں نے جے کے گروپ کے بیگر ٹو ایجوکیشن اقدام کو سراہا، جس میں 500 بچوں کو تعلیم کی طرف راغب کیا گیا ہے۔گورنر نے معاشرے کے قابل لوگوں سے اپیل کی کہ وہ اس کام کو آگے بڑھانے میں اپنا حصہ ڈالیں تاکہ معاشرے کے محروم بچوں کو تعلیم اور ترقی کے مواقع مل سکیں۔گورنر نے آنگن واڑی میں کئے گئے بہتری کے کاموں پر بھی تبادلہ خیال کیا اور بتایا کہ اتر پردیش میں آنگن واڑی مراکز کو لیس کیا گیا ہے جس کی وجہ سے بچوں کے اندراج میں اضافہ ہوا ہے۔تقریب میں موجود لوگوں سے اظہار تشکر کرتے ہوئے گورنر نے سماجی بہبود اور سماجی ترقی میں جے کے گروپ کے تعاون کو سراہا اور خواہش ظاہر کی کہ یہ کوششیں آنے والے سالوں میں بھی جاری رہیں گی۔ انہوں نے تمام شہریوں کو متحد ہونے اور سماجی برائیوں کو ختم کرنے پر زور دیا اور سب کا ساتھ۔سب کا وکاس کے جذبے کو فروغ دینے کی بات کی۔گورنر نے مہمان خصوصی کابینی وزیر شری نند گوپال نندی اور دیگر معزز مہمانوں اور سنگھانیہ خاندان کے ارکان کے ساتھ بھگوان شری رادھا کرشن کے درشن کئے۔ درشن کے بعد سب نے جے کے کی ٹائم لائن گیلری کا بھی دورہ کیا۔اس موقع پر گووند ہری سنگھانیہ اسکل ڈیولپمنٹ سینٹر کا گورنر نے افتتاح کیا۔اس سنٹر میں ابتدائی طور پر 100 خواتین کو ٹیلرنگ کی تربیت دی جائے گی۔ تنظیم کا مقصد مستقبل میں اسکل ڈیولپمنٹ کے مزید مراکز کھول کر اس اقدام سے زیادہ سے زیادہ خواتین کو جوڑنا ہے، تاکہ معاشرے میں بڑے پیمانے پر خواتین کو بااختیار بنانے اور خود انحصاری کی حوصلہ افزائی کی جا سکے۔سروائیکل کینسر ویکسینیشن مہم کے تحت 9 سے 15 سال کی عمر کی 140 لڑکیوں کو سروائیکل کینسر کی ویکسین لگائی گئی۔ اس اقدام کا مقصد لڑکیوں کو سروائیکل کینسر جیسی سنگین بیماری سے بچانا اور انہیں صحت مند اور محفوظ مستقبل کی طرف لے جانا ہے۔ اس ویکسینیشن کے ذریعے لڑکیوں کو نہ صرف صحت کا تحفظ ملے گا بلکہ یہ انہیں خود انحصار اور بااختیار بننے کی طرف بھی ترغیب دے گا۔ گورنر نے خود اپنے ذاتی اکاؤنٹ سے پہلی 10 لڑکیوں کو ویکسی نیشن کارڈ فراہم کئے۔غریب بچوں کو معیاری تعلیم فراہم کرنے کے لیے امید سنستھا کی کوششوں کو مزید تقویت دینے کے لیے، جے کے گروپ نے سنستھا کو اس کے 140ویں یوم تاسیس پر 000,140 روپے کی گرانٹ فراہم کی۔اس رقم سے بچوں کو بہتر تعلیم اور مجموعی ترقی کے مواقع فراہم کرنے میں مدد ملے گی، جس سے وہ نہ صرف اپنی زندگی بہتر بنا سکیں گے بلکہ قوم کی تعمیر میں بھی اہم کردار ادا کر سکیں گے۔عزت مآب گورنر نے اپنے آشیرواد سے امید سنستھان کو ایک علامتی چیک پیش کیا۔جے کے یہ گروپ بچوں کی نشوونما اور خواتین کی صحت کے بارے میں آگاہی کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ 140ویں یوم تاسیس کے مبارک موقع پر، گروپ نے آنگن واڑی کٹس کو 10 آنگن واڑی مراکز میں معزز گورنر میڈم نے تقسیم کیا۔اس کے بعد، مہمان خصوصی، کابینی وزیر جناب نند گوپال گپتا نندی ٭ جی اور مہمان خصوصی، عزت مآب گورنر محترمہ آنندی بین پٹیل جی نے اپنے خطاب میں جے کے گروپ کو اس کے یوم تاسیس پر مبارکباد دی اور اس گروپ کے نمایاں تعاون کا اعتراف کیا۔قومی خدمت اور قوم کی تعمیر کو سراہا۔شکریہ کا ووٹ جے کے انٹرپرائزز لمیٹڈ کے جوائنٹ منیجنگ ڈائریکٹر مسٹر پارتھو کار نے دیا۔اس کے بعد مشہور لوک گلوکارہ پدم شری شریمتی مالنی اوستھی جی نے اپنی سریلی آواز میں بھجن اور لوک گیتوں کی پیش کش سے سب کو مسحور کر دیا۔

عقیدت مندوں سے بھرا ٹیمپو ڈی سی ایم سے ٹکرایا، 3 افراد جاں بحق، 5 زخمی

فیروز آباد۔ایک ٹیمپو ٹریولر جو عقیدت مندوں کو لے کر ایودھیا اور ورنداون جانے کے لیے نکلا تھا جمعہ کی صبح حادثے کا شکار ہو گیا۔فیروز آباد کے نصیر پور تھانہ علاقے میں یمنا ایکسپریس وے پر عقیدت مندوں سے لدے اس ٹیمپو ٹریولر کو ڈی سی ایم نے زبردست ٹکر ماردی۔واقعے میں ایک بچے اور ایک خاتون سمیت تین افراد جاں بحق جب کہ ٹیمپو ٹریولر ڈرائیور سمیت پانچ سے زائد افراد شدید زخمی ہو گئے۔زخمیوں کو فوری طور پر ڈسٹرکٹ جوائنٹ اسپتال، فیروز آباد میڈیکل کالج اور سیفئی پی جی آئی میں داخل کرایا گیا۔یہ حادثہ صبح اس وقت پیش آیا جب گجرات کے بالساڑھ ضلع کے عمر گاؤں کے تحت مرولی گاؤں کے رہنے والے منیش کمار (38) عقیدت مندوں سے بھری ایک ٹیمپو ٹریولر کے ساتھ ایودھیا سے ورنداون کی طرف جا رہے تھے۔ اس میں کل 19 عقیدت مند سوار تھے۔درشن کا یہ سفر 2 نومبر کو شروع ہوا، جس میں سب سے پہلے تمام عقیدت مند ایودھیا پہنچے اور رام مندر کے درشن کیے۔اس کے بعد وہ 7 نومبر کی شام کو ورنداون کے لیے روانہ ہوئے۔

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی نے ملک و دنیا میں خوشبو پھیلانے کا کام کیا ہے: مولانا یعسوب عباس

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے حوالے سے سپریم کورٹ کے فیصلے پر آل انڈیا شیعہ پرسنل لا بورڈ کے ترجمان اور جنرل سکریٹری مولانا یعسوب عباس نے بیان دیتے ہوئے کہا کہ یہ بہت اچھا فیصلہ ہے اور میں اس فیصلے کا تہہ دل سے خیر مقدم کرتا ہوں کیونکہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی یونیورسٹی نے ملک کے ساتھ ساتھ پوری دنیا میں تعلیم کی خوشبو پھیلانے کا کام کیا ہے۔شیعہ پرسنل لا بورڈ کے جنرل سکریٹری مولانا یعسوب عباس نے کہا کہ اقلیتی حیثیت کی اپنی اہمیت اور طاقت ہے کیونکہ اس میں کوئی مداخلت نہیں ہے اور تنظیم کے مفاد میں کوئی بھی فیصلہ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے جہاں تک بات ہے۔تین ججوں کی بنچ کا تعلق ہے، مجھے امید ہے کہ یہ بہت اچھا فیصلہ لے گا اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں اقلیتی درجہ برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا جائے گا۔کریں گے۔مولانا یعسوب عباس نے کہا کہ اے ایم یو کو لے کر ہمیشہ تنازعہ رہتا ہے کیونکہ یہ اچھی تعلیم فراہم کر رہی ہے۔اے ایم یو سے پورے ملک کو بہترین اور قابل لوگ ملے ہیں جو پوری دنیا میں ہندوستان کا سر فخر سے بلند کر رہے ہیں، اسی لیے کچھ لوگ اے ایم یو کو شک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور یہ فیصلہ ان نفرت کرنے والوں کے لیے بہت بری خبر ثابت ہوا ہے۔

منفی چیزیں بی جے پی کی پہچان ہیں: اکھلیش

لکھنؤ، 08 نومبر (یو این آئی) سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے صدر اکھلیش یادو نے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) ضمنی انتخابات میں شکست کے خوف سے منفی باتیں کر رہی ہے۔مسٹر یادو نے جمعہ کو جاری ایک بیان میں کہا، "خوفزدہ شخص کی سب سے بڑی پہچان اس کے منفی الفاظ ہوتے ہیں۔جن کا اپنا کوئی کامیابی نہیں وہ دوسروں کی بات کرتے ہیں۔جھوٹی مسکراہٹ حقیقت کو چھپا نہیں سکتی۔اگر آپ اسے فیصد میں دیکھیں تو یہ 100 میں سے 100 ہے۔ضمنی انتخابات میں بی جے پی تمام نو سیٹیں ہار رہی ہے۔پوری بی جے پی پریشان ہے۔لوک سبھا انتخابات میں شکست کے خوف سے بی جے پی ضمنی انتخابات کا سامنا نہیں کر پا رہی ہے۔انہوں نے کہا کہ بی جے پی حکومت کے آٹھ سال میں کوئی کارنامہ نہیں ہے جسے وہ عوام کے درمیان جا کر بتائے۔عوام بی جے پی کا صفایا کرنے کے لیے تیار ہے۔اسی لیے مایوسی میں مبتلا بی جے پی قیادت نے نچلی سطح کی بیان بازی کا سہارا لیا ہے۔عوام سب کچھ دیکھ رہے ہیں۔بی جے پی کو کبھی معاف نہیں کریں گے۔اتر پردیش تاریخ کی سب سے منفی حکومت کو الوداع کرنے کے لیے تیار ہے۔

اے ایم یو: تحقیقی مضمون کو آئی ای ای ای انرجی کنورژن کانگریس میں انعام

علی گڑھ:8 نومبر (پی این ایس) ذاکر حسین کالج آف انجینئرنگ اینڈ ٹکنالوجی، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبہ الیکٹریکل انجینئرنگ کے سابق چیئرمین پروفیسر امتیاز اشرف نے ایف احمد (ایم آئی ای ای ای، امریکہ)، اے اقبال، آئی اشرف، ایم مرزبند اور آئی خان کے ساتھ مل کر "پلیسمنٹ اینڈ کپیسٹی آف ای وی چارجنگ اسٹیشنس بائی کنسیڈرنگ انسرٹیمیٹیز ود انرجی مینجمنٹ اسٹریٹجیز" کے عنوان پر ایک تحقیقی مضمون لکھا جو الیکٹریکل انجینئرنگ کے معروف تحقیقی رسالے آئی ای ای ای ٹرانزیکشنز آن انڈسٹری ایپلی کیشنز میں شائع ہوا۔اس مضمون کو فینکس، ایریزونا، امریکہ میں منعقدہ آئی ای ای ای انرجی کنورژن کانگریس اور آئی ای ای ای انڈسٹری ایپلی کیشنز سوسائٹی کے سالانہ اجلاس میں سوم انعام سے نوازا گیا۔پروفیسر اشرف نے کہا کہ اس مضمون میں ای وی چارجنگ اسٹیشن پلیسمنٹ، بیٹری اسٹوریج کے ساتھ شمسی توانائی کے قابل تجدید انضمام، پیک ڈیمانڈ مینجمنٹ اور ایڈوانسڈ ہائبرڈ آپٹیمائزیشن پر گفتگو کی گئی۔

یو جی سی نیٹ: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی تمکین فاطمہ نے دوسرا مقام حاصل کیا

علی گڑھ: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) تعلیم کو لے کر ہمیشہ سرخیوں میں رہتی ہے۔ یہاں کے طلبہ ہمیشہ نئی کامیابیاں حاصل کرنے کے لیے جانے جاتے ہیں۔اس بار اے ایم یو کی طالبہ تمکین فاطمہ نے پہلی ہی کوشش میں یو جی سی نیٹ امتحان میں آل انڈیا سطح پر دوسرا رینک حاصل کیا ہے۔ تمکین نے بغیر کوچنگ کے یہ کارنامہ انجام دیا ہے۔ ایسے میں ہر کوئی ان کی تعریف کر رہا ہے۔ تمکین نے اپنی کامیابی کا سہرا اپنے خاندان اور اساتذہ کو دیا ہے۔ذاکر حسین کالج آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کے شعبہ کمپیوٹر انجینئرنگ میں کمپیوٹر سائنس اور انجینئرنگ میں ایم ٹیک کی طالبہ تمکین فاطمہ نے یو جی سی نیٹ میں اپنی پہلی کوشش میں آل انڈیا سطح پر دوسری پوزیشن (9933.99 فیصد) حاصل کی ہے۔ تمکین نے 2023 میں اے ایم یو سے 703.9 کے سی پی آئی کے ساتھ بی ٹیک مکمل کیا۔ 10ویں جماعت سے مسلسل میرٹ اسکالرشپ حاصل کی، جن میں یو پی ایس ٹی ایس ای، یونیورسٹی میرٹ فنانشل ایوارڈ (اے ایم یو) اور گیٹ اسکالرشپ شامل ہیں۔ بی ٹیک میں اپنی تعلیم کے دوران، فاطمہ نے اسرو، میک ماسٹر یونیورسٹی، ٹورنٹو، کینیڈا (میٹاکس جی آر آئی) اور دی فیلڈس انسٹیٹیوٹ، ٹرنٹو، کینیڈا (فیلڈز انڈر گریجویٹ سمر ریسرچ پروگرام) میں ریسرچ انٹرنشپ پروگرام میں حصہ لیا۔ انہوں نے اے سی ایم کانفرنس پروسیڈنگز میں ایک تحقیقی مقالہ بھی شائع کیا ہے۔ تمکین کہتی ہیں کہ کسی بھی امتحان میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے کوچنگ ضروری نہیں ہے، صرف ہمیں کلاس میں پورے دل سے مطالعہ کرنی چاہیے۔ استاد جو بھی پڑھائے اسے غور سے پڑھیں اور نظر ثانی کرتے رہیں تو آپ کسی بھی امتحان میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ ہمیں صرف امتحان میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے نہیں پڑھنا چاہیے، بلکہ جو کچھ بھی پڑھا جائے اسے پوری سمجھ کے ساتھ پڑھنا چاہیے۔ کوچنگ میں بھی وہی چیز پڑھائی جاتی ہے جو کلاس میں پڑھائی جاتی ہے لیکن کلاس میں ہم دل لگا کر نہیں پڑھتے۔ اسی لیے کوچنگ میں جانا پڑتا ہے۔ تمکین کا کہنا ہے کہ ہماری والدہ نے ہم بہن بھائیوں کی تعلیم کے لیے اپنی ملازمت سے استعفیٰ دے دیا تھا۔ آج بھائی بھی اچھی پوزیشن پر ہیں۔ تمکین کا کہنا ہے کہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کرنے کے بعد وہ اسسٹنٹ پروفیسر بن کر یونیورسٹی کے طلبہ کو پڑھانا چاہتی ہیں۔ تمکین کے والدین نے تمکین کی کامیابی پر خوشی کا اظہار کیا ہے۔ والدین کا کہنا ہے کہ اگر بچہ گھر اور کلاس میں توجہ سے پڑھتا ہے تو وہ کسی بھی امتحان میں کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ ہمارے بچے نے کبھی کوئی کوچنگ نہیں لی، پھر بھی اس نے دوسرا نمبر حاصل کر کے ہمیں فخر کرنے کا موقع فراہم کیا ہے۔

جرائم پیشہ افراد کے خلاف چلائی جا رہی مہم کے تحت ملزم گرفتار

دیوبند، 8 نومبر (ایچ ایف خان) جرائم پیشہ افراد کے خلاف چلائی جا رہی مہم کے تحت دیوبند پولیس نے مخبر کی اطلاع پر ایک ملزم کو گرفتار کر جیل بھیج دیا۔ پولیس کے مطابق صبح کے وقت انہیں مخبر کے ذریعہ اطلاع ملی کہ گاؤں بھنیڑا کا رہنے والا وارنٹی جاوید ولد ستار گاؤں سے کہیں باہر جانے کی فراق میں ہے مخبر سے اطلاع ملتے ہی موقع پر پہنچی پولیس نے این بی ڈبلو میں ملزم کو گاؤں تلہیڑی بزرگ سے بلاس گڑھ جانے والے راستہ سے گرفتار کر لیا۔ دیوبند کوتوالی انچارج سنجیو کمار نے بتایا کہ ملزم کے قبضہ سے ایک عدد غیر قانونی طمنچہ 315 بور 41 سو روپے نقد، ایک اسپلینڈر موٹر سائیکل اور ایک کارآمد کارتوس برآمد کیا گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ملزم کے خلاف عدالت میں دفعہ 132/22 اور دفعہ 317/2/3/25 کے تحت مقدمہ درج ہے، عدالت نے اسکے خلاف گرفتاری وارنٹ جاری کئے ہوئے تھے، ملزم کو گرفتار کر عدالت میں پیش کرنے کے بعد جیل بھیج دیا گیا ہے۔

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے اقلیتی درجہ پر سپریم کورٹ کا تاریخی قدم: وفا عباس

لکھنؤ:8 نومبر (پی این ایس) سپریم کورٹ کی آئینی بنچ نے جمعہ کے روز ایک اہم فیصلہ دیتے ہوئے 1967 کے اپنے اس فیصلے کو پلٹ دیا جس میں کہا گیا تھا کہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) جیسے مرکزی یونیورسٹی کو اقلیتی ادارے کا درجہ نہیں دیا جا سکتا تھا۔ سات ججوں کی اس آئینی بنچ نے ایس عزیز باشا بمقابلہ مرکزی حکومت کیس میں دیے گئے فیصلے کو ترمیم کرتے ہوئے اقلیتی اداروں کے حقوق کو نئی سمت دی ہے۔ عنبر فاؤنڈیشن کے چیئرمین وفا عباس نے اس تاریخی فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے اسے اقلیتی کمیونٹی کے حقوق اور ان کے تعلیمی اداروں کی شناخت کے لیے ایک مثبت قدم قرار دیا۔ وفا عباس نے کہا، "سپریم کورٹ کا یہ فیصلہ تاریخی ہے اور اس سے اے ایم یو جیسے اداروں کو اپنی ثقافتی اور تعلیمی شناخت کو برقرار رکھنے میں مدد ملے گی۔ اس سے اقلیتی کمیونٹیوں میں تعلیم کے حوالے سے نیا جوش اور اعتماد پیدا ہوگا۔ تاہم، وفا عباس نے یہ بھی کہا کہ اے ایم یو کو اقلیتی ادارہ کا درجہ حاصل کرنے کا حتمی فیصلہ ابھی ایک باقاعدہ بنچ کرے گا۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ اس فیصلے سے دوسرے اقلیتی اداروں کو بھی اپنے حقوق حاصل کرنے میں مدد ملے گی اور ان کی مخصوص شناخت کو محفوظ رکھنے میں مضبوطی ملے گی۔ وفا عباس نے اس فیصلے کو ایک مثبت اشارہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ عدلیہ کا اقلیتی کمیونٹیوں کے لیے ایک حساس اور انصاف پسند قدم ہے۔ یہ فیصلہ ان اداروں کو نئی توانائی فراہم کرے گا جو تعلیم اور ثقافت کے میدان میں اقلیتی کمیونٹیوں کی خصوصیت کو برقرار رکھنے کے لیے وقف ہیں، انہوں نے کہا یہ فیصلہ آنے والے دنوں میں اے ایم یو اور دیگر اقلیتی تعلیمی اداروں کے لیے ایک نئی راہ کھول سکتا ہے، جس سے تعلیم کے میدان میں تنوع اور ہم آہنگی کا ماحول پیدا ہوگا۔

عنبر فاؤنڈیشن آٹھ امیدواروں کو اعزاز سے نوازا گیا

لکھنؤ۔۔امبر فاؤنڈیشن نے آج اپنے بی ایمپلائی ایبل پروگرام کے پہلے بیچ کے آٹھ باصلاحیت امیدواروں کو اعزاز سے نوازا۔ ان نوجوانوں کو مختلف نجی اداروں میں ملازمتوں کے لیے بھرتی کیا گیا ہے۔ وفا عباس نے خصوصی طور پر تقریب میں شرکت کی اور ان نوجوانوں کو اعزاز سے نوازا اور ان کے روشن مستقبل کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ یہ نوجوان ٹیلنٹ غریب گھرانوں سے آتے ہیں اور یہ ان کا پہلا کام ہے، جس کے ذریعے وہ خود انحصاری کی طرف قدم بڑھا رہے ہیں۔ اس پروگرام کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے وفا عباس نے کہا کہ یہ پہل پورے لکھنؤ کے لیے تحریک کی کہانی بن سکتی ہے۔ وفا عباس نے کہا، "کوئی قدم چھوٹا یا بڑا نہیں ہوتا، بس صحیح سمت میں شروع کرنے کی ضرورت ہے، مجھے فخر ہے کہ امبر فاؤنڈیشن ایسے نوجوانوں کی مدد کر رہی ہے۔"

جرائم پیشہ افراد کے خلاف مہم میں محمد آفاق گرفتار

دیوبند، 8/ نومبر (ایچ ایف خان) جرائم پیشہ افراد کے خلاف چلائی جا رہی مہم کے تحت دیوبند پولیس نے مخبر کی اطلاع پر ایک شخص کو گرفتار کر جیل بھیج دیا۔ پولیس کے مطابق صبح کے وقت انہیں مخبر کے ذریعہ اطلاع ملی کہ دیوبند کے محلہ فولاد پورہ گھوسی والی گلی کا رہنے والے محمد آفاق ولد محمد اخلاق دیوبند سے کہیں باہر جانے کی فراق میں ہے مخبر سے اطلاع ملتے ہی موقع پر پہنچی پولیس نے آفاق کو کچہری روڈ سے گرفتار کر عدالت میں پیش کر دیا۔ دیوبند کوتوالی انچارج سنیل ناگر نے بتایا کہ ملزم آفاق کے خلاف 790/14 دفعہ 138 این آئی ایکٹ کے تحت عدالت میں مقدمہ چل رہا ہے، عدالت نے اس کے خلاف گرفتاری وارنٹ جاری کئے ہوئے تھے، ملزم کو گرفتار کر عدالت میں پیش کر دیا گیا ہے۔

بائیک سوار خاتون کے سر پر چڑھ گیا بس کا پہیا، بیٹا زخمی

لکھنؤ:8 نومبر (پی این ایس) ایک خاتون اپنے بیٹے کے ساتھ موٹر سائیکل پر جا رہی تھی کہ روڈویز کی بس نے ٹکر ماردی۔ اس کے بعد بس کا پہیہ خاتون کے سر کے اوپر سے چلا گیا، جبکہ بیٹا حادثے میں زخمی ہو گیا۔ اسی دوران ڈرائیور بس چھوڑ کر بھاگ گیا۔ یہ حادثہ عالم باغ تھانہ علاقے میں پیش آیا۔ کسم سونی (48) ساکن ایل ڈی اے کالونی، کرشنا نگر، اپنے بیٹے سونو کے ساتھ شام سامان خریدنے عالم باغ میں موبہ گئی تھی۔ واپسی کے دوران رات کے وقت ایک تیز رفتار روڈویز بس نے پیچھے سے موٹر سائیکل کو ٹکر ماردی۔ جیسے ہی تصادم ہوا، کسم سڑک پر گر گئی اور بس کا پہیہ اس کے سر کے اوپر سے چلا گیا، جبکہ سونو زخمی ہو گیا۔ خاندان میں دو بیٹے سونو، مونو اور ایک بیٹی ہے۔

قومی کونسل برائے فروغِ اردو زبان
کے اسٹال پر آپ کا خیر مقدم ہے
گومتی پُستک مہوتسو 2024
9 تا 17 نومبر 2024، صبح 11 بجے سے رات 8 بجے تک
اسٹال نمبر 106-105
بمقام: گومتی ریور فرنٹ پارک، لکھنؤ
اسٹال پر ادبیات، تاریخ، جغرافیہ، سیاست، ثقافت، لسانیات، لغات، قواعد، علم و کتب خانہ داری، فلسفہ، تعلیم، نفسیات، مذہب، سماجیات، معاشیات، تجارت، سائنس و ٹکنالوجی، بچوں کا ادب (CBT in Urdu) اور طب معالجات کے علاوہ دیگر موضوعات پر بھی کتابیں دستیاب ہیں۔
National Council for Promotion of Urdu Language
Ministry of Education, Department of Higher Education, Govt. of India
Book Promotion Unit: West Block-8, Wing-7, R.K. Puram, New Delhi-110066
(011) 26109746 / 26108159 sales@ncpul.in

اتر ریلوے
تصحیح نامہ
لکھنؤ ڈویژن اتر ریلوے لکھنؤ کے مختلف اسٹیشنوں پر اے ٹی وی ایم سہولت فراہم کرنے والے کے انتخاب کیلئے مورخہ 23.10.2024 کو شائع درخواست فارم نوٹس نمبری 123-ATVM/24/SV اور نمبری /123-ATVM/24 KUMBH-2025/SV کے ضابطہ اور شرائط کے پیرا نمبر 2 کے (a) اور (b) میں اسمارٹ کارڈ پر بونس رقم غلطی سے 3% کی جگہ پر 5% چھپ گئی ہے۔ اس لئے اسے 3% سمجھا جائے۔ باقی ضابطہ اور شرائط حسب سابق رہیں گے۔
3467/2024
صارفین کی خدمت میں مسکراہٹ کے ساتھ

پریاگ راج میں سنتوں کی میٹنگ میں ہنگامہ، دو گروپوں میں تصادم، ایک دوسرے کو مارے تھپڑ

پریاگ راج:8 نومبر (پی این ایس) پریاگ راج مہاکمبھ کو لے کر اکھاڑوں کی میٹنگ میں کافی ہنگامہ ہوا۔ سنتوں اور مہاتماؤں کے درمیان زبردست لڑائی ہوئی۔ اکھاڑوں سے وابستہ سنتوں نے ایک دوسرے کو تھپڑ مارے، یہی نہیں، ایک دوسرے کو لاتیں اور گھونسے بھی مارے۔ مہاکمبھ میلہ اتھارٹی کے اکھاڑوں کی میٹنگ دفتر میں ہونی تھی۔ ان دنوں اکھاڑہ پریشد دو گروپوں میں بٹی ہوئی ہے۔ اس میٹنگ میں دونوں گروپوں کے عہدیدار آمنے سامنے آ گئے اور بحث و تکرار کے بعد ہاتھاپائی بھی ہوئی۔ دراصل لڑائی کی وجہ سے کافی دیر تک افراتفری کا ماحول رہا۔ سنتوں کی آپسی لڑائی کے باعث ملاقات بھی نہ ہو سکی۔ آپ کو بتا دیں کہ یہ میٹنگ پریاگ راج فیئر اتھارٹی کے دفتر میں ہونی تھی۔ اتھارٹی نے اکھاڑہ پریشد کے دونوں گروپوں کو میٹنگ کے لیے بلایا تھا، میٹنگ کے باقاعدہ آغاز سے پہلے ہی ہنگامہ شروع ہو گیا۔ لڑائی کے اس واقعہ میں بعض سنتوں کو معمولی چوٹیں بھی آئی ہیں۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق سابق صدر نریندر گری کی موت کے بعد اکھاڑہ پریشد دو گروپوں میں بٹ گئی ہے۔ اس معاملے کے بارے میں اکھاڑہ پریشد کے صدر رویندر پوری نے کہا کہ زمین کی الاٹمنٹ کو لے کر تنازعہ ہے، کچھ سنتوں کی طرف سے ہنگامہ ہوا۔

بریلی میں کئی تھانوں کے کرائم انسپکٹر بدلے

بریلی:8 نومبر (پی این ایس) ایس ایس پی انوراگ آریہ نے بڑے پیمانے پر پولیس اہلکاروں کے تبادلے کیے ہیں۔ تبادلے کی فہرست جمعہ کی صبح جاری کی گئی۔ ایس ایس پی نے سی بی گنج تھانے کے انسپکٹر کرائم اتم کمار کو کرائم برانچ، سبھاش کمار کو قطب خانہ چوکی سے انسپکٹر کرائم سی بی گنج، شیلیندر کمار کو انسپکٹر کرائم بارہ دری کرائم برانچ، اروند سنگھ کو شاہ گنج سے انسپکٹر کرائم بارادری، یشپو سنگھ کو انسپکٹر کرائم بارہ ہاری کے طور پر مقرر کیا ہے۔ برانچ، شرون کمار کو عزت نگر سے انسپکٹر کرائم مقرر کیا گیا ہے۔ بھوجی پورہ، روپ نارائن سنگھ کو دسرت گنج سے کرائم برانچ، دلیپ کمار کو شاہی سے انسپکٹر کرائم کیولریا بنایا گیا ہے۔ رامویر سنگھ کو ڈانڈہ چوکی سے کرائم برانچ، کامیش کمار کو علی گنج سے کرائم برانچ، وید سنگھ کو بٹھری چین پور سے آفس سی او میر گنج، جتیندر کمار کو توالی سے قطب خانہ چوکی کے انچارج، سنجیو شرما کو لبھاری چوکی سے انچارج پولیس لائن، بارادری انچارج چوکی میر گنج سے سورج پال سنگھ، دیورنیا تھانے سے انکیت تومر انچارج چوکی، وجے پال سنگھ کو انچارج پوسٹ ٹاؤن میر گنج سے انچارج پوسٹ گیانی علی گنج، ہیتندر کمار کو میر گنج سے انچارج پوسٹ ٹاؤن میر گنج، راجیش کمار کو بھمورا سے تھانہ نبادگنج بھیج دیا گیا ہے۔

رتن ٹاٹا جنہوں نے خواب دیکھنے والوں کی ایک پوری نسل کو بااختیار بنایا

صفائی ستھرائی، حفظانِ صحت اور شفافیت کے علمبردار رتن ٹاٹا کو ملک کبھی فراموش نہیں کرسکتا

کاروبار کے ساتھ ساتھ فلاحی کاموں اور کمزور طبقات کی خدمت رتن ٹاٹا کو دوسروں سے ممتاز کرتی ہے

نریندر مودی، وزیر اعظم ہند

شری رتن ٹاٹا جی کو ہم سے جدا ہوئے ایک مہینے کا عرصہ گزرا ہے۔ چہل پہل والے شہروں اور قصبات سے لے کر گاؤوں تک ان کی عدم موجودگی معاشرے کے ہر حصے میں گہرائی سے محسوس کی جارہی ہے۔ معمر صنعت کاران، ابھرتے ہوئے کاروباری اور سخت محنت کرنے والے پیشہ وران ان کے سانحہ ارتحال سے مغموم ہیں جو ماحولیات کو لے کر بیدار ہیں اور انسان دوستی کے لیے وقف ہیں، وہ بھی مساویانہ طور پر غمزدہ ہیں۔ ان کی عدم موجودگی نہ صرف ملک کے اندر بلکہ پوری دنیا میں بڑی گہرائی سے محسوس کی گئی ہے۔ نوجوانوں کے لیے، شری رتن ٹاٹا ایک ترغیب کار تھے، وہ ان کو اس بات کی یاد دلاتے تھے کہ خوابوں کو شرمندہ تعبیر کرنے کے ساتھ ساتھ کوشش اور کامیابیاں حاصل کرنے کا عمل پورے جوش و جذبے کے ساتھ اور انکساری کے ساتھ انجام دیا جاسکتا ہے۔ دیگر افراد کے لیے وہ بھارتی صنعت کی عمدہ ترین روایات کی نمائندگی کرتے تھے اور سالمیت، عمدگی اور خدمت جیسی اقدار کے لیے ان کی عہد بندگی اپنی جگہ محکم تھی۔ ان کی قیادت میں ٹاٹا گروپ نے نئی بلندیاں حاصل کیں۔ احترام، ایمانداری اور پوری دنیا میں معتبریت حاصل کی۔ اس کے باوجود وہ اپنی حصولیابیوں کو بہت ہلکے پھلکے انداز میں پوری انکساری اور وضع داری کے ساتھ پیش کیا کرتے تھے۔

شری رتن ٹاٹا دیگر افراد کے خوابوں کو بھی غیر متزلزل حمایت فراہم کرتے تھے، یہ ان کی نمایاں خصوصیات میں سے ایک خوبی تھی۔ حالیہ برسوں میں، وہ بھارت کے اسٹارٹ اپ ایکو سسٹم کی سرپرستی کرنے، متعدد ترقی پذیر صنعتوں میں سرمایہ کاری کرنے کے لیے معروف ہوئے تھے۔ وہ نوجوان صنعت کاروں کی امیدوں اور امنگوں کو سمجھتے تھے اور بھارت کے مستقبل کو سنوارنے کے معاملے میں ان کے مضمرات کو بھی تسلیم کرتے تھے۔ ان کی کوششوں کو تقویت بہم پہنچا کر انہوں نے خواب دیکھنے والوں کی ایک پوری پیڑھی کو بااختیار بنایا تاکہ وہ بے باکانہ طور پر خدشات کا سامنا کرسکیں اور بندھے ٹکے اصولوں سے تجاوز کرسکیں۔ اس سے اختراع اور صنعت کاری کی ایک نئی ثقافت بہم پہنچانے کے معاملے میں دور رس اثرات مرتب ہوئے ہیں، جس کے بارے میں مجھے پورا یقین ہے کہ اس کا استعمال آنے والی دہائیوں میں بھارت پر اپنے مثبت اثرات مرتب کرتا رہے گا۔

انہوں نے لگاتار عمدگی کی علمبرداری کی، بھارتی صنعت کاروں سے گذارش کی کہ وہ عالمی معیارات اور شناخت قائم کریں۔ یہ تصوریت، میرے خیال سے مستقبل کے قائدین کو بھارت کو عالمی درجے کی حامل عمدگی کا مترادف بنادے گی۔ ان کی عظمت محض بورڈ روم یا اپنے جیسے دیگر انسانوں کی مدد تک ہی محدود نہیں تھی، وہ تمام تر ذی روح کے تئیں فیاضی سے سرشار تھے۔ جانوروں کے تئیں ان کی گہری محبت بہت مشہور تھی اور وہ جانوروں کی فلاح و بہبود پر مرتکز تمام تر ممکنہ کوششوں میں اپنی جانب سے امداد فراہم کیا کرتے تھے۔ وہ اکثر اپنے کتوں کی تصاویر ساجھا کیا کرتے تھے۔ وہ ان کی زندگی کے اتنے ہی بڑے حصے تھے جیسے کہ ان کی دیگر کاروباری صنعتیں۔ ان کی زندگی ہم سب کو اس بات کی یاد دلاتی ہے کہ اصل قیادت کا تعین کسی شخص کی اپنی حصولیابیوں سے نہیں بلکہ ازحد خستہ حال لوگوں کی نگہداشت کرنے کی اہلیت سے ظاہر ہوتی ہے۔

کروڑوں بھارتیوں کے لیے شری رتن ٹاٹا کی حب الوطنی نے بحران کے وقت میں روشن ترین علامت کی حیثیت اختیار کی۔ انہوں نے ممبئی میں 26/11 دہشت گردانہ حملے کے فوراً بعد معروف تاج ہوٹل کو بڑی سرعت سے کھولا۔ یہ ملک کے لیے جوش و جذبے کا ایک نعرہ تھا۔ بھارت متحد ہوکر کھڑا ہے اور دہشت گردی کے آگے ہرگز سر جھکانے والا نہیں ہے۔ ذاتی طور پر مجھے گذشتہ برسوں میں ان سے واقفیت کا فخر حاصل رہا ہے۔ ہم نے گجرات میں بڑے قریب ہوکر کام کیا تھا جہاں انہوں نے بڑے پیمانے پر سرمایہ کاری کی تھی۔ ان میں ایسے متعدد پروجیکٹس شامل تھے جن کو لے کر وہ ازحد پرجوش تھے۔ محض چند ہفتے قبل، میں اسپین کے صدر جناب پیڈرو سانچیز کے ساتھ وڈودرا میں تھا اور ہم نے مشترکہ طور پر ایک طیارہ کامپلیکس کا افتتاح کیا تھا جہاں بھارت میں سی۔295 طیارے بنائے جائیں گے۔ یہ شری رتن ٹاٹا جی ہی تھے جنہوں نے اس پر کام شروع کیا تھا۔ یہاں یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ شری رتن ٹاٹا کی عدم موجودگی شدت سے محسوس کی جائے گی۔

مجھے یاد ہے کہ شری رتن ٹاٹا جی بڑے دانشور تھے۔ وہ مختلف موضوعات پر اکثر و بیشتر لکھا کرتے تھے خواہ یہ حکمرانی کے موضوعات ہوں، حکومت کے تئیں امداد فراہم کرنے کے معاملے میں ستائش کا اظہار ہو یا انتخابی فتوحات کے بعد مبارکبادی پیغامات ارسال کرنے کا موضوع ہو۔ ہمارا قریبی تعلق قائم رہا جب میں مرکز کی جانب منتقل ہوا اور وہ تعمیر قوم کی ہماری کوششوں میں ایک کلی طور پر وقف شراکت دار کے طور پر کارفرما رہے۔ سوچھ بھارت مشن کے تئیں شری رتن ٹاٹا کی امداد بطور خاص میرے دل میں خاص مقام رکھتی ہے۔ وہ عوامی تحریک کے زبردست علمبردار تھے۔ صفائی ستھرائی، حفظانِ صحت اور شفافیت کی اہمیت کو سمجھتے تھے اور جانتے تھے کہ یہ بھارت کی ترقی کے لیے ضروری ہے۔ سوچھ بھارت کی دسویں سالگرہ کے موقع پر ماہ اکتوبر کے اوائل میں ان کا دلی جذبات پر مبنی ویڈیو مجھے اب بھی یاد ہے۔ عوامی طور پر منظر عام پر آنے کا یہ ان کا آخری سلسلہ تھا۔

ایک دیگر موضوع جو ان کے دل کے بہت قریب تھا، وہ تھا حفظانِ صحت خصوصاً کینسر کے خلاف نبرد آزمائی۔ مجھے دو سال قبل آسام میں منعقدہ ایک پروگرام کی یاد آتی ہے جہاں ہم نے مشترکہ طور پر ریاست میں مختلف النوع کینسر ہسپتالوں کو افتتاح کیا تھا۔ اپنے کلمات میں اس وقت انہوں نے زور دے کر کہا تھا کہ وہ اپنے زندگی کے تمامی سالوں کو حفظانِ صحت کے لیے وقف کرنے کے خواہش مند ہیں۔ صحت اور کینسر کے معالجے کو لائق رسائی اور قابل استطاعت بنانے کی ان کی کوششوں کی جڑیں اس گہری دردمندی میں مضمر تھیں جو وہ اس مرض سے جوجھ رہے افراد کے تئیں رکھتے تھے۔ انہیں اس بات کا یقین تھا کہ ایک مبنی بر انصاف معاشرہ وہ ہوتا ہے جو اپنے سب سے خستہ حال طبقے کی حمایت میں کھڑا ہوتا ہے۔ آج ہم جب انہیں یاد کرتے ہیں تو ہمیں اس معاشرے کی یاد آتی ہے جس کی تصوریت ان کے ذہن میں تھی جہاں کاروبار بھلائی کی ایک قوت کے طور پر خدمت انجام دے۔ جہاں ہر کس و ناکس کے مضمرات کی قدر ہو اور جہاں ترقی کا تعین سب کی خیر و عافیت اور مسرت کے پیمانے پر ممکن ہو۔ وہ ان زندگیوں میں زندہ ہیں جن کو انہوں نے چھوا اور وہ خواب جو انہوں نے دیکھے اور پروان چڑھائے۔ پیڑھیاں ان کے تئیں احسان مند ہوں گی جب وہ یہ محسوس کریں گی کہ انہوں نے بھارت کو بہتر، مبنی بر رحم دلی اور مزید امید کا حامل مقام بنایا۔

☆☆☆☆

امریکہ الیکشن: ٹرمپ کی دوبارہ جیت پر مختلف سربراہان مملکت کے ردعمل کے کیا معنی ہیں؟

ڈونالڈ ٹرمپ کی جیت پر دنیا بھر کے رہنماؤں کے پیغامات اس جانب اشارہ کرتے ہیں کہ آنے والے برسوں میں دنیا کس سمت جاسکتی ہے

شروتی شرما

امریکہ میں ایک بار پھر ڈونالڈ ٹرمپ کی سرکار ہے۔ 6 جنوری 2020 کے بعد ایسا لگ رہا تھا کہ دنیا کے سب سے طاقتور ملک میں ٹرمپ کا سیاسی سورج ہمیشہ کے لیے غروب ہوگیا ہے۔ ٹرمپ کی شکست کے بعد ریپبلکن پارٹی کے شدت پسند حامیوں کی کیپیٹل بلڈنگ کے اندر ہنگامہ آرائی کو امریکہ کی تاریخ کا سیاہ ترین دن قرار دیا گیا۔ کسی نے بھی سوچا نہیں تھا کہ ٹرمپ کو اب ملک کے اعلیٰ ترین عہدے کی امیدواری کا موقع ملے گا۔ لیکن امریکہ میں ریپبلک پارٹی دوبارہ برسراقتدار آگئی ہے، ایک بار پھر ملک کی کمان ٹرمپ کے ہاتھوں میں ہے۔ امریکہ میں 5 نومبر کو انتخابات ہوئے۔ جیت کے لیے 270 کا ہندسہ درکار تھا، ٹرمپ کو 295 جبکہ ڈیموکریٹ امیدوار کملا ہیرس کو 226 سیٹیں ملیں۔ امریکہ کا الیکشن اس بار اس لحاظ سے اہم تھا کہ یہ عالمی امن کی سمت کا تعین کرسکتا ہے۔ انتخابات کے نتائج روس، یوکرین، اسرائیل، فلسطین سمیت مشرق وسطیٰ کی موجودہ صورتحال کو متاثر کرسکتے ہیں۔ ٹرمپ کی جیت پر دنیا بھر کے رہنماؤں کے پیغامات اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ آنے والے سالوں میں دنیا کس سمت جا سکتی ہے۔

ٹرمپ کی جیت پر کس نے کیا کہا؟

ٹرمپ کی جیت کے بعد دنیا بھر کے رہنما انہیں مبارکباد دے رہے ہیں۔ ہندوستان کے وزیر اعظم نریندر مودی کے لیے ٹرمپ کی جیت اچھی خبر ہے۔ پی ایم مودی ٹرمپ کو اپنا دوست کہتے ہیں، وہیں امریکہ کے نو منتخب صدر بھی اکثر پی ایم مودی کی تعریف کرتے ہیں اور انہیں اپنا دوست کہتے ہیں۔ ٹرمپ کی جیت کے بعد پی ایم مودی نے ایکس پر ایک پوسٹ میں لکھا، 'میرے دوست ڈونالڈ ٹرمپ کو ان کی تاریخی انتخابی جیت پر دلی مبارکباد۔ جیسا کہ آپ اپنی پچھلی میعاد کی حصولیابیوں کو آگے بڑھائیں گے، میں ہندوستان اور امریکہ کی عالمی اور اسٹریٹجک شراکت داری کو مزید مضبوط بنانے کے لیے اپنے باہمی تعاون کی تجدید کے لیے پرجوش ہوں۔ آئیے ......ہم مل کر اپنے لوگوں کی بھلائی اور عالمی امن، استحکام اور خوشحالی کے لیے کام کریں۔'

اس کے بعد پی ایم مودی نے ایک اور پوسٹ میں بتایا کہ انہوں نے ٹرمپ کو فون کرکے ان کی جیت پر مبارکباد دی۔ مودی نے لکھا، 'میرے دوست ٹرمپ کے ساتھ اچھی بات ہوئی، انہیں ان کی شاندار جیت پر مبارکباد دی۔ ٹکنالوجی، دفاع، توانائی، خلائی اور دیگر کئی شعبوں میں ہندوستان-امریکہ تعلقات کو مزید مستحکم کرنے کے لیے ایک بار پھر مل کر کام کرنے کو لے کر پر جوش ہوں۔' ٹرمپ کی جیت ہندوستان اور پی ایم مودی کے لیے اس لیے بھی اہم ہے کیونکہ اس کا براہ راست اثر ہندوستان کی خارجہ پالیسی پر پڑ سکتا ہے۔ ٹرمپ کے گزشتہ دور حکومت میں روس کے تئیں ان کے رویہ کو دیکھتے ہوئے یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ روس کے ساتھ ہندوستان کے مضبوط تعلقات کی وجہ سے امریکہ کو کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔

واضح ہو کہ اس سال نریندر مودی کی روسی صدر پوتن سے ملاقات امریکی صدر جو بائیڈن کو ناگوار گزری تھی۔ دوسری جانب یہ قیاس کیا جا رہا ہے کہ ٹرمپ کے دور حکومت میں امریکہ کینیڈا اور ہندوستان تنازعہ کے حوالے سے کینیڈا کے ساتھ اتنی مضبوطی سے نہیں کھڑا ہو گا۔' تاہم ٹرمپ کی جیت کے بعد کینیڈا کے وزیر اعظم جسٹن ٹروڈو نے ٹوئٹ کرتے ہوئے ٹرمپ کو مبارکباد دی اور لکھا کہ 'ڈونالڈ ٹرمپ کو امریکہ کا صدر منتخب ہونے پر مبارکباد۔ کینیڈا اور امریکہ کی دوستی دنیا کے لیے باعث رشک' ہے۔ صدر ٹرمپ اور میں اپنے دونوں ملکوں کے لیے زیادہ سے زیادہ مواقع، خوشحالی اور سلامتی کے لیے مل کر کام کریں گے۔'

ماضی میں دیکھا جائے تو ٹرمپ اور ٹروڈو کے تعلقات خوشگوار نظر نہیں آتے۔ ایک وقت میں ٹرمپ نے ٹروڈو کو 'شدت پسند لیفٹننٹ سنکی' کہا تھا۔ اور سال 2019 میں ناٹو رہنماؤں کے اجلاس میں کینیڈین وزیر اعظم ٹرمپ کا مذاق اڑاتے نظر آئے تھے۔ ہندوستان اس بات پر نظر رکھے گا کہ ٹرمپ اپنی دوسری میعاد کے دوران کینیڈا کے ساتھ اپنے تعلقات کیسے برقرار رکھتے ہیں۔ ڈونالڈ ٹرمپ کو جیت پر مبارکباد دیتے ہوئے اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو نے ایکس پر لکھا، 'تاریخ کی سب سے بڑی واپسی پر مبارکباد۔ وہائٹ ہاؤس میں آپ کی تاریخی واپسی امریکہ کے لیے ایک نئی شروعات اور اسرائیل اور امریکہ کے عظیم اتحاد کے لیے ایک مضبوط عزم فراہم کرے گی۔ یہ ایک بہت بڑی فتح ہے۔'

فلسطین پر مسلسل حملے کرتا اسرائیل ایران اور مشرق وسطی کے دیگر ممالک کے ساتھ جنگ کے دہانے پر ہے۔ جو بائیڈن کی قیادت میں امریکی حکومت نے ہمیشہ اسرائیل کی حمایت کی ہے، لیکن نیتن یاہو کے ساتھ بائیڈن کے تعلقات اتار چڑھاؤ سے بھرے رہے ہیں۔ فلسطینی شہریوں کے مصائب کا حوالہ دیتے ہوئے بائیڈن نے دھمکی دی تھی کہ اسرائیل کو امریکہ سے مل رہی فوجی امداد کو کم کردے گا۔ بائیڈن حکومت نے اسرائیل کو ایک خط بھیج کر مطالبہ کیا تھا کہ وہ اگلے 30 دنوں کے اندر غزہ میں انسانی صورتحال کو بہتر بنانے کے لیے اقدامات کرے، بصورت دیگر وہ غیر ملکی فوجی امداد کو کنٹرول کرنے والے امریکی قوانین کی خلاف ورزی کا جوکھم اٹھائے گا اور امریکی کی جانب سے دی جا رہی فوجی مدد خطرے میں پڑ سکتی ہیں۔ ایسے میں نیتن یاہو کو اپنے پرانے اتحادی کی اقتدار میں واپسی سے مثبت توقعات ہوں گی۔ ٹرمپ ایران اور فلسطین کے معاملے میں اسرائیل کے ساتھ مضبوطی سے کھڑے نظر آ سکتے ہیں۔ اس کا براہ راست اثر مشرق وسطی کی موجودہ صورتحال پر پڑ سکتا ہے۔

روس یوکرین جنگ

ڈونالڈ ٹرمپ کی واپسی کا سب سے زیادہ اثر روس یوکرین جنگ پر پڑ سکتا ہے۔ امریکی اقتدار میں تبدیلی یوکرین کے لیے تشویش کا باعث بن سکتی ہے۔ اس بات کے امکانات ہیں کہ ٹرمپ روس کے ساتھ امن مذاکرات پر اصرار کریں گے، اور یوکرین کو دی جانے والی مالی اور فوجی امداد میں کمی کر دیں گے۔ تاہم، ٹرمپ کی جیت کے بعد یوکرین کے صدر ولادیمیر زیلنسکی نے انہیں مبارکباد دینے میں وقت ضائع نہیں کیا، انہوں نے ایکس پر ایک طویل پوسٹ لکھ کر ٹرمپ کو مبارکباد دی۔ عالمی امن کے لیے ٹرمپ کے 'عزم' کا ذکر کیا، اور اس سال کے شروع میں ان کے ساتھ اپنی ملاقات کا ذکر کیا، جہاں انہوں نے ٹرمپ سے یوکرین-امریکہ کی شراکت داری اور یوکرین پر روس کے حملے کو ختم کرنے کے بارے میں بات کی تھی۔

ایک اور پوسٹ میں زیلنسکی نے کہا کہ انہوں نے ٹرمپ کو فون کیا اور ان کی جیت پر مبارکباد دی۔ نارتھ اٹلانٹک ملٹری الائنس (ناٹو) کے سکریٹری جنرل مارک روٹ نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا، میں نے ڈونالڈ ٹرمپ کو صدر منتخب ہونے پر مبارکباد دی۔ ان کی قیادت ایک بار پھر ہمارے اتحاد (ناٹو) کو مضبوط بنائے رکھنے میں اہم کردار ادا کرے گی۔ میں ان کے ساتھ کام کرنے کے لیے پرجوش ہوں۔' تاہم، اپنی پہلی مدت کے دوران ٹرمپ ناٹو کے سخت ناقد تھے، اور اس کے دیگر ارکان پر امریکہ پر بہت زیادہ انحصار کرنے کا الزام لگایا تھا۔ اس سال کے شروع میں انہوں نے کہا تھا کہ امریکہ ناٹو کے ان ارکان کا دفاع نہیں کرے گا جو دفاعی اخراجات کے اہداف کو پورا نہیں کرتے۔ اے پی نیوز کے مطابق، ٹرمپ چاہتے ہیں کہ یورپی اتحادی امریکہ پر انحصار کم کرتے ہوئے اپنے فوجی اخراجات میں اضافہ کریں۔

ٹرمپ کو مبارکباد دیتے ہوئے برطانوی وزیر اعظم کیئر اسٹارمر نے کہا، 'نو منتخب صدر ٹرمپ کو ان کی تاریخی انتخابی جیت پر مبارکباد۔ میں آنے والے سالوں میں آپ کے ساتھ کام کرنے کے لیے پرجوش ہوں۔ قریبی اتحادیوں کے طور پر، ہم آزادی اور جمہوریت کی اپنی مشترکہ اقدار کے دفاع میں کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ یوکے اور یو ایس تعلقات آنے والے سالوں تک بحر اوقیانوس کے دونوں اطراف میں ترقی کرتے رہیں گے۔' بنگلہ دیش کی عبوری حکومت کے چیف ایڈوائزر محمد یونس نے بدھ (6 نومبر) کو ڈونالڈ ٹرمپ کو امریکی صدارتی انتخابات میں کامیابی پر مبارکباد دی۔ یونس نے ایک خط میں کہا، 'بنگلہ دیش اور امریکہ کئی شعبوں میں دوستی اور تعاون کی ایک طویل تاریخ رکھتے ہیں۔ یونس نے اپنے خط میں کہا، 'ایک پرامن اور جامع معاشرے کے لیے ہمارے عزم کے مطابق، بنگلہ دیش کی حکومت اور اس کے امن پسند لوگ امن، ہم آہنگی، استحکام اور خوشحالی کے لیے عالمی مسائل سے نمٹنے کے لیے آپ کی کوششوں میں آپ کے ساتھ شراکت اور تعاون کے لیے منتظر ہیں۔'

واضح ہو کہ امریکی صدارتی انتخابات سے چند روز قبل 31 اکتوبر کو ٹرمپ نے ایکس پر ایک طویل پوسٹ میں بنگلہ دیش میں اقلیتوں پر ہو رہے حملوں کی مذمت کی تھی۔ ٹرمپ کا یہ تبصرہ بین الاقوامی امور پر ان کے چند تبصروں میں سے ایک تھا۔

ٹرمپ نے لکھا تھا، 'میں بنگلہ دیش میں ہندوؤں، عیسائیوں اور دیگر اقلیتوں کے خلاف وحشیانہ تشدد کی شدید مذمت کرتا ہوں، جن پر ہجوم کے ذریعے حملہ اور لوٹ مار کی جا رہی ہے۔ یہ صورتحال مکمل انارکی کی حالت ہے۔' ٹرمپ مزید لکھتے ہیں، 'یہ میری نگرانی میں کبھی نہیں ہوتا۔ کملا اور جو بائیڈن نے پوری دنیا اور امریکہ میں ہندوؤں کو نظر انداز کیا ہے۔'☆☆☆☆

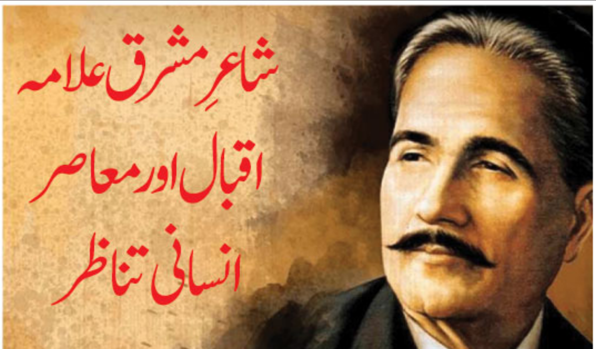

مبین مرزا

اردو کے تنقیدی باب کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے یہ بات پوری ذمہ داری سے کہی جاسکتی ہے کہ جن زاویہ ہائے نگاہ، جیسے موضوعات اور جن تناظرات میں کلامِ اقبال کا مطالعہ کیا گیا ہے، بلاشبہ اردو کے کسی دوسرے شاعر کا نہیں ہوا۔ یقیناً اس کا سبب اقبال کے حرفِ سخن اور اس کے معجزۂ فن کی نمود ہے۔ دل چسپ بات یہ ہے کہ اس کے باوجود آج بھی اگر کوئی اک ذرا توجہ سے شعر و فکرِ اقبال پر نگاہ ڈالے تو اُسے کچھ ایسے نکات بہرحال فراہم ہوجاتے ہیں جو اس کی تفہیم کے نئے پہلو اجاگر کرتے ہیں۔ اس میں کہیں عصرِ حاضر کے افکار و نظریات سیاق فراہم کرتے ہیں تو کہیں تہذیب و تمدن کے تصورات۔ یہی وجہ ہے کہ اقبال کی شاعری اور افکار آج بھی اپنے مطالعے کا جواز رکھتے ہیں۔ یوں تو اسے سخنِ اقبال کی بلند اقبالی ہی کہا جائے گا کہ مختلف نظریات اور خیالات سے تعلق رکھنے والے افراد اپنے اپنے زاویہ ہائے نگاہ سے اس کا مطالعہ کرنے کے بعد نہ صرف شادکام رہتے ہیں، بلکہ اپنے فکر و خیال کی تصدیق و تائید کے لیے انھیں یہاں سے حوالے اور مثالیں بھی میسر آجاتی ہیں۔ چناں چہ ہم دیکھتے ہیں، وہ اہلِ مذہب ہوں یا انقلابی، قوم پرست ہوں یا سماجی و معاشی مساوات کے داعی، تہذیب کے خوگر ہوں یا آزادیِ انساں کا نعرہ لگانے والے، فطرت پسند ہوں یا خودی کے پرستار، فلسفہ و حکمت کے جویا ہوں یا لطفِ زبان و بیاں کے رسیا اقبال کے یہاں سبھی کو تسکین و طمانیت کا سامان حسبِ مراد میسر آجاتا ہے۔ اب یہ ایک الگ موضوعِ مطالعہ ہے کہ نگاہِ غائر سے دیکھا جائے، اس سہولت کا اہتمام اقبال نے کیا ہے یا پھر ان شارحین نے جو اقبال کا مطالعہ ادراک و بصیرت کے لیے نہیں کرتے، بلکہ ان کے اشعار کی من مانی تشریح و تفسیر سے اپنا کام چلانے کی فکر میں رہتے ہیں۔ تاہم واقعہ یہ ہے کہ بڑے تخلیق کار کے مطالعے اور افکار کی تفہیم کے جو بنیادی اصول ہیں، اُن میں ایک یہ بھی ہے کہ وقت کے بدلتے ہوئے تناظر میں پیدا ہونے والے سوالوں اور انسانی صورتِ حال کے سیاق میں اس کو دیکھا جائے۔ اس طرح نئے عہد اور اس کے انسانی تجربہ و احساس کی دنیا سے اُس کے تعلق کی نوعیت ہی واضح نہیں ہوتی، بلکہ تہذیب و سماج کے لیے بقا اور استحکام کے حوالے سے اُس کے نکتۂ نظر کو دیکھنے اور سمجھنے کا زاویہ بھی فراہم ہوتا ہے۔ اقبال اردو کی شعری تہذیب کے ایسے ہی بنیادی تخلیق کاروں اور اہلِ دانش میں اپنی ایک خاص وضع اور اہمیت رکھتے ہیں جنھیں اس دور کے تقاضوں اور حالات و مسائل کی روشنی میں ایک بار پھر اٹھا کر دیکھا جائے۔

یہ تقاضا کتنا برمحل ہے اور اس کی نوعیت و اہمیت کیا ہے، اس کا اندازہ محض ایک بات سے کیا جاسکتا ہے۔ وہ یہ کہ اقبال نے اپنے شعر و سخن میں جن سیاسی افکار اور تہذیبی تصورات کو زمان و مکاں کے بدلتے ہوئے دائروں میں دیکھنے کی کوشش کی ہے اور ان سے جس نوع کے نتائج مرتب کیے ہیں اُن کی روشنی میں اس اکیس ویں صدی کے اوّلین ربع میں عالمی سطح پر پیدا ہونے والی سماجی، جغرافیائی، سیاسی اور حربی تبدیلیوں کے پس منظر میں کام کرنے والے محرکات کا نہ صرف تعین ہوتا ہے بلکہ اُن کی غایت اور حقیقت کا پردہ بھی چاک ہوجاتا ہے۔ مسئلہ اصل میں یہ ہے کہ اقبال کے یہاں نظریات ہیں، افکار ہیں، زمان و مکاں، تہذیب و تمدن، بقا و ارتقا، انہدام و زوال کے تصورات ہیں، تشبیہات و استعارات کا ایک وسیع نگارخانہ ہے، اسلوبیات اور لفظیات کا نظام ہے، لہجہ ہے، انداز ہے، تیور ہیں غرضے کہ وہ سب کچھ ہے جو ایک بڑے شاعر کے یہاں ملتا ہے یا اس کی اثر آفرینی اور فسوں کاری کو قائم کرنے کے لیے درکار ہوتا ہے۔ یہ سب چیزیں مختلف پڑھنے والوں پر اپنے اپنے انداز اور تناسب سے اثر کرتی ہیں۔ کوئی فکر و فلسفہ کی داد دیتا ہے تو کوئی زبان و بیاں کی، کوئی لہجے کا قتیل ہوتا ہے تو کوئی گھن گرج پر فریفتہ۔ تاہم اگر آپ نتیجہ مجموعی صورت میں دیکھنا چاہیں تو بس وہ یہ نکلتا ہے کہ پڑھنے یا سننے والا اقبال کا قائل ہے۔

چناں چہ اقبال کی شاعری کا سب سے نمایاں وصف یہ نکلا کہ وہ قائل کرلیتی ہے، اگر کوئی ان کے افکار و تصورات، اسلوب و آہنگ اور مزاج و احساس کو اس طرح سمجھنا چاہتا ہے کہ اُن کے تخلیقی عمل کی کنہ تک پہنچے اور اُن کے فکری نظام اور جمالیاتی تجربے کو تہ در تہ کھول کر دیکھ سکے تو اسے لامحالہ اُس مرکز تک پہنچنا ہوگا جہاں سے یہ اکھوا پھوٹا اور سخنِ اقبال میں رنگ و نور کی شعاعوں کی صورت ظہور کرتا ہے۔ اب ایک بات تو یہ ہے کہ اقبال جیسے ایک بڑے شاعر کا مقام و مرتبہ اور اُس کے فن کی قدر و منزلت کا تعین اُن تصورات کی تشکیل اور سوالات کے جوابات پر منحصر ہوتا ہے جو اس جہان رنگ و بو میں انسان کی حیثیت اور کائنات اور خالقِ کائنات سے اُس کے رشتے کی بابت تخلیقی سطح پر اس کے یہاں اظہار پاتے ہیں۔

یہ سوالات اُس شاعر کے یہاں انسانی وجود اور اس کی روح کے رشتے، کائنات میں اس کی زندگی کی معنویت اور اس کی تقدیر کی نوعیت اور حقیقت کا تعین کرتے ہیں۔ چوں کہ ہر بڑا شاعر اپنا ایک تہذیبی سیاق رکھتا ہے، اس لیے اُس کے فن کی صورت گری کرنے والے تصورات و سوالات اسی سیاق میں مرتب ہوتے ہیں۔ اس کے عہد تک تہذیب کے سفر، اسے پیش آنے والے حالات اور آئندہ کے امکانات کا نقشہ بھی اسی سیاق میں ترتیب پاتا اور اسی سے اپنے لیے معنی اخذ کرتا ہے۔ یہی نہیں، بلکہ اسی معنویت کے تناظر میں شاعر کے پیش کردہ تصورات و سوالات اس کی تہذیب کو ایک نئے تاریخی تناظر میں استحکام فراہم کرتے ہیں اور اس کی اقدار کے فروغ کا ذریعہ بنتے ہیں۔ دوسرے وہ پہلو بھی نہایت غور طلب ہیں جس کی طرف آغاز میں اشارہ کیا گیا کہ وقت کے تغیرات کے زیرِ اثر تہذیب، سماج اور ان کے سیاسی و اخلاقی منظرنامے میں جو تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں، دیکھا جائے کہ بڑے تخلیق کار کے فن اور نگارشات میں ان کی بابت کیا کوئی اشارات میسر آتے ہیں اور اگر آتے ہیں تو اُن کی نوعیت کیا ہے، وہ انسانی احوال کو سمجھنے میں کیا مدد دیتے ہیں اور شعور عصر کی تفہیم کا کون سا رخ سامنے لاتے ہیں۔ یہ سب پہلو اگرچہ بڑے تخلیق کار کے یہاں اپنی تہذیب اور مظاہر و احوال کی نسبت سے بیان ہوتے ہیں، لیکن ایک وسیع دائرے میں ان کا اطلاق پوری انسانی صورتِ حال پر ہوتا ہے۔

اس کی ایک وجہ یہ ہے بادی النظر میں ان تصورات اور سوالات کا متن شاعر کے تخلیقی بیانیے میں سامنے آتا ہے، یعنی وہ بہ ظاہر انفرادی شعور و احساس کا زائیدہ ہوتا ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ ساری انفرادیت کے باوجود بڑے شاعر کی آواز کو محض ایک ذاتی یا شخصی کلامیہ نہیں سمجھنا چاہیے، بلکہ اُس کے تخلیقی بیانیے کے پس منظر میں روحِ عصر اور تہذیبی ضمیر کی گونج بھی لازماً موجود ہوتی ہے۔ لہٰذا وہ جن تصورات کی تشکیل اور جن سوالات کے جوابات کی جستجو کرتا ہے، وہ ایک طرف اُس کی اپنی تہذیب کی فی نفسہٖ نقش گری کا عمل ہے جو ایک زمانی دائرے میں اُس کے لیے سامانِ بقا کی صورت میں وقوع پذیر ہوتا ہے تو دوسری طرف اس میں انسانی احوال، مسائل اور حقائق کی وہ بازگشت بھی موجود ہوتی ہے جو پوری نوعِ انسانی کی روح کی کیفیت بیان کرتی ہے۔ بنیادی اصولوں، معیارات، حقائق اور ضوابط کے حوالے سے تو بے شک تبدل کا کوئی نشان نہیں ابھرتا، لیکن دیکھا گیا ہے کہ تہذیبوں پر گزرنے والے مختلف زمانوں میں یہ عمل نہ صرف یہ کہ اپنی بقا کے مختلف مراحل میں صوری و معنوی تغیرات سے ہم کنار ہوتا رہتا ہے، بلکہ زمانے کی تبدیلی کے ساتھ اس کا لحن، اسلوب اور منہاج بھی کسی حد تک بدل جاتا ہے۔ اس حقیقت کا مشاہدہ و مطالعہ فارسی شاعری میں سعدی، رومی، جامی، عراقی اور حافظ کے کلام میں اور اُدھر انگریزی میں چوسر، شیکسپیئر، ملٹن، جون ڈن، ورڈز ورتھ، بائرن، کیٹس، براؤننگ اور ایلیٹ وغیرہم کے تخلیقی بیانیے میں صراحت سے کیا جاسکتا ہے۔ اس نوع کے مطالعے کے لیے اردو کی ایسی ہائر آرکی میں جن شاعروں کو ملحوظِ خاطر رکھا جائے گا ان میں اب تک آخری بڑا شاعر اقبال ہے۔

ایک بڑے شاعر کا مطالعہ کرتے ہوئے ذہن کو کشادہ اور غیر متعصب رکھنا ضروری ہوتا ہے، تاکہ اُس کے خیالات یا نکاتِ سخن ذرا سہولت کے ساتھ اور وسیع تناظر میں روشن ہوسکیں، لیکن اقبال کے سلسلے میں یہ ضرورت کچھ سوا ہوجاتی ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ اقبال کے ساتھ پہلے ہی سے بہت سے سابقے اور لاحقے جوڑ لیے گئے ہیں، مثلاً حکیم الامت، شاعرِ مشرق، مصورِ قوم، روایت و تہذیب کا نقیب، انسانی اقدار کا علم بردار، مفکرِ اسلام، ترجمانِ حقیقت، مردِ خود آگاہ، پیغمبرِ حیات وغیرہ۔ اِدھر آپ اقبال کا نام لیجیے، اور اُدھر یہ سابقے لاحقے آپ کے ذہن میں آنے لگتے ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ اقبال کا ذکر کرتے ہوئے ہماری تنقید نے ان سب کو اس طرح اور اتنی بار دُہرایا ہے کہ اب یہ اُن کے ساتھ پیوست ہوکر رہ گئے ہیں۔ بات صرف یہاں بھی ختم نہیں ہوتی۔ مسئلہ اس کے بعد یہ پیش آتا ہے کہ ان عنوانات کے تحت اقبال پر جو مطالعات مرتب کیے جاتے ہیں، وہ حتمی اور فیصلہ کن بیانات سے لبالب چھلکتے ہوئے ملتے ہیں اور ساتھ ہی اُن میں حوالوں اور مثالوں کا انبار بھی ہوتا ہے۔ مسئلہ پھر یہ ہوتا ہے کہ بار بار کے دیے گئے حوالوں اور دُہرائی گئی مثالوں کو ان کے معروف اور مروّجہ سیاق و سباق سے نکال کر نئے تناظر میں رکھنا اور نئی جہت اور نئے مفہوم کا تعین کرنا سہل نہیں رہتا، لیکن اگر آپ اقبال جیسے شاعر کو معمول کے ڈھرے سے ہٹ کر دیکھنا، پڑھنا اور سمجھنا چاہتے ہیں تو اس کے سوا کوئی چارۂ کار نہیں کہ آپ اپنا context خود بنائیں اور اس کے توسط سے مطالعے کا نیا پیراڈائم قائم کریں۔ مثال کے طور پر اس نئے منظرنامے میں جو اکیس ویں صدی ہمارے سامنے لاتی ہے، آپ محض دو چیزوں کو پیشِ نظر رکھ لیجیے۔ اقبال نے کہا تھا:

ہے دل کے لیے موت مشینوں کی حکومت
احساسِ مروّت کو کچل دیتے ہیں آلات

اکیس ویں صدی میں ٹیکنولوجی کی بے حساب اور ہوش رُبا ترقی نے ہمیں یہ صورتِ حال واضح طور پر دکھا اور سمجھا دی ہے کہ اس ترقی کے اثرات نے انسانی احساس کی دنیا میں وہ تبدیلی پیدا کی ہے جس کا اس سے پہلے تصور بھی نہیں کیا جاسکتا ہے۔ ہر طرح کی پابندی سے آزاد اس ترقی نے ان سارے معاشروں کو جن میں روایت، تہذیب، اخلاق اور سماج کی قدریں مؤثر تھیں جو نقصان پہنچایا ہے، اس کا فی الوقت درست اندازہ تک نہیں لگایا جاسکتا۔ آج ایسے سب معاشروں کی کم و بیش کایا کلپ ہوچکی ہے، ان کی بنیادیں ہل گئی ہیں اور وہ ایک ایسے انہدام سے دوچار ہیں جس کے تحت زندگی، موت، انسانی رشتے، باہمی رواداری، حلال حرام، نیک بد، سچ جھوٹ اور صغریٰ کبریٰ جیسے بنیادی تصورات بدل کر رہ گئے ہیں یا بہت تیزی سے بدلتے چلے جارہے ہیں۔ یہ صورتِ حال صرف پس ماندہ یا ترقی پذیر اقوام اور تہذیبوں کو درپیش نہیں ہے، بلکہ اس کی زد میں آج چین، جاپان اور جرمنی جیسے ممالک اور معاشرے بھی آئے ہوئے ہیں جو کبھی اپنی تہذیب و اقدار کے سخت پابند اور اُن پر بہت نازاں رہے ہیں۔ آج اُن کا بھی سماجی و اخلاقی نقشہ کچھ سے کچھ ہوچکا ہے۔ باہمی انسانی صورتِ حال کی نوعیت اس درجہ بدل چکی ہے کہ آج اُن چیزوں کے بارے میں رویہ ہی کچھ اور ہے جو کل تک ربطِ انسانی کا لازمہ خیال کی جاتی تھیں۔ اقبال نے کہا تھا:

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
نیل کے ساحل سے لے کر تابہ خاکِ کاشغر

ذرا ایک لمحے کے لیے اس رُبع صدی میں افغانستان، عراق، ایران، مصر اور شام کے بعد اب کشمیر اور فلسطین کی صورتِ حال پر نظر ڈال کر سوچیے کہ یہ جو ایک ایک کرکے اسلامی ممالک کی تباہی اور رسوائی کا منظر ابھر رہا ہے، کیا اس کا سبب استعماری قوتوں کے صرف اور صرف جغرافیائی عزائم ہیں یا ان سب اقدامات کا بنیادی مقصد کچھ اور ہے؟ جی ہاں، یقیناً کچھ اور ہے۔ جنگ و جدل، سفاکی، بربریت، بے حسی اور انسانی حسیت کی نفی کے یہ سب مناظر واشگاف الفاظ میں اس امر کا اعلان کرتے ہیں کہ یہ سب کچھ محض سیاسی اور جغرافیائی حاصلات کے لیے نہیں ہے، بلکہ اس کے عقب میں اصل محرکات اور اہداف کچھ اور ہیں۔ سادہ سے لفظوں میں بات کی وضاحت کے لیے کہا جاسکتا ہے کہ اس سب کا ایک مقصد اس تصور کو ہی ختم کرنا ہے جو انسان کو دنیا کی مادی اشیا سے اٹھا کر غیر مادی، لافانی اور روحانی حقائق سے جوڑتا ہے اور انسانی زندگی کے کچھ اور معنی پر بھی اصرار کرتا ہے۔☆

مضمون مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی، وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید

Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

اقبال کا بین علومی مطالعہ

علامہ اقبال بین علومی مطالعہ کے قائل تھے،ان کا نظریہ واضح تھا کہ جب تک کسی ادیب وفنکار کا مطالعہ وسیع نہیں ہوگا اس وقت تک اس کے فکر ونظر میں گہرائی وگیرائی پیدا نہیں ہوسکتی۔یہی وجہ ہے کہ علامہ اقبال کی ذاتی لائبریری میں مختلف زبانوں کی کتابوں کی اچھی خاصی تعداد تھی،بالخصوص مغربی مفکرین کی سیکڑوں کتابیں بہ زبان انگریزی موجود تھیں۔حکمت،طب،فلسفہ،معاشیات،اقتصادیات،سیاسیات،مذہبیات اور تہذیب وتمدن پر مبنی سیکڑوں کتابیں ان کے مطالعے میں رہیں۔

عالمی یوم اردو پر خصوصی مضمون

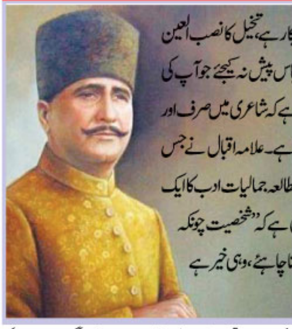

"علامہ اقبال شاعری اور منطقی صداقت کے متعلق لکھتے ہیں کہ "شاعری میں منطقی سچائی کی تلاش بالکل بیکار ہے،تخیل کا نصب العین حسن ہے نہ کہ سچائی۔اس لئے کسی فنکار کی عظمت کو ظاہر کرنے کیلئے اس کی تخلیقات میں سے وہ ایک اقتباس پیش نہ کیجئے جو آپ کی رائے میں سائنسی حقائق پر مشتمل ہو۔"ظاہر ہے کہ اس اقتباس کے مطالعے سے یہ حقیقت تو واضح ہوجاتی ہے کہ شاعری میں صرف اور صرف حقیقت کو عمل دخل نہیں بلکہ شاعر کا تخیل اور اس کا جمالیاتی حس اس کے فن کے حسن کو دوبالا کردیتا ہے۔علامہ اقبال نے جس حقیقت کو چند جملوں میں پیش کیا تھا پروفیسر شکیل الرحمان نے اسی بنیاد پر درجنوں کتابیں لکھ دیں اور اب مطالعہ جمالیات ادب کا ایک الگ باب بن چکا ہے۔شخصی بقائے دوام کے متعلق علامہ اقبال کی یہ بات بھی ہمیشہ گرہ میں باندھ رکھنے کی ہے کہ "شخصیت چونکہ انسان کا عظیم ترین سرمایہ ہے،اس لئے خیر کو قطعی سمجھنا چاہئے۔اسے ہمارے اعمال کی قدر وقیمت کا معیار ہونا چاہئے،وہی خیر ہے جو ہمیں شخصیت کا شعور بخشتا ہو،وہی شر ہے جو شخصیت کو کچلنے اور بالآخر اس کو نابود کرنے کا میلان رکھتا ہو۔"

ڈاکٹر مشتاق احمد

ایک عظیم شخصیت کی سب سے بڑی پہچان یہ ہوتی ہے کہ ان کے افکار ونظریات کے اقرار واعتراف کا دائرہ تغیر زمانہ کے ساتھ ساتھ مزید وسیع تر ہوتا چلا جاتا ہے اور اس شخصیت کے نکتہ چین بھی اس حقیقت کو قبول کرنے پر مجبور ہوتے ہیں کہ ان کا نظریہ حیات وفن ان کے پیش رووں اور ہم عصروں سے منفرد ہے۔ اقبال کے نظام فکر ونظر کے مطالعے کے بعد یہ مسلمہ حقیقت عیاں ہوجاتی ہے کہ ان کا تصور زیست ابدی ہے۔یہی وجہ ہے کہ ادبیات عالم کی جن چند شخصیات کے فکری اثاثے کو اسکول آف تھاٹس کی اہمیت حاصل ہوئی ہے ان میں علامہ اقبال نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ بالخصوص بیسویں صدی کے آغاز میں جن شخصیات نے دنیا کو اپنی طرف متوجہ کیا ان میں علامہ اقبال کی حیثیت ایک قطب نما کی ہے۔راقم الحروف نے اپنی کتاب "اقبالیات کی وجاحتی کتابیات" میں اس بات کی وجاحت کی ہے کہ علامہ اقبال بیسویں صدی کے ایک ایسے شاعر ومفکر ہیں جن کی فکر ونظر کا محور ومرکز قرآن ہے اور چونکہ قرآن اس روئے زمین پر آخری نسخہ کیمیا کی حیثیت سے نازل ہوا،اس لئے ان کے افکار ونظریات ہر انس وجاں کے لئے بحر فلاح وبہبود ہے۔

علامہ اقبال کے متعلق یہ بات تو ہر خاص وعام کے علم میں ہے کہ وہ علمی اعتبار سے بھی اپنے ہم عصروں میں امتیاز رکھتے تھے۔مشرقی ادب کے ساتھ ساتھ مغربی علوم وفنون میں بھی وہ یکتا ویگانہ تھے۔قیام یورپ کے دوران انہوں نے نہ صرف اپنے پیش رووں،مغربی دانشوروں ومفکروں کا عمیق مطالعہ کیا بلکہ اپنے ہم عصروں کے اثاثۂ فکر ونظر سے خوب استفادہ کیا۔چونکہ علامہ کو عربی وفارسی علوم پر دسترس حاصل تھی اس لئے مغربی دنیا کے علوم تک رسائی حاصل کرنے میں انہیں کوئی خاص مشکل پیش نہیں آئی کیوں کہ مغربی علوم وفنون کسی نہ کسی طور پر عربی اور فارسی علوم کی رہین منت تھی۔علامہ اقبال بین علومی مطالعہ کے قائل تھے،ان کا نظریہ واضح تھا کہ جب تک کسی ادیب وفنکار کا مطالعہ وسیع نہیں ہوگا اس وقت تک اس کے فکر ونظر میں گہرائی وگیرائی پیدا نہیں ہوسکتی۔یہی وجہ ہے کہ علامہ اقبال کی ذاتی لائبریری میں مختلف زبانوں کی کتابوں کی اچھی خاصی تعداد تھی،بالخصوص مغربی مفکرین کی سیکڑوں کتابیں بہ زبان انگریزی موجود تھیں۔حکمت،طب،فلسفہ،معاشیات،اقتصادیات،سیاسیات،مذہبیات اور تہذیب وتمدن پر مبنی سیکڑوں کتابیں ان کے مطالعے میں رہیں۔ہم سب اس حقیقت سے واقف ہیں کہ شاعر مشرق اور حکیم الامت کہے جانے والے شاعر علامہ اقبال کی تصنیف "علم الاقتصادیات" کی معنویت آج بھی برقرار ہے اور معاشیات کا مطالعہ کرنے والوں کیلئے مشعل راہ ہے۔

مختصر یہ کہ علامہ اقبال کی ہمہ جہت شخصیت اور ان کے افکار ونظریات تک رسائی حاصل کرنے کے لئے صرف ان کا شعری اثاثہ کافی نہیں ہے، بلکہ ان کے نثری کارناموں جن میں ان کے مکتوبات،لکچرز،ڈائری،تقاریر،تاثرات وغیرہم کا مطالعہ بھی ضروری ہے۔اس وقت میرے عنوان کا تقاضہ یہ ہے کہ میں قارئین کے حضور میں علامہ اقبال کے بین علومی نظریے کی وضاحت کروں اور اس کے لئے میں نے ان کی انگریزی میں لکھی ڈائری "STRAY REFLECTION" جس کا ترجمہ اردو میں بھی ہوچکا ہے،اس سے استفادہ کیا ہے۔ ماہر اقبالیات پروفیسر عبدالحق نے اس کا ترجمہ "بکھرے خیالات" کے نام سے کیا تھا جو 1975 میں شائع ہوا تھا،دم تحریر وہی نسخہ میرے پیش نظر ہے۔اس ڈائری کے اوراق یہ شواہد پیش کرتے ہیں کہ علامہ اقبال کا مطالعہ کتنا وسیع تھا اور وہ بین علومی مطالعے میں کتنا درک رکھتے تھے۔ پروفیسر عبدالحق صاحب نے درست ہی فرمایا ہے کہ "اس یادداشت میں اقبال کی نجی زندگی کے ذاتی خط وخال بھی نمایاں ہیں اور ان کے فکر وشعور کے ساتھ ہم آہنگ ہیں۔"(ص 17) پھر موصوف آگے لکھتے ہیں کہ بکھرے خیالات کے مطالعے سے اقبال کے ادبی نصب العین کے ساتھ ان کے مطالعے کی وسعت اور متنوع پہلوؤں کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ وہ اردو، فارسی،عربی، انگریزی اور جرمن ادبیات کے نکات کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔"(ص19) بلاشبہ اس ڈائری کے مطالعے سے یہ حقیقت تو واضح ہوجاتی ہے کہ علامہ اقبال کائناتی نظریات کے حامل تھے۔وہ کسی ایک نظریے کے مبلغ نہیں تھے بلکہ ان کا ذہن ودل کشادہ تھا،وہ دنیا کے تمام علوم وفنون سے استفادہ کرنے کے وکیل تھے اس لئے تو انہوں نے کہا تھا کہ ؎ مشرق سے ہو بیزار نہ مغرب سے حذر کر---فطرت کا اشارہ ہے کہ ہر شب کو سحر کر!

اس ڈائری میں پروفیسر عبدالحق نے ایک سو پچیس عنوانات کے تحت علامہ اقبال کے افکار ونظریات کی وضاحت کی ہے۔ظاہر ہے کہ یہ عنوانات اس ٹیکسٹ کے مطابق ہیں جو علامہ نے خود تحریر کیے تھے۔اس عہد میں ڈائری لکھنے کی ایک روایت تھی۔علامہ اقبال نے اگر اپنی ڈائری بہ زبان انگیرزی تحریر کی تو اس کا بھی واضح مقصد تھا کہ ان کے افکار ونظریات سے اہل مغرب بھی واقف ہوسکیں۔کیوں کہ نہ صرف قیام یورپ بلکہ بعد کے دنوں میں بھی ان کے روابط اہل مغرب سے قائم تھے۔اس ڈائری میں انہوں نے نہ صرف شاعری اور فلسفہ کے متعلق اپنی رائے پیش کی ہے بلکہ طرز حکومت،معاشیاتی توازن،مذہبی جنون،حب الوطنی،تاریخ، مابعد الطبعیات،شخصیات اور عامیانہ حقائق جیسے موضوعات پر بھی روشنی ڈالی ہے۔

وہ شاعری اور منطقی صداقت کے متعلق لکھتے ہیں کہ "شاعری میں منطقی سچائی کی تلاش بالکل بیکار ہے،تخیل کا نصب العین حسن ہے نہ کہ سچائی۔اس لئے کسی فنکار کی عظمت کو ظاہر کرنے کیلئے اس کی تخلیقات میں سے وہ ایک اقتباس پیش نہ کیجئے جو آپ کی رائے میں سائنسی حقائق پر مشتمل ہو۔"ظاہر ہے کہ اس اقتباس کے مطالعے سے یہ حقیقت تو واضح ہوجاتی ہے کہ شاعری میں صرف اور صرف حقیقت کو عمل دخل نہیں بلکہ شاعر کا تخیل اور اس کا جمالیاتی حس اس کے فن کے حسن کو دوبالا کردیتا ہے۔علامہ اقبال نے جس حقیقت کو چند جملوں میں پیش کیا تھا پروفیسر شکیل الرحمان نے اسی بنیاد پر درجنوں کتابیں لکھ دیں اور اب مطالعہ جمالیات ادب کا ایک الگ باب بن چکا ہے۔شخصی بقائے دوام کے متعلق علامہ اقبال کی یہ بات بھی ہمیشہ گرہ میں باندھ رکھنے کی ہے کہ "شخصیت چونکہ انسان کا عظیم ترین سرمایہ ہے،اس لئے خیر کو قطعی سمجھنا چاہئے۔اسے ہمارے اعمال کی قدر وقیمت کا معیار ہونا چاہئے،وہی خیر ہے جو ہمیں شخصیت کا شعور بخشتا ہو،وہی شر ہے جو شخصیت کو کچلنے اور بالآخر اس کو نابود کرنے کا میلان رکھتا ہو۔"(ص 59)

آج جب عدم رواداری پر قومی بحث ہورہی ہے اور مذہبی جنون کے تعلق سے طرح طرح کی رائیں پیش کی جارہی ہیں،ایسے وقت میں علامہ اقبال نے مذہبی جنون کے متعلق جو کہا تھا وہ اپنی جگہ ایک مسلمہ حقیقت ہے۔"قومیت ہمارے لئے ایک خیال محض ہے،اس کی کوئی مادی بنیاد نہیں ہے،ہمارا اجتماعی نقطہ دنیا کے چند نقطہ ہائے نظر سے ایک طرح کی ذہنی مفاہمت ہے،ہمارا تعصب اس وقت بیدار ہوتا ہے جب ہمارے مذہب کو نشانہ بنایا جاتا ہے تو میں سوچتا ہوں کہ ہم اپنے تعصب میں اسی طرح حق بجانب ہیں جیسے ایک انگریز ہے،جب اس کی تہذیب کو نشانہ تنقید بنایا جاتا ہے۔ دونوں حالتوں میں احساس ایک ہی ہے، اگرچہ دونوں مختلف مقاصد سے متعلق ہیں اور وہی حب وطن اگر مذہب کیلئے ہے تو جنون ہے اور وہی جنون اگر ملک کیلئے ہے تو حب وطن ہے۔"(ص 62)

علامہ اقبال مطالعہ تاریخ کے نہ صرف دلدادہ تھے بلکہ وہ اسے حرز جاں سمجھتے تھے۔ان کے خیال میں مطالعہ تاریخ نہ صرف تسلسل زمانہ کی دستاویز ہوتی ہے بلکہ تاریخ کے سہارے ہی ہم انسانی تہذیب وتمدن کے سرے تک پہنچتے ہیں۔ اس لئے وہ تاریخ میں ٹھوس حقائق کے حامی تھے،بلاشبہ آج ملک وسماج میں جو گمرہی ہے اس کی ایک وجہ گمراہ کن اور تعصب پر مبنی تحریر کردہ تاریخ ہی ہے۔ بالخصوص انگریزوں نے ہندوستانیوں کے درمیان 'پھوٹ ڈالو اور راج کرو' کے نسخے کو عملی صورت دینے کیلئے جو تاریخ لکھی اس کے نتائج سے ہم ہندوستانی آج تک دوچار ہورہے ہیں۔علامہ اقبال کے مطابق "تاریخ ایک طرح کی عملی اخلاقیات ہے،دوسرے علوم کی طرح اگر اخلاقیات ایک تجرباتی علم ہے تو اسے انسانی تجربات کے انکشافات پر مبنی ہونا چاہئے۔اس نقطہ نظر کے برملا اظہار سے ان لوگوں کے بھی نازک احساسات کو یقینا صدمہ پہنچے گا جو اخلاق کے معاملے میں سخت گیر ہونے کے دعویدار ہیں لیکن جن کا عوامی کردار تاریخی تعلیمات سے متعین ہوتا ہے۔"(ص 60)

علامہ اقبال نے اپنی ڈائری میں شخصیات کے متعلق بھی اظہار خیال کیا ہے جو مختصر ہوتے ہوئے بھی آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔مثلاً ہیگل کے متعلق ان کا یہ سطر دریا کو کوزے میں قید کرنے کی مانند ہے؛"ہیگل کا نظام فکر رزمیہ شعر منثور ہے۔"نطشے کے متعلق ان کی رائے غیر معمولی اہمیت کی حامل ہے۔"نطشے کا فلسفہ کم سے کم اخلاقیات کی دنیا میں یوروپی کردار کے عقلی جواز کی ایک کوشش ہے، اس کے باوجود یورپ میں عام طور پر اشرافیہ کے اس بڑے پیغمبر پر ملامت کی جاتی ہے،صرف چند ہی نے اس کی دیوانگی کے مفہوم کو سمجھا ہے۔" غالب کے متعلق علامہ اقبال کا یہ اقتباس تو دنیائے ادب میں سکہ رائج الوقت کا درجہ رکھتا ہے، یہ اور بات ہے کہ اکثر ناقدین اس اقتباس کو لکھتے وقت دیانت داری کا ثبوت نہیں دیتے،بقول علامہ اقبال،"میری نظر میں مرزا غالب فارسی شاعر کی حیثیت سے عام مسلم ادبیات میں ہم ہندوستانی مسلمانوں کا غالباً واحد مستقل اضافہ ہے۔بلاشبہ وہ ان شاعروں میں سے ایک ہے جس کا ذہن وتخیل اسے نسل وقومیت کے تنگ حدود سے بلند تر مقام پر فائز کرتا ہے۔غالب کی عظمت کا اعتراف ابھی ہونا باقی ہے۔"(ص 71) شاعری کی مقبولیت کے متعلق علامہ اقبال کی رائے اپنی جگہ مسلمہ حقیقت کی حامل ہے،انہوں نے لکھا ہے کہ "کسی نظم کی مقبولیت اس امر پر منحصر نہیں ہے کہ اس میں منطقی صداقت کی مقدار کیا ہے۔ گولڈ اسمتھ کی "ویران گاؤں" بہت زیادہ مقبول ہے لیکن پھر بھی یہ نظم سائنسی غلطیوں اور ناقص معاشی استدلال سے بھری ہوئی ہے۔"(ص 72)

ان دنوں نہ صرف برصغیر بلکہ پوری دنیا میں اقلیتوں کے تعلق سے بحث ومباحثہ ہورہا ہے۔ہندوستان میں مسلمانوں کے متعلق جب بھی ذکر ہوتا ہے تو اقلیتوں کے آئینی حقوق پر گفتگو شروع ہوتی ہے،اس کے مسائل کے حل تلاش کیے جاتے ہیں اور اس کیلئے حکومت سے منت وسماجت کی جاتی ہے لیکن علامہ اقبال کی نگاہ میں اقلیت کسی کی دست نگر کی حیثیت نہیں رکھتی۔"دنیا کی قسمت کا فیصلہ علی الخصوص اقلیتوں کے ذریعہ ہوا ہے۔تاریخ یورپ اس مقدمہ کی صداقت پر وافر دلائل رکھتی ہے، مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کا نفسیاتی سبب ہے کہ اقلیتیں کیوں تاریخ انسانی میں ایک طاقت ور عنصر رہی ہیں۔کردار ایک ایسی مخفی قوت ہے جو اقوام کی تقدیر متعین کرتا ہے اور اکثریت میں مستحکم کردار کا وجود ناممکن ہے۔یہ ایک ایسی طاقت ہے کہ جتنی زیادہ پھیلتی ہے اتنی ہی زیادہ کمزور ہوتی ہے۔"(ص 83)

اس ڈائری میں بہترے یک سطری جملے ہیں جو علامہ اقبال کی تعمیری فکر ونظر کی آئینہ دار ہیں۔ایک کامیاب انسان کے لئے ان کا یہ پیغام ازلی وابدی حقیقت کا ترجمان ہے کہ"اپنی معذوریوں کو پہچانو،اپنی صلاحیتوں کا اندازہ لگاؤ اور زندگی میں کامیابی یقینی ہے۔"اور پھر کاہلی کے متعلق ان کا یہ قول زریں "کاہل ذہن کچھ ایسی مشین ہے جو حرکت نہیں کرتی۔" پھر سیاست دانوں کے لئے ان کا یہ پیغام کہ "سچی سیاسی زندگی مطالبہ حقوق سے نہیں بلکہ ادائیگی فرض سے شروع ہوتی ہے۔"اور فن کے متعلق ان کا یہ جملہ تو اب بین اقوامی شہرت کا حامل ہے کہ "سائنس،فلسفہ،مذہب سب کے حدود ہیں،صرف فن ہی لامحدود ہے۔"

مختصر یہ کہ علامہ اقبال کی اس ڈائری کے مطالعے سے یہ حقیقت واضح ہوجاتی ہے کہ وہ بین علومی مطالعے کے دلدادہ تھے۔یہی وجہ ہے کہ ان کے افکار ونظریات بحر ذخار کی حیثیت رکھتے ہیں اور اس کا عکس ان کی شاعری اور نثری تحریروں میں دیکھنے کو ملتا ہے۔اس مختصر مضمون میں چند مثالوں کی ہی گنجائش تھی کہ طوالت کا خوف درپیش تھا لیکن جو اقتباسات ضبط تحریر میں لائے گئے ہیں اس کے مطالعے سے بھی بخوبی یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ علامہ اقبال کا ذہن آفاقی تھا،اور جسے انہوں نے اپنے بین علومی مطالعے کے ذریعہ لازوال تابنا کی بخشی تھی۔☆☆☆

موبائل:09431414586
rm.meezan@gmail.com

شاعرِ مشرق ڈاکٹر اقبال کی شخصیت،شاعری کا انداز اور اردو ادب میں ان کا مقام

محمد طارق اطہر

اس بات سے ہم بالکل آشنا ہے کہ اس عالم میں بہت سے لوگ ہے جو اپنے نام سے ہی مشہور ومعروف ہے۔اور وہ اپنے فن میں ہر ایک کام بہت خوبصورت اور بہترین انداز میں اپنا بجالائے ہیں۔انہیں فن کاروں میں ایک مشہور ومعروف فن کار علامہ اقبال ہیں جو اردو نظم میں بہت بڑی شخصیت ہے۔اور علامہ اقبال جن کو لوگ شاعر مشرق کے نام سے بھی جانتے ہیں۔علامہ اقبال کی شاعری دیگر شاعروں سے مختلف ہوتی ہے یہ اپنے شاعری کو فلاسفانہ انداز میں پیش کرتے تھے۔جس سے سننے والوں کا دل باغ باغ ہوجاتا ہے۔

ابتدائی زندگی: علامہ اقبال کی پیدائش 9 نومبر 1877 کو سیال کوٹ برطانوی ہندوستان میں ہوئی انکے والد صاحب کا نام شیخ نور محمد تھا اور آپ کی والدہ کا نام امام بیوی تھا اور انکی والدہ بہت نیک اور صالحہ خاتون تھی۔علامہ اقبال نے اپنی ابتدائی تعلیم سیالکوٹ میں کی۔جہاں انہوں نے عربی اور اردو اور فارسی کی بنایادی تعلیم حاصل کی اور پھر آپ وہاں سے لاہور تشریف لے گئے اور آپ نے پھر آپ نے لاہور سے ر سے(overnment college g) سے اعلی تعلیم حاصل کی ہے۔مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے بیرون ملک انگلینڈ اور جرمنی کا سفر کیا جہاں آپ نے فلسفہ اور ادب میں مزید مہارت حاصل کی۔پھر آپ 1905 میں مزید تعلیم کے لیے انگلستان چلے گئے اور کیمبرج یونورسٹی ٹرنٹی کالج میں داخلہ لیا۔آپ کو کچھ سال میں ہوا تھا کہ آپ نے بیرسٹر کے لئے داخلہ لیا اور آپ نے انہیں کچھ سالوں کے بعد فلسفہ میں پی ایچ ڈی کی ڈگری بھی حاصل کی۔

اقبال کی شاعری کا انداز: علامہ اقبال جو شاعر مشرق کے نام سے مشہور ہے،وہ اردو شاعری میں ایک نمایاں مقام رکھتے ہیں ساتھ ہی انہیں غزل کا امام بھی کہا جاتا ہے۔اور اس سے بھی بڑھ کر انہیں مفکر اسلام اور مصور پاکستان کے نام بھی جانا جاتا ہے۔ان کی شاعری صرف اردو ادب کو بلندیوں پر ہی نہیں پہنچایا بلکہ مسلمانوں کی بیداری اور خودی کا پیغام بھی دیا۔ان کا کردار خودی،قومیت،ملکی محبت اور فلسفانہ انداز میں رہا۔اور آپ کی شاعری عین سے ہی مسلمانوں کے لئے مشعل راہ بنی رہی ہے۔اور یہی وجہ ہے اقبال کا کلام دنیا کہ ہر ایک کونے کونے میں پھیلا ہوا ہے۔اقبال کی شاعری میں اسلامی نشاۃ ثانیہ کا بھی بہت بڑا پیغام ہے۔ان کی شاعری میں مسلمانوں کے عروج وزوال پر گہرے تبصرے ملتے ہیں اور وہ مسلمانوں کو ایک نئی فکر دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ان کا مقصد یہ تھا کہ مسلمانوں کو اپنی ماضی کی عظمت کو یاد کرایا جائے اور انہیں اپنے اندر نئی زندگی کی لہر پیدا کرنے کی ترغیب دی جائے۔ ان کے اشعار میں "مسلمانوں کا خواب" اور "قوموں کی زندگی" کا تصور موجود ہے،جس میں ان کا زور اس بات پر تھا کہ مسلم دنیا کو اپنی روایات،فلسفہ،اور روحانیت سے جڑنا چاہیے۔اقبال کی شاعری کا ایک اہم پہلوان کا تجزیاتی اور بیانیہ انداز ہے۔وہ پیچیدہ موضوعات کو آسان اور مختصر انداز میں بیان کرنے میں ماہر تھے۔ان کی اشعار میں سوالات اٹھائے جاتے ہیں اور مختلف نظریات پر گہرے خیالات پیش کیے جاتے ہیں،جو قاری کو سوچنے پر مجبور کرتے ہیں۔

علامہ اقبال کی شاعری میں منظر کشی: علامہ اقبال کی شاعری میں منظر کشی بھی ثابت ہوتی ہے اور انکی شاعریوں میں یہ احساس ہوتا ہے کہ جیسے شاعری پڑھتے وقت جس موضوع پر شاعری پڑھی جارہی ہو وہ منظر ہمارے آنکھوں کے سامنے واقع ہورہا ہوں اور ہم منظر میں شامل ہوں علامہ اقبال کی شاعری میں منظر کشی بھی شاول ہوتی ہے اور انکی شاعری کے ہر دور میں مناظر فطرت کے جلوے کارفرما نظر آتے ہیں اور ہر دور میں تغزل نے حسن فطرت سے رنگینیاں چرائی ہے۔مگر انکی شاعری کا پہلا دور دوسرے شاعری کے دور سے مالامال ہے۔اور اقبال کی شاعری کے موضوعات اس گلدستہ کی مانند ہیں جس میں انواع واقسام کے پھول سجے ہوئے ہیں۔اقبال کی شاعری میں فطرت کے حسین مناظرات اور اس کی جمالیات کا بھی خاص ذکر ہے۔ وہ قدرت کی خوبصورتی کو ایک روحانی علامت کے طور پر دیکھتے ہیں۔ان کی شاعری میں فطرت کو نہ صرف ایک مادی منظر کے طور پر بلکہ ایک گہری روحانی حقیقت کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ان کے اشعار میں قدرت کی طاقت اور اس کی اثر پذیری کا ذکر بار بار آتا ہے۔

علامہ اقبال کی شاعری میں تصوف اور روحانیت: اقبال کی شاعری میں کبھی کبھی صوفیانہ انداز میں بھی ملتی ہے آپ کی صوفیانہ انداز کی کیا مثال دو گویا لگتا ہے کہ آپ اس شاعری کو اس قدر لکھتے ہیں کہ پڑھنے والے کے دل میں خلوص اور محبت الہی پیدا ہوجاتی ہے اور اسکے اوپر خوف الہی بڑھ جاتی ہے اور وہ ایک الگ ہی دنیا کے بارے میں تفکر میں مشغول ہوجاتا ہے۔اور اب کبھی کبھی شاعری میں لوگوں کو جہنم سے بچنے اور جنت کے طرف مائل ہونے کی بھی توجہ دلاتے ہیں آپ کی جو شاعری ہوتی ہے تمام شعراء کے انداز سے مختلف ہوتی تھی۔اتنی بڑی اور نفیس باتیں اور نصیحت ایک شاعری میں پر لطف انداز میں کہہ دیتے تھے۔اقبال نے تصوف اور روحانیت کے موضوعات پر بھی گہری شاعری کی ہے۔وہ انسان کو عالم بالا تک پہنچنے کی ترغیب دیتے ہیں اور اسے اپنی روحانیت کو بیدار کرنے کی اہمیت بتاتے ہیں۔ان کے اشعار میں تصوف کی گہری روحانیت،عشق خدا،اور انسان کی روحانی بلندی کی تفسیر کی گئی ہے۔اور 21 اپریل 1938 کو لاہور،پنجاب،برطانوی ہندوستان (اج کے پاکستان) میں اقبال طویل علالت کے بعد انتقال کرگئے اور بعض کہتے ہیں کہ جب وہ انتقال کرگئے تو وہ بلھے شاہ کی ایک کافی سن رہے تھے اقبال کی شاعری کا جوادبی انداز تھا وہ بہت ہی خوبصوت اور دل لبھانے والا انداز تھا اور آپ کے جیسا اج تک کوئی شاعر دیکھنے کو نہیں ملا اور آپ کے جو شاعری کے الفاظ ہوتے تھے وہ کافی حد تک خوبصورت الفاظ ہوتے تھے اور اپ کی شاعری پڑھتے وقت لگتا گویا یہ پھول کی لڑی منہ سے برس رہی ہوں۔

بالِ جبرئیل کی پہلی غزل کی تشریح وتوضیح

کامران غنی صبا

میری نوائے شوق سے شور حریمِ ذات میں
غلغلہ ہائے الاماں بت کدۂ صفات میں
حور وفرشتہ ہیں اسیر میرے تخیلات میں
میری نگاہ سے خلل تیری تجلیات میں
گرچہ ہے میری جستجو دیر وحرم کی نقش بند
میری فغاں سے رستخیز کعبہ وسومنات میں
گاہ مری نگاہ تیز چیر گئی دلِ وجود
گاہ اُلجھ کے رہ گئی میرے توہمات میں
تُو نے یہ کیا غضب کیا، مجھ کو بھی فاش کردیا
مَیں ہی تو ایک راز تھا سینۂ کائنات میں!
میری نوائے شوق سے شور حریمِ ذات میں
غلغلہ ہائے الاماں بت کدۂ صفات میں

لفظی معنی: میری آوازِ شوق (عشق) سے حریم ذات (ذات کا حرم) میں شور بپا ہے۔صفات کے بتکدے میں بچاؤ بچاؤ کا غلغلہ ہے۔

تشریح: یہاں شوق سے مراد وہ طلب (طلبِ وصل) ہے جس کا حصول ناممکن ہے لیکن یہ جانتے ہوئے بھی کہ "حصول" ممکن نہیں شوق یعنی طلب (طلبِ وصل) ضروری ہے۔یعنی یہ معلوم ہوتے ہوئے بھی کہ محبوب کا وصل ناممکن ہے طلب وصل کو زندہ رکھنا ہی معراجِ عشق ہے۔یہی کیفیت "نوائے شوق" بن کر جذبۂ عشق کو فزوں تر کرتی ہے۔عشق کی یہ کیفیت لازوال ہے یعنی یہ یقین ہوتے ہوئے بھی کہ محبوب کا وصل ممکن نہیں وصل کی تمنا جاری رہتی ہے،اگر یہ تمنا ختم ہوجائے تو جذبۂ عشق ختم ہو جائے گا۔اور اگر وصل میسر ہوجائے تو بھی عشق ختم ہوجائے گا کیوں کہ وصال کی تمنا ہی جذبۂ عشق کو بڑھاتی ہے۔جیسا کہ خود اقبال اپنے دوسرے ایک شعر میں کہتے ہیں ؎

عالم سوز وساز میں وصل سے بڑھ کے ہے فراق
وصل میں مرگ آرزو، ہجر میں لذت طلب

بت کدہ کا ظاہری مفہوم بتوں کا گھر ہے لیکن عارفوں کے ہاں ہر وہ چیز جو بندے اور خدا کی راہ میں حائل ہوجائے،بت ہے۔یہ بت فرد بھی ہوسکتا ہے اور انسان کی خواہشات بھی۔ یہاں شاعر نے کمال ہنرمندی سے صفات (صفات خدا) کو بھی بت کہا ہے۔اسے اس مثال سے سمجھیے۔رحم خدا کی صفت ہے لیکن ہم رحم کو خدا نہیں کہہ سکتے اور رحم کو خدا سے جدا بھی نہیں کرسکتے۔اب آیئے شعر کے مفہوم کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔شاعر کہتا ہے کہ میرا عشق اس کمال کو پہنچ چکا ہے کہ "حریم ذات" یعنی لامکاں میں شور برپا ہے۔محبوبِ حقیقی سے شاعر کا تعلق اتنا براہ راست ہوچکا ہے کہ صفات کے بت بھی ٹوٹ کر پاش پاش ہوگئے ہیں اور صفات کے بتکدے سے بچاؤ بچاؤ کی صدا بلند ہورہی ہے۔یہ وہ مقامِ عشق ہے جہاں سارے حجابات اٹھا لیے جاتے ہیں۔ شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیریؒ نے مکتوبات صدی میں کسی بزرگ کے حوالے سے ایک قول نقل کیا ہے؛ما نظرت الی شئی الارایت اللہ فیہ (میں نے کسی چیز کی طرف نگاہ نہیں کی مگر جو کچھ دیکھا، خدا ہی کو دیکھا۔مکتوبات صدی،صفحہ 125)۔

حریم ذات یعنی لامکاں میں نوائے شوق سے شور ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ "لامکاں" تک انسان یعنی صاحبِ عشق کی رسائی نہیں۔ وہاں فرشتے ہیں جن کے پاس جذبۂ عشق نہیں۔ اسی بات کو علامہ اقبال نے ایک دوسری جگہ اس طرح بھی کہا ہے ؎

اگر ہنگامہ ہائے شوق سے ہے لامکاں خالی
خطا کس کی ہے یارب لامکاں تیرا ہے یا میرا

حور وفرشتہ ہیں اسیر میرے تخیلات میں
میری نگاہ سے خلل تیری تجلیات میں

لفظی معنی: میرے تخیل میں حور و ملائک قید ہیں۔ میری نگاہ (نگاہِ عشق) سے تیری (خدا کی) تجلیوں میں خلل پیدا ہورہا ہے۔

تشریح: حور وفرشتے خدا کی مخلوق ہیں۔وہ ہر لحظہ خدا کی اطاعت وفرمانبرداری میں لگے ہوئے ہیں۔ وہ خدا کے حکموں کے اس قدر تابع ہیں کہ وہ اس کی مرضی کے بغیر کوئی عمل کر ہی نہیں سکتے۔انسان کو خدا نے ایک دائرے میں اختیارات دیئے ہیں۔وہ اپنی عقل سے نیک وبد کی تمیز کرتا ہے۔اعمال کے لحاظ سے دیکھا جائے تو یقیناً فرشتوں کے اعمال خدا کی مرضی کے عین مطابق ہوتے ہیں اس کے باوجود انسان کو "اشرف المخلوقات" بنایا گیا ہے اس کی وجہ ہی جذبۂ عشق ہے جو انسان کو خدا کا مقرب بناتا ہے۔یہاں ایک دوسرا معنی یہ بھی ہے کہ انسان ہی دراصل وجہ کائنات ہے۔ وہ خدا کا نائب ہے۔(انی جاعل فی الارض خلیفہ)۔اس لیے وہ خدا سے سب سے زیادہ قریب ہے۔شاعر نے حور اور فرشتہ کو انسانی تخیل کا اسیر قرار دیا ہے۔ یہاں حور کا تعلق عالمِ خلد (جنت) سے ہے اور فرشتوں کا تعلق عالم ملکوت سے ہے۔ شاعر نے یہاں عالمِ موجود (دنیا) کا ذکر نہیں کیا۔اس کی وجہ دنیا کی ناپائداری ہے،اور عالمِ وجود کا دائرۂ تخیل میں آنا کوئی امر محال ہے بھی نہیں۔شاعر حور وفرشتہ کو بطور علامت استعمال کر کے یہ بتانا چاہتا ہے کہ عالمِ ملکوت اور عالمِ خلد بھی میرے تخیل سے باہر نہیں۔تخیل کی بہت ہی مختصر اور جامع تعریف کرتے ہوئے احمد جاوید (ماہر اقبالیات) لکھتے ہیں؛"تخیل کہتے ہیں حقیقت کو صورت بناسکنے والی ذہنی قوت کو"(اقبالیات:52:3،جولائی 2011 شرح بالِ جبریل ایک سلسلۂ گفتگو صفحہ 38)

دوسرے مصرعے کا کلیدی لفظ تجلیات ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ خدا ظاہر بھی ہے اور باطن بھی۔ وہ اپنی تجلیوں کا ظہور بھی کرتا ہے اور خود کو چھپاتا بھی ہے۔ یہ دونوں صورتیں بھی دراصل انسان کے لیے ہی ہیں۔خدا کی تجلی یعنی اس کے مظاہر انسان کو خدا کا ادراک کراتے ہیں اور خدا کا پردۂ غیب میں ہونا شوقِ وصال یعنی جذبۂ عشق کو بڑھاتا ہے۔اس مصرعہ میں خلل بطور ادب استعمال کیا گیا ہے۔ہم عام بول چال کی گفتگو میں بھی اکثر کہتے ہیں کہ معاف کیجیے میں نے آپ کے کام میں خلل پیدا کر دیا۔"یہاں شاعر عشق کے اس عظیم درجے تک پہنچ چکا ہے جہاں تجلیات کی ایک نئی دنیا آباد ہورہی ہے، جو عام عاشقوں کو حاصل ہونے والی تجلیات سے مختلف ہے۔اسی لیے شاعر نے یہاں "خلل" کہہ کر جہاں یہ دکھانے کی کوشش کی ہے کہ وارفتگی شوق میں بھی اس نے ادب وشائستگی کا دامن نہیں چھوڑا ہے وہیں یہاں یہ لطیف اشارہ بھی موجود ہے کہ عشق کے اس عظیم مقام پر پہنچ کر بھی اس کی بندگی اور بیچارگی بدستور قائم ہے۔

گرچہ ہے میری جستجو دیر وحرم کی نقش بند
میری فغاں سے رستخیز کعبہ وسومنات میں

لفظی معنی: گرچہ میری تلاش دیر وحرم کی محتاج ہے۔ میری فغاں سے کعبہ وسومنات میں قیامت برپا ہے۔

تشریح: دیر وحرم خدا کی تجلی کے مظاہر ہیں ورنہ حقیقی معنی میں خدا کی ذات دیر وحرم کی پابند نہیں ہے۔انسان کو چونکہ وہ تخیل نہیں بخشا گیا ہے کہ وہ خدا کی شان اور اس کی کبریائی کا احاطہ کرسکے اس لیے اسے دیر وحرم کا پابند کردیا گیا ہے تاکہ وہ خدا تک رسائی کے ذرائع ڈھونڈ سکے۔لیکن یہاں معاملہ برعکس ہے۔شاعر کی فغاں اتنی پراثر ہے کہ اُسے خدا کے حضور تک رسائی کے لیے دیر وحرم کی حاجت نہیں ہے۔وہ براہ راست خدا تک پہنچتی ہے۔شاعر کی اس کیفیت اور اس کی فغاں کی تاثیر کو دیکھ کر کعبہ وسومنات میں ہلچل سی مچی ہوئی ہے کہ آخر یہ کون بندہ ہے جس کی فریاد وفغاں سیدھے عرش الٰہی پر دستک دیتی ہے۔

گاہ مری نگاہ تیز چیر گئی دلِ وجود
گاہ الجھ کے رہ گئی میرے توہمات میں

لفظی معنی: کبھی میری نگاہ "دلِ وجود" کو چیر گئی اور کبھی خود میرے ہی توہمات میں الجھ کر رہ گئی۔

تشریح: اس شعر میں کلیدی لفظ "وجود" ہے۔آخر شاعر کی نگاہ سے کون سے وجود میں شگاف پیدا ہو رہا ہے؟ یہاں وجود کے کئی مفہوم ہوسکتے ہیں۔مثلاً حقیقت کائنات، انسانی عقل وغیرہ۔وجود سے مراد اپنی ذات بھی ہوسکتی ہے۔یہاں وجود کا مفہوم خواہ انسانی عقل،حقیقت کائنات یا اپنی ذات ہی کیوں نہ ہو شعر کا مفہوم بالکل واضح ہے کہ کبھی تو تجلیات عشق کی بدولت کائنات کے اسرار ورموز مجھ پر یوں منکشف ہوئے کہ میں اپنے بشری حدود سے تجاوز کرگیا اور کبھی اپنے ہی بنائے ہوئے توہمات میں الجھ کر "اسفل سافلین" تک پہنچ گیا۔یہاں وجود سے مراد اگر اپنا خاکی وجود بھی مان لیا جائے تو معنی پر کوئی خاص اثر نہیں پڑے گا۔ انسان جب اپنے محدود علم کو کل سمجھ کر علم کے زعم میں مبتلا ہوتا ہے تو اس کی ترقی کے مدارج وہیں رک جاتے ہیں۔

میں اپنے آپ سے آگے نکل سکا نہ کبھی
مرا وجود مرے راستے کا پتھر تھا

وہ اپنی ہر بات کو حرفِ آخر سمجھ بیٹھتا ہے۔اس شعر میں شاعر نے گرچہ واحد متکلم کا صیغہ استعمال کیا ہے لیکن یہاں "مری" کا اطلاق تمام بنی نوع انسان پر ہوتا ہے۔

تُو نے یہ کیا غضب کیا، مجھ کو بھی فاش کردیا
مَیں ہی تو ایک راز تھا سینۂ کائنات میں!

لفظی معنی: اے خدا تو نے یہ کیا کیا کہ مجھے بھی فاش کر دیا۔میں ہی تو کائنات کے سینے میں پوشیدہ ایک راز تھا۔

تشریح: اس شعر کا مطلب بہت ہی عجیب وغریب ہے کہ انسان کے بعد اب اس کائنات میں کوئی حقیقت باقی نہیں رہی۔یہاں شاعر نے لفظ "بھی" کا استعمال کر کے شعر کی جامعیت میں اضافہ کردیا ہے یعنی خدا نے انسان سے پہلے بھی اپنے راز ظاہر کیے ہیں لیکن حضرت آدم کے ظہور کے بعد خدا کا سب سے بڑا راز ظاہر ہوگیا کیوں کہ انسان زمین پر اللہ کا خلیفہ ہے اور انسان کے اندر بہت ساری خدائی صفات بھی ہیں۔مثلاً رحم،قہر،عفو کا جذبہ وغیرہ۔اس شعر کی تشریح کرتے ہوئے شارح اقبال احمد جاوید لکھتے ہیں:

"۔۔۔اب ذرا اس کی جمالیاتی خوبیاں دیکھیں۔اسی میں اس کے معنی بھی نکلیں گے۔تو نے یہ کیا غضب کیا مجھ کو بھی فاش کردیا بہت خوب صورت ہے۔یوں کہنا چاہیے کہ یہ اللہ تعالیٰ سے کہہ رہے ہیں کہ تو نے مجھے فاش کرکے گویا اب یہ بتادیا ہے کہ تجھے پانے کا کوئی اور مقام پوشیدہ حالت میں نہیں رہا۔انسان کے آجانے سے یہ پتہ چل گیا کہ خدا کو اگر پایا جاسکتا ہے تو انسان میں پایا جاسکتا ہے۔اب تیرے پانے کی دیگر جگہوں کا،دیگر مقامات کا تصور میرے ظہور سے غائب ہوگیا تو تیرے اندر بہت بڑی کشش تیرے غائب ہونے کی بنیاد پر تھی۔ مجھے ظہور دے کر تو نے اپنے غیاب کو ختم کردیا ہے۔"

امریکہ میں سستی شرح سود کی وجہ سے سونے کی قیمتوں میں ہوسکتا ہے اضافہ

ممبئی، 8 نومبر (یو این آئی) صرافہ بازار کا اندازہ ہے کہ سود کی شرح میں کمی شروع ہونے کے ساتھ ہی سونے کی قیمتوں میں اضافہ برقرار رہے گا سونے پر کاما جیلری کے مینجنگ ڈائریکٹر (ایم ڈی) کولن شاہ نے جمعہ کو امریکی فیڈرل بینک فیڈ کی جانب سے شرح سود میں کمی کے اعلان کے بعد ایک تبصرہ میں کہا "جیسے جیسے ہم کم شرحوں کے دور میں آگے بڑھ رہے ہیں، سونے کی قیمت میں اضافہ جاری رہے گا اس وقت بین الاقوامی بازار میں سونے کی قیمت ایک فیصد سے زائد اضافے کے ساتھ 2710 ڈالر کی سطح پر ہے۔ مسٹر شاہ کا خیال ہے کہ یہ سمت بنیادی طور پر گزشتہ رات امریکی سنٹرل بینک کی طرف سے پالیسی سود کی شرح میں 0.25 پوائنٹ کی کمی کی وجہ سے ہے۔انہوں نے کہا کہ شرح میں کمی کی وجہ سے ڈی ایکس وائی (امریکی ڈالر انڈیکس) میں کمی ہوئی اور اس کے نتیجے میں سونے میں اضافہ ہوا۔ ڈالر انڈیکس میں کمی کا مطلب یہ ہے کہ ڈالر دیگر بڑی کرنسیوں کے مقابلے میں کمزور ہوا ہے۔ بازار کا خیال ہے کہ ہفتے کے آغاز میں سونے کی قیمتوں میں جو گراوٹ دیکھی گئی تھی اس کی کافی حد تک تلافی ہوگئی ہے۔ مسٹر شاہ نے کہا کہ سونے کی قیمتیں میں عام طور پر کم سود والے نظام میں اضافہ ہوتا ہے۔ بازار کا اندازہ ہے کہ امریکی فیڈ کی جانب سے یکے بعد دیگرے دو بار اعلان کٹوتی کے بعد اب ماحول کم سود نظام کا بن گیا ہے اور ریزرو بینک آف انڈیا (آر بی آئی) کی جانب سے اگلے مہینے شرحوں میں کمی کی توقع کی جاسکتی ہے۔

بدعنوانی ایک بیماری ہے، اسے جڑ سے ختم کیا جانا ضروری

اگر کوئی کام صحیح جذبے اور عزم کے ساتھ کیا جائے تو کامیابی یقینی ہے، سنٹرل ویجیلنس کمیشن کے ویجیلنس بیداری پروگرام میں صدر جمہوریہ دروپدی مرمو کا خطاب

نئی دہلی، 8 نومبر (یو این آئی) صدر جمہوریہ ہند دروپدی مرمو نے بدعنوانی کو بڑی بیماری قرار دیتے ہوئے کہا کہ اسے جڑ سے اکھاڑ پھینکنا چاہئے محترمہ مرمو نے جمعہ کو یہاں سنٹرل ویجیلنس کمیشن کے ویجیلنس بیداری ہفتہ کے موقع پر اپنے خطاب میں یہ بات کہی صدر جمہوریہ نے کہا کہ حکومت نے بدعنوانی سے نمٹنے کے لیے کئی اقدامات کیے ہیں۔ اس تناظر میں انہوں نے ڈائریکٹ بینیفٹ ٹرانسفر اسکیم، ای-مارکیٹ پلیس اور اقتصادی مجرموں کے ایکٹ جیسے اقدامات کا ذکر کیا۔ صدر جمہوریہ نے کہا کہ سردار ولبھ بھائی پٹیل کے یوم پیدائش کے موقع پر ویجیلنس بیداری ہفتہ کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اعتماد کسی بھی معاشرے کی بنیاد ہوتا ہے جب کہ بدعنوانی معاشرے میں اعتماد کو کم کرتی ہے۔ سنٹرل ویجیلنس کمشنر پی کے سریواستو نے اس موقع پر کہا کہ حکومت کی بدعنوانی کے لیے زیرو ٹالرینس کی پالیسی ہے۔ انہوں نے کہا کہ شکایات کے جلد ازالے کے لیے کئی اقدامات کیے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سینٹرل ویجیلنس کمیشن نے ملازمین کی استعداد کار بڑھانے پر بھی زور دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عمل کو بھی آسان بنایا جارہا ہے۔

مرمو نے آج یہاں ویجیلنس بیداری ہفتہ کے موقع پر اپنے خطاب میں کہا کہ ہندوستانی سماج میں ایمانداری اور نظم وضبط کو زندگی کا آئیڈیل سمجھا جاتا ہے۔ تقریباً 2300 سال پہلے میگ استھینیز نے ہندوستانی لوگوں کے بارے میں لکھا تھا کہ وہ نظم وضبط کو ناپسند کرتے ہیں اور قانون کی پابندی کرتے ہیں۔ سادگی اور توبہ ان کی زندگی میں مجسم ہے۔ فاہیان نے ہمارے اسلاف کے بارے میں بھی ایسی ہی باتیں بیان کی ہیں۔ اس تناظر میں سنٹرل ویجیلنس کمیشن کا اس سال کا تھیم قوم کی خوشحالی کے لیے ایمانداری کا کلچر بہت مناسب ہے۔ صدر جمہوریہ نے کہا کہ اعتماد سماجی زندگی کی بنیاد ہے۔ یہ اتحاد کا ذریعہ ہے۔ حکومت کے کام اور فلاحی اسکیموں پر عوام کا اعتماد گورننس کی مضبوطی کا ذریعہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ کرپشن نہ صرف معاشی ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہے بلکہ اس سے معاشرے میں اعتماد بھی کم ہوتا ہے۔ اس سے لوگوں میں بھائی چارے کے جذبات بری طرح متاثر ہوتے ہیں۔ اس کا ملک کی یکجہتی اور سالمیت پر بھی وسیع اثر پڑتا ہے۔ ہر سال 31 اکتوبر کو سردار پٹیل کے یوم پیدائش پر ہم ملک کے اتحاد اور سالمیت کو برقرار رکھنے کا عہد کرتے ہیں۔ یہ صرف ایک رسم تک محدود نہیں ہے۔ یہ ایک قرارداد ہے جسے سنجیدگی سے لیا جانا چاہئے۔ اس کو پورا کرنا ہم سب کی اجتماعی ذمہ داری ہے۔

محترمہ مرمو نے کہا کہ اخلاقیات ہندوستانی سماج کا آئیڈیل ہے۔ جب کچھ لوگ مال، پیسے یا جائیداد کو اچھی زندگی کا معیار سمجھنے لگتے ہیں تو وہ اس آئیڈیل سے ہٹ کر بدعنوان سرگرمیوں کا سہارا لیتے ہیں۔ اصل خوشی بنیادی ضروریات کو پورا کر کے عزت نفس کے ساتھ زندگی گزارنے میں ہے۔ صدر جمہوریہ نے کہا کہ اگر کوئی کام صحیح جذبے اور عزم کے ساتھ کیا جائے تو کامیابی یقینی ہے۔ کچھ لوگ گندگی کو ہمارے ملک کا مقدر سمجھتے تھے۔ لیکن مضبوط قیادت، سیاسی عزم اور شہریوں کے تعاون سے صفائی کے میدان میں اچھے نتائج حاصل ہوئے ہیں۔ اسی طرح بدعنوانی کے خاتمے کو ناقابل حصول تصور کرنا مایوسی کا ایک رویہ ہے، جو مناسب نہیں ہے۔ انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ "بدعنوانی کے خلاف زیرو ٹالرنس" کی حکومت ہند کی پالیسی بدعنوانی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکے گی۔ محترمہ مرمو نے کہا کہ بدعنوان افراد کے خلاف فوری قانونی کارروائی انتہائی ضروری ہے۔ عمل میں تاخیر یا کمزور عمل غیر اخلاقی افراد کو جنم دیتا ہے لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ ہر عمل اور شخص کو شک کی نگاہ سے نہ دیکھا جائے۔ ہمیں اس سے بچنا چاہیے۔ فرد کے وقار کو مدنظر رکھتے ہوئے کوئی بھی عمل بدنیتی پر مبنی نہیں ہونا چاہیے۔ کسی بھی عمل کا مقصد معاشرے میں انصاف اور مساوات کا قیام ہونا چاہیے۔

سپریم کورٹ نے گرمیوں کی تعطیلات اور 'تعطیلاتی جج' کے نظام میں کیں اہم تبدیلیاں

نئی دہلی۔ سپریم کورٹ نے ایک اہم فیصلے میں گرمیوں کی طویل تعطیلات کے عنوان اور 'تعطیلاتی جج' کے عہدے کو ختم کر دیا ہے۔ عدالت نے گرمیوں کی تعطیلات کو 'جزوی عدالتی کام کے ایام' کا نام دیا ہے اور اس نئے قانون کے مطابق اب ججوں کی تقرری کے لئے لفظ 'تعطیلاتی جج' کی بجائے صرف 'جج' استعمال ہوگا۔ یہ فیصلہ سپریم کورٹ رول 2013 میں ترمیم کے بعد کیا گیا اور اسے اب 'سپریم کورٹ (دوسری ترمیم) قواعد 2024' کے تحت نوٹیفائی کیا گیا ہے۔ عدالت عظمیٰ کی اس تبدیلی کا مقصد تعطیلات کو زیادہ منظم بنانا اور عوامی تاثر کو بہتر بنانا ہے۔ چیف جسٹس آف انڈیا (سی جے آئی) ڈی وائی چندر چوڑ نے بارہا اس مسئلے پر اپنی رائے کا اظہار کیا کہ جج تعطیلات میں بھی اپنے فرائض سے وابستہ رہتے ہیں اور عام طور پر کوئی تفریح نہیں کرتے بلکہ قانونی یا عدالتی امور میں مصروف رہتے ہیں۔ ایک عوامی تقریب میں انہوں نے وضاحت کی کہ ججز اکثر ویک اینڈز پر یا عدالتی دوروں اور پروگراموں میں مشغول رہتے ہیں۔

نئے قوانین کے مطابق چیف جسٹس تعطیلات میں کیسز کی سماعت کے لئے جج مقرر کرنے کے مجاز ہوں گے۔ اس کے علاوہ سپریم کورٹ کے دفاتر کی تعطیلات اور 'جزوی عدالتی کام کے ایام' کا تعین بھی چیف جسٹس کریں گے، جو سرکاری گزٹ میں نوٹیفائی کیے جائیں گے۔ یہ تعطیلات سال بھر میں 95 دن سے زیادہ نہیں ہوں گی اور ان میں اتوار شامل نہیں ہوگا۔ اس سے پہلے گرمیوں اور سردیوں کی تعطیلات کے دوران اہم کیسز کی سماعت کے لئے 'تعطیلاتی بینچ' قائم کی جاتی تھی، مگر اب اس اصطلاح کو ختم کر دیا گیا ہے۔ سپریم کورٹ کے نئے کیلنڈر 2025 کے مطابق، 'جزوی عدالتی کام کے ایام' کا آغاز 26 مئی سے ہوگا اور 14 جولائی 2025 کو اختتام پذیر ہوں گے۔

سپریم کورٹ نے اس قدم کے ذریعے ان تنقیدات کو بھی مدنظر رکھا ہے جو حالیہ برسوں میں تعطیلات کے حوالے سے سامنے آئیں۔ بہت سے ناقدین کا موقف تھا کہ عدالت کی طویل تعطیلات عوامی مسائل کو نظر انداز کرنے کے مترادف ہیں۔ تاہم، عدالت کے ججوں کا کہنا ہے کہ وہ تعطیلات کے دوران بھی کام کرتے ہیں اور تفریحی سرگرمیوں سے دور رہتے ہیں۔ مئی 2024 میں ایک کیس کے دوران جسٹس بی آر گوائی اور جسٹس سندیپ مہتا نے اس بات پر زور دیا کہ تعطیلات کے باوجود جج اپنے فرائض میں مگن رہتے ہیں۔ اس اقدام کے تحت عدالت عظمیٰ کا کردار اور اس کی عوامی ساکھ کو بہتر بنانے کی کوشش کی گئی ہے، جس سے عدالت کے امور کو منظم اور فعال رکھنے کا عزم بھی ظاہر ہوتا ہے۔

کشتواڑ واقعہ: وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ، محبوبہ مفتی، سجاد لون کی شدید الفاظ میں مذمت

سری نگر، 8 نومبر (یو این آئی) جموں وکشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے کشتواڑ میں ملی ٹنٹوں کے ہاتھوں دو ولیج ڈیفنس گارڈ (وی ڈی جی) کے قتل کی شدید الفاظ میں مذمت کی ہے۔ بتادیں کہ کشتواڑ کے دور افتادہ علاقے منجولہ میں جمعرات کی شب ملی ٹنٹوں نے مبینہ طور پر دو ولیج ڈیفنس گارڈ (وی ڈی جی) کو اغوا کرنے کے بعد قتل کر دیا۔ وزیر اعلیٰ نے اس واقعے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے کہا: 'کشتواڑ کے کنٹواڑہ میں مقامی گاؤں کی دفاعی کمیٹی کے کلدیپ کمار اور نذیر احمد پڈر پر ہونے والے حملے جس سے ان کی موت واقع ہوئی، سے گہرا دکھ اور تشویش ہوئی'۔ انہوں نے کہا: 'دہشت گردوں نے دو بے گناہ افراد کو قتل کر دیا جو اپنے مویشی چرانے گئے تھے'۔ ان کا کہنا تھا: 'میں اس حملے کی واضح الفاظ میں مذمت کرتا ہوں اور متوفین کے اہل خانہ سے تعزیت کرتا ہوں'۔ عمر عبداللہ نے کہا: 'اس کے ساتھ ہی میں توقع کرتا ہوں کہ سکیورٹی فورسز ہمارے انسداد دہشت گردی کے گرڈ میں کسی بھی خلا کو دور کرنے کے لیے تیزی سے آگے بڑھیں گے۔

اے ایم یو پر آل انڈیا ملی کونسل نے سپریم کورٹ کے فیصلے کا خیر مقدم کیا

نئی دہلی، 8 نومبر پریس ریلیز) آل انڈیا ملی کونسل نے آج سپریم کورٹ آف انڈیا کے اس تاریخی فیصلے کا پرزور خیر مقدم کیا ہے جس میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کے اقلیتی کردار کو برقرار رکھتے ہوئے 1967 کے سید عزیز باشا مقدمہ کے فیصلے کو مسترد کر دیا گیا ہے۔ سپریم کورٹ کی سات رکنی بینچ جس کی سربراہی چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ کر رہے تھے ان میں سے چار ججوں نے فیصلہ دیا کہ پارلیمنٹ ایکٹ کے ذریعے قائم اداروں کا اقلیتی کردار ختم نہیں کیا جاسکتا، اور عزیز باشا کیس میں سپریم کورٹ کا سابقہ موقف اور استدلال دونوں کو غلط قرار دیا۔ ساتھ ہی یہ بھی کہا گیا کہ اس پر ایک نئی بنچ ہدایات تیار کرے گی۔ سی جے آئی نے اپنے فیصلے میں کہا کہ ایک تین رکنی مستقل بنچ اے ایم یو کے اقلیتی درجے پر حتمی فیصلہ دے گی۔ یہ بنچ سات رکنی بنچ کے فیصلے کے نکات اور معیارات کی بنیاد پر فیصلہ کرے گی۔ نئی بنچ اقلیتی اداروں معاملہ میں ان کے قیام اور انتظام کے اصول پر بھی ہدایات مرتب کرے گی۔ سات رکنی بنچ کے فیصلے کی روشنی میں نئی بنچ فیصلہ کرے گی کہ آیا اے ایم یو واقعی اقلیتی ادارہ ہے یا نہیں۔ دراصل، سپریم کورٹ نے ابھی تک یہ طے نہیں کیا کہ اے ایم یو اقلیتی ادارہ ہے یا نہیں۔ آل انڈیا ملی کونسل کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر منظور عالم نے اپنے بیان میں کہا کہ "یہ فیصلہ نہ صرف علی گڑھ مسلم یونیورسٹی بلکہ ملک بھر کے دیگر اقلیتی اداروں کے حقوق کی حفاظت کے لیے ایک اہم قدم ہے۔ سپریم کورٹ نے اس فیصلے سے اقلیتوں کے تعلیمی ادارے قائم کرنے اور ان کے اقلیتی کردار کے تحفظ کو مضبوط بنیاد فراہم کی ہے، جو کہ ملک کے آئین میں فراہم کردہ بنیادی حقوق میں شامل ہے۔ ڈاکٹر منظور عالم نے مزید کہا کہ سپریم کورٹ نے آج واضح کر دیا کہ آئین کا آرٹیکل 30 ان سبھی اداروں پر یکساں طور پر لاگو ہوتا ہے، چاہے وہ ادارے آئین کے نفاذ سے قبل قائم ہوئے ہوں یا اس کے بعد۔ یہ فیصلہ یقینی طور پر اقلیتی برادریوں کے تعلیمی حقوق کے تحفظ کو فروغ دے گا اور ان کے تعلیمی اداروں کو آئینی تحفظ فراہم کرے گا۔ ملی کونسل نے اس فیصلے پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ فیصلہ ملک کی اقلیتوں کی تعلیمی اور ثقافتی شناخت کے تحفظ کے عزم کا مظہر ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ یہ فیصلہ اقلیتی اداروں کے لیے روشن مستقبل کا ضامن ہوگا اور ان کے آئینی حقوق کے تحفظ کو مزید مضبوط کرے گا۔ ملی کونسل نے سپریم کورٹ کے اس اقدام کی تعریف کی اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے اقلیتی کردار کو برقرار رکھنے پر مبارکباد دی۔ جنرل سکریٹری نے تمام تعلیمی اداروں اور برادریوں کو اس فیصلے کا خیر مقدم کرنے اور اپنے تعلیمی حقوق کے لیے کوشاں رہنے کی تلقین کی۔ ساتھ یہ بھی کہا کہ ابھی حتمی فیصلہ آنا باقی ہے اس لئے سپریم کورٹ میں پوری قوت اور حکمت عملی کے ساتھ اس لڑائی کو انجام تک پہونچانے کی ضرورت ہے۔

گاؤں میں ترقیاتی کام کاج کیلئے گرام سبھا کا اہتمام کریں: کجریوال

لدھیانہ، 08 نومبر (یو این آئی) دہلی کے سابق وزیر اعلیٰ اور عام آدمی پارٹی کے قومی کنوینر اروند کجریوال نے جمعہ کو ریاست کے نو منتخب سرپنچوں سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنے اپنے گاؤں میں گرام پنچایتوں کو منظم کریں تاکہ ترقیاتی کاموں میں شفافیت کو یقینی بنانے کے لیے ہر فیصلہ عوام کے سامنے کیا جاسکے۔ مسٹر کجریوال نے کہا کہ لوگوں کی بہبود اور گاؤں کی مجموعی ترقی کے لیے عوامی فنڈز کے زیادہ سے زیادہ استعمال کو یقینی بنانا ضروری ہے۔ وہ ریاستی سطح کی تقریب کے مہمان خصوصی تھے جس میں پنجاب کے وزیر اعلیٰ بھگونت سنگھ مان نے ریاست بھر سے 10031 نو منتخب سرپنچوں کو حلف دلایا۔ مسٹر کجریوال نے کہا کہ گاؤں کی ترقی سے متعلق فیصلے گرام سبھا میں کئے جانے چاہئیں، تاکہ فنڈز کے صحیح استعمال کو یقینی بنایا جاسکے۔ انہوں نے کہا کہ اگر سرپنچ اپنی ذمہ داریاں بخوبی نبھائیں تو وہ عام آدمی اور اپنے گاؤں کی تقدیر بدل سکتے ہیں۔ مسٹر کجریوال نے کہا کہ ریاستی حکومت ہر اچھے کام کے لیے سرپنچوں کو مکمل تعاون فراہم کرے گی۔ سرپنچوں سے ریاست سے منشیات کی لعنت کو ختم کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے دہلی کے سابق وزیر اعلیٰ نے کہا کہ سرپنچوں کے فعال کردار سے پنجاب جلد ہی منشیات سے پاک ریاست بن جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت اور پنجاب پولیس اس نیک مقصد کے لیے پرعزم ہیں اور اس نیک مقصد میں کوئی کسر نہیں چھوڑی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ سرپنچوں کا بہت اہم رول ہوتا ہے اور انہیں اپنی ذمہ داریوں کو موثر طریقے سے ادا کرنا چاہئے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ حلف لینے کے بعد یہ سرپنچ اپنے گاؤں کو ترقی کی راہ پر گامزن کریں گے۔ مسٹر کجریوال نے کہا کہ یہ جان کر خوشی ہوئی کہ تقریباً 3000 پنچایتیں متفقہ طور پر منتخب ہوئی ہیں، جس سے گاؤں کی ترقی کو تقویت ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ سرپنچوں کو اچھی کارکردگی دکھانی ہوگی اور اپنے گاؤں کو ماڈل میں تبدیل کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ سرپنچ کو گاؤں والوں سے مکمل مشاورت کے بعد ہی کوئی فیصلہ کرنا چاہیے۔ دریں اثنا، اپنے خطاب میں پنجاب کے وزیر اعلیٰ بھگونت مان نے تمام سرپنچوں کو باوقار عہدے پر منتخب ہونے پر مبارکباد دی۔ انہوں نے کہا کہ حال ہی میں ختم ہونے والے پنچایتی انتخابات میں 13147 نئی پنچایتوں کا انتخاب کیا گیا ہے۔ آج کی ریاستی سطح کی تقریب میں پنجاب کے 19 اضلاع کے 10031 سرپنچوں کو حلف دلایا جارہا ہے۔

عآپ کے کارکن پارٹی کی سب سے بڑی طاقت ہیں: کجریوال

نئی دہلی، 08 نومبر (یو این آئی) عام آدمی پارٹی (آپ) کے قومی کنوینر اروند کجریوال نے کہا کہ پارٹی کارکن پارٹی کی سب سے بڑی طاقت ہیں مسٹر کجریوال نے آج یہاں ایک پریس کانفرنس میں کہا گزشتہ دو برسوں میں ہم سب سے مشکل دور سے گزرے ہیں لیکن کہا جاتا ہے کہ خدا صرف اپنے پیارے بندوں کو ہی مشکلات دیتا ہے، ان کا امتحان لیتا ہے خدا مستقبل کے چیلنجوں کے لیے آپ کو مضبوط کرنے کے لیے مشکلات بھیجتا ہے جب خدا بڑی مشکلات بھیجتا ہے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ خدا چاہتا ہے کہ آپ مستقبل میں کچھ بڑا کریں ہمیں مشکلات سے گھبرانا نہیں چاہیے بلکہ بہادری سے ان کا مقابلہ کرنا چاہیے۔" مسٹر کجریوال نے کہا کہ پوری پارٹی نے اب تک تمام مسائل کا بڑی بہادری، حوصلے اور دانشمندی سے مقابلہ کیا ہے۔ ہمیں توڑنے اور خریدنے کی بہت کوششیں کی گئیں لیکن ہم نہیں ٹوٹے۔ پارٹی کے تمام کارکن بڑی طاقت اور جذبے کے ساتھ ایک خاندان کی طرح ڈٹے ہوئے ہیں۔ آپ کے لیڈر نے کہا کہ آزادی کے 75 سال بعد پہلی بار اس ملک نے سیاست میں عوام سے جڑے مسائل کو سنا ہے۔ پہلی بار لوگوں نے سیاست میں اسکول، اسپتال، بجلی، پانی، سڑک جیسے مسائل کے بارے میں سنا ہے۔ گزشتہ 75 برسوں میں پہلی بار عوام نے دیکھا کہ حکومت ایماندار ہو تو کچھ نہیں ہوسکتا۔

'گانا لکھنے والے کو ایک مہینے کے اندر مار دیا جائے گا'، سلمان کو پھر لارنس گینگ کی دھمکی

نئی دہلی: بالی ووڈ اداکار سلمان خان کو لارنس بشنوئی گینگ کی جانب سے ایک بار پھر دھمکی آمیز پیغام موصول ہوا ہے۔ ممبئی کے ٹریفک کنٹرول روم میں سلمان کے لیے دھمکی آمیز پیغام آیا۔ یہ واقعہ جمعرات کی رات تقریباً 12 بجے پیش آیا۔ بتایا جاتا ہے کہ سلمان خان اور لارنس بشنوئی پر ایک گانا لکھا گیا ہے۔ دھمکی دیتے ہوئے انہوں نے کہا ہے کہ گانا لکھنے والے کو بخشا نہیں جائے گا۔

دھمکی میں لکھا ہے- 'ایک ماہ کے اندر گانا لکھنے والے کو مار دیا جائے گا، گانا لکھنے والے کی حالت ایسی ہو جائے گی کہ وہ اپنے نام سے گانا نہیں لکھ سکے گا۔ اگر سلمان میں ہمت ہے تو انہیں بچائیں۔' اس معاملے میں ممبئی کی ورلی پولیس نے ایک نامعلوم شخص کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے۔ پولیس اس نمبر کو ٹریس کرنے میں مصروف ہے جس سے دھمکی آئی تھی۔ تاہم یہ کون سا گانا ہے اور کس نے لکھا ہے، یہ معلومات دھمکی آمیز پیغام میں نہیں دی گئی ہیں۔ دھمکیوں کے درمیان اداکار اپنی فلم 'سکندر' کی شوٹنگ میں مصروف ہیں۔ وہ حیدرآباد میں شوٹنگ کر رہے ہیں۔ اس وجہ سے سلمان خان بگ باس کے آنے والے ویک اینڈ کا وار کی شوٹنگ سے بھی باہر ہو گئے ہیں۔ ان کی جگہ ایکتا کپور اور روہت شیٹی شو کی میزبانی کریں گے۔ شو کے پرومو بھی منظر عام پر آ گئے ہیں۔ اس سے پہلے بھی کئی مشہور شخصیات سلمان کی غیر موجودگی میں ریئلٹی شوز کی میزبانی کر چکے ہیں۔ سلمان خان نے دھمکیوں کے باوجود اپنے کام سے سمجھوتہ نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ وہ سخت سیکورٹی کے درمیان فلموں اور بگ باس کی شوٹنگ کر رہے ہیں۔ رشمیکا مندنا فلم سکندر میں سلمان کے ساتھ نظر آئیں گی۔ گزشتہ چند ماہ میں اداکار کو ملنے والی دھمکیوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ حال ہی میں سلمان خان کو لارنس بشنوئی کے نام پر دھمکی دی گئی تھی۔ دھمکی دینے والے شخص نے اپنی شناخت لارنس کے بھائی کے طور پر کی۔ اس نے دھمکی دی اور 5 کروڑ روپے تاوان کا مطالبہ کیا۔ دھمکی میں کہا گیا کہ اگر سلمان خان زندہ رہنا چاہتے ہیں تو وہ ہمارے مندر جا کر معافی مانگیں یا 5 کروڑ روپے دیں۔ اگر انہوں نے ایسا نہیں کیا تو ہم انہیں مار دیں گے، ہمارا گینگ ابھی تک سرگرم ہے۔

پولیس نے اس شخص کو کرناٹک سے گرفتار کیا ہے۔ ملزم کی شناخت 35 سالہ ملزم بھکارام جلارام بشنوئی کے طور پر کی گئی ہے۔ وہ اصل میں جالور، راجستھان کا رہنے والا ہے۔ یہ سلسلہ یہیں نہیں رکا۔ اس سے پہلے بھی ایک شخص نے سلمان کو جان سے مارنے کی دھمکی دیتے ہوئے 2 کروڑ روپے کا مطالبہ کیا تھا۔ اب معاملہ اس قدر بگڑ چکا ہے کہ کوئی نامعلوم شخص لارنس کا نام لے کر سلمان خان کو دھمکیاں دے رہا ہے۔ آپ کو بتادیں کہ سلمان اور لارنس کے درمیان تنازعہ 1998 میں شروع ہوا تھا۔ کالے ہرن کے شکار کے معاملے پر یہ ایک مکمل تنازعہ ہے۔ لارنس نے ایک بار سلمان کے گھر پر فائرنگ کی تھی۔

مہاراشٹر انتخابات سے قبل سنجے راؤت کا انکشاف، 'بی جے پی میں شامل ہونے کے لیے دباؤ ڈالا گیا!'

ممبئی: مہاراشٹر میں اسمبلی انتخابات کی سرگرمیوں کے درمیان شیوسینا (یو بی ٹی) کے سینئر رہنما سنجے راؤت نے ایک بڑا دعویٰ کرتے ہوئے بی جے پی پر تنقید کی۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی ان پر اور ان کے ساتھیوں پر دباؤ ڈال رہی تھی کہ وہ پارٹی چھوڑ کر بی جے پی میں شامل ہو جائیں۔ راوت نے الزام عائد کیا کہ بی جے پی کا مقصد تقسیم کی سیاست کرنا ہے، اور وہ خود اندر سے تقسیم ہے۔ سنجے راؤت نے انکشاف کیا کہ ان کے علاوہ انیل دیشمکھ اور انیل پرب پر بھی بی جے پی میں شامل ہونے کے لیے دباؤ ڈالا گیا۔ انہوں نے وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کو بھی نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ یہ رہنما دوسروں کو متحد کرنے کی بات کرتے ہیں، جبکہ خود ان کے خاندان تقسیم کا شکار ہیں۔ انہوں نے کہا، 'یوگی جی کے چار بھائی الگ رہتے ہیں اور اس کے باوجود وہ اتحاد کی بات کرتے ہیں۔' سنجے راؤت نے مزید کہا کہ ان کے ساتھی رہنما پرفل پٹیل اور پرتاپ سرنائک نے محض انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کے دباؤ میں پارٹی چھوڑ دی۔ جب ان پر بھی دباؤ ڈالا گیا تو انہوں نے نائب صدر کو خط لکھ کر اپنی شکایت کی۔ ان کا کہنا تھا کہ کئی رہنماؤں پر بھی بی جے پی میں شامل ہونے کے لیے دباؤ تھا تاکہ کمزور ارادے والے رہنما شیوسینا کو چھوڑ دیں۔ گزشتہ روز شیوسینا (یو بی ٹی) کے سربراہ ادھو ٹھاکرے نے بھی بی جے پی کے نعرے 'بٹیں گے تو کٹیں گے' پر شدید تنقید کی اور کہا کہ وہ مہاراشٹر کو تقسیم کرنے اور لوٹنے کے بی جے پی کے ایجنڈے کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ انہوں نے ایکناتھ شندے کی زیر قیادت حکومت کو خواتین کے تحفظ کے معاملے پر بھی تنقید کا نشانہ بنایا اور سوال اٹھایا کہ جب ریاست میں خواتین محفوظ نہیں تو 'لاڈکی بہن یوجنا' کا کیا فائدہ ہے؟ واضح رہے کہ مہاراشٹر میں اسمبلی انتخابات 20 نومبر کو ایک ہی مرحلے میں ہوں گے، جبکہ 23 نومبر کو ووٹوں کی گنتی کی جائے گی۔

'زندہ رہی تو عدالت میں ضرور جاؤں گی!' نیا وارنٹ جاری ہونے پر پرگیہ ٹھاکر نے بیان کی اپنی حالت زار

بھوپال مدھیہ پردیش کے شہر بھوپال سے بی جے پی کی سابق رکن پارلیمنٹ سادھوی پرگیہ سنگھ ٹھاکر کے خلاف 2008 کے مالیگاؤں بم دھماکہ کیس میں ممبئی کی خصوصی این آئی اے عدالت نے ایک بار پھر وارنٹ جاری کیا ہے۔ عدالت نے پرگیہ کو مقدمے میں پیش ہونے کی ہدایت دی ہے، کیوں کہ معاملے کی آخری بحث چل رہی ہے اور اس میں ان کی موجودگی ضروری ہے۔ این آئی اے عدالت کے جج اے کے لاہوٹی نے کہا کہ چونکہ یہ مقدمہ اہم مرحلے پر ہے، اس لیے پرگیہ سنگھ ٹھاکر کو عدالت میں پیش ہونا چاہیے تاکہ سماعت کا عمل مکمل ہو سکے۔ عدالت نے ان کے خلاف 10 ہزار روپے کا ضمانتی وارنٹ جاری کیا ہے، جو 13 نومبر تک واپس کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ وہ عدالت میں پیش ہوں اور اس وارنٹ کو منسوخ کرائیں۔

دریں اثنا، سادھوی پرگیہ نے اپنے سوشل میڈیا اکاؤنٹ ایکس پر ایک پوسٹ میں اپنی حالت زار بیان کی اور کانگریس پارٹی کو اس کا ذمہ دار قرار دیا۔ انہوں نے پوسٹ میں لکھا، "کانگریس کا ٹارچر صرف اے ٹی ایس کسٹڈی تک ہی نہیں میری تمام عمر کے لیے تکلیف کا باعث ہے۔ مجھے دماغ میں سوجن، آنکھوں سے کم نظر آنا، کانوں سے کم سننا اور بولنے میں مشکلات کی شکایت ہے۔ اس کے علاوہ سٹیرائیڈز اور نیورو کی دوائیوں کے اثرات سے جسم میں سوجن آ گئی ہے اور ایک ہسپتال میں علاج جاری ہے۔ زندہ رہی تو کورٹ ضرور جاؤں گی۔" پرگیہ سنگھ ٹھاکر کے وکیل، جے پی مشرا نے عدالت میں دلیل پیش کی کہ ان کی صحت خراب ہے، جس کے سبب وہ عدالت میں پیش ہونے کے قابل نہیں ہیں اور درخواست کی کہ انہیں عدالت میں پیش ہونے سے رعایت دی جائے۔ تاہم، عدالت نے فیصلہ دیا کہ چونکہ یہ مقدمہ آخری مراحل میں ہے، اس لیے پرگیہ کا پیش ہونا ضروری ہے۔ یہ پہلی بار نہیں ہے کہ پرگیہ کے خلاف وارنٹ جاری کیا گیا ہو۔ اس سے قبل، مارچ 2024 میں بھی این آئی اے عدالت نے انہیں پیش نہ ہونے پر گرفتاری کا وارنٹ جاری کیا تھا۔ اس وقت بھی پرگیہ نے صحت کا حوالہ دیتے ہوئے عدالت میں حاضری نہیں لگائی تھی۔

قومی کونسل کے زیر اہتمام جواہر لال نہرو یونیورسٹی میں سہ روزہ قومی سمینار کا آغاز

قومی اردو کونسل نے زبان کے ساتھ ساتھ ادب کے فروغ میں بھی اہم کردار ادا کیا: ڈاکٹر شمس اقبال

ادب اپنے عہد اور معاشرے کا زائیدہ ہوتا ہے: سید محمد اشرف

نئی دہلی: (اودھ نامہ) قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے زیر اہتمام ہندوستانی زبانوں کے مرکز جواہر لعل نہرو یونیورسٹی کے اشتراک سے سہ روزہ قومی سمینار کا انعقاد کیا گیا، افتتاحی تقریب میں خیر مقدمی کلمات پیش کرتے ہوئے قومی اردو کونسل کے ڈائرکٹر ڈاکٹر شمس اقبال نے کہا کہ اس سمینار کے لیے معاصر ادب کا تنقیدی، تحقیقی اور تخلیقی منظر نامہ اس لیے منتخب کیا گیا کہ ادب کے پورے منظر نامہ کی ایک تصویر سامنے آئے اور تحقیق وتنقید اور تخلیق کی مجموعی پیش رفت کا اندازہ لگایا جاسکے، انہوں نے مزید کہا کہ قومی اردو کونسل نے زبان کے ساتھ ساتھ ادب کے فروغ کے میں بھی اہم کردار ادا کیا ہے۔

پروفیسر خواجہ محمد اکرام الدین نے تعارفی کلمات میں کہا کہ اس مشینی دور میں ہر انسان بے تحاشا بھاگتا جارہا ہے۔ ہم مشینوں کے حساب سے چلتے ہیں، یہ دور اپڈیشن کا ہے، اب ہمیں اس پر غور کرنا ہے کہ ادب اپڈیشن کے پروسس میں ہے یا نہیں، مشین جس طرح اپڈیٹ ہورہی ہے؟ انہوں نے مزید کہا کہ وہ زبان ہمیشہ زندہ رہے گی جس میں ادب عالیہ موجود ہے، ادب تصویر زندگی بھی ہے تفسیر زندگی بھی۔ مشین جتنی بھی ترقی کرلے جمالیاتی احساس نہیں پیدا کر سکتی۔

کلیدی خطبہ پیش کرتے ہوئے ممتاز فکشن نگار سید محمد اشرف نے کہا کہ ادب اپنے عہد اور معاشرے کا زائیدہ ہوتا ہے انہوں نے مزید کہا کہ اردو زبان میں داستان ہو یا مثنوی یا مرثیہ سب میں ہندوستانی عناصر کی کارفرمائی ہے۔ پچھلے چوبیس برسوں میں افسانے سے زیادہ ناول لکھنے کا رجحان پیدا ہوا ہے، اکیسویں صدی کا فکشن نگار کوشش کررہا ہے کہ موجودہ صدی کے رزمیہ عناصر کو دکھائے، فکشن کی طویل ترین شکل ناول اور مختصر ترین شکل افسانچہ کا رجحان اسی دور میں ہوا ہے، اس صدی کو فکشن کی صدی بھی کہا جاتا ہے، مہمان اعزازی سید فاروق نے کہا کہ ہم اس ملک میں پیدا ہوئے جہاں تمام زبانوں کا احترام ہے، ان ادبی مجلسوں کی بہت ضرورت ہے۔ ماہر تعلیم اور نقاد پروفیسر سدھیر پرتاپ سنگھ چیئرپرسن ہندوستانی زبانوں کا مرکز جواہر لعل نہرو یونیورسٹی نے کہا کہ ساجھی وراثت پر کام کرنے کی ضرورت ہے، مہمان خصوصی پروفیسر شوبھا سیواسنکرن، ڈین اسکول آف لینگویجز جواہر لعل نہرو یونیورسٹی نے کہا کہ اردو ایسی زبان ہے جس میں تہذیب و ثقافت ہے، اس میں ثقافتی تنوع ہے، اس تقریب کی نظامت کے فرائض معروف اینکر ڈاکٹر شگفتہ یاسمین نے بحسن وخوبی انجام دیے۔ جبکہ شکریہ کی رسم ڈاکٹر نصیب علی چودھری نے ادا کی۔ اس موقع پر بڑی تعداد میں دہلی کی تینوں جامعات کے طلبا اور اساتذہ کے ساتھ ساتھ اہل علم اور دانشور موجود رہے۔

تعلیم قوموں کی ترقی وتنزلی کا معیار ہے: سید ارشد مدنی

جامعۃ الشیخ عبدالستار نانکہ گندیوڑہ میں ایک عظیم الشان تعلیمی بیداری کانفرنس منعقد

سہارنپور(احمد رضا) جامعۃ الشیخ عبدالستار نانکہ گندیوڑہ میں ایک عظیم الشان تعلیمی بیداری کانفرنس منعقد ہوئی جسکی صدارت جامعہ کے صدر حضرت حافظ جمیل احمد نانکوی نے فرمائی جامعہ کے استاذ تجوید قاری مطیع الرحمان قاسمی کی خوبصورت تلاوت سے پروگرام کا آغاز ہوا جامعہ کے استاذ حفظ قاری چاند رحمانی نے نعت پاک پیش کی۔ جامعہ کے ناظم اعلیٰ مولانا مفتی عطاء الرحمن جمیل قاسمی نانکوی نے نظامت کے فرائض بحسن وخوبی انجام دئے۔ قائد جمعیت امیر الہند حضرت مولانا سید ارشد مدنی استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند نے خطاب فرماتے ہوئے سامعین کو اصلاح معاشرہ کے اہم موضوع حقوق العباد پر روشنی ڈالی حضرت نے فرمایا نمازی بننا آسان حاجی بننا آسان روزہ رکھنا آسان لیکن معاملات کی درستگی میں بہت زیادہ کمی ہے۔ اچھے مال میں ہلکا مال ملا کر بیچنا دودھ میں پانی ملا کر بیچنا قرض لیکر واپس نہ کرنا امانت میں خیانت کرنا جھوٹ بول کر مال فروخت کرنا اسکو کمائی کا زریعہ بنالیا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایسے لوگوں کیلئے جہنم تیار کی ہوئی ہے۔ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ایک مقروض صحابی کا جنازہ پڑھانے سے انکار کردیا دوسرے صحابی نے کہا حضور اسکے قرض کی ذمہ داری میں لیتا ہوں میں اسکا قرض ادا کرونگا تب آپ آگے بڑھے اور نماز جنازہ پڑھائی۔ مظاہر العلوم جدید سے تشریف لائے مولانا مفتی سید صالح صاحب نے تعلیم کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور فرمایا تعلیم ترقی کا زریعہ ہے تعلیم قوموں کے عروج وزوال کی وجہ بنتی ہے نیز علوم القرآن علوم حدیث تمام علوم میں سب سے زیادہ اہمیت کے علوم ہیں۔ اللہ کے نبی کا فرمان ہے تم میں بہترین لوگ وہی ہیں جو قرآن کو سیکھتے اور سکھاتے ہیں۔ خانقاہ بوڑیہ کے سربراہ الحاج پیرجی حافظ حسین احمد نے اپنی نصائح عالیہ سے نوازتے ہوئے فرمایا نماز دین کا ستون ہے نماز روزی برکت کا سبب ہے۔ آج ایک کثیر تعداد وہ ہے جو نماز اور مساجد سے دور ہیں۔ نماز نبی کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ آج اس اجلاس سے یہ وعدہ کرکے جائیں گے کہ پنج وقتہ نمازی پڑھیں گے تبھی اجلاس میں آنے کا فائدہ ہوگا۔ جمعیت علماء ہند ضلع سہارنپور کے صدر حضرت مولانا سید حبیب اللہ مدنی نے نوجوان نسل کو موبائل کی برائیوں سے آگاہ کیا حضرت نے فرمایا موبائل کے جہاں بہت سارے فائدے ہیں اس سے زیادہ نقصانات بھی ہیں نیز یہ جو موبائل فون پر علماء کرام کے بیانات سنتے ہیں اس پر بھی خیال کرنے کی ضرورت ہے ایک منصوبہ بند سازش کے تحت یہودی لابی یوٹیوب۔ فیس بک پر مولویوں کی شکل میں بیٹھے عقائد کے ٹھگوں کے زریعہ امت کے عقائد کو خراب کرنے میں مصروف عمل ہیں اصل دین کتابوں اور علماء کے پاس ہے۔ آپ یوٹیوب فیس بک پر جن کو نہیں جانتے کہ یہ کون ہیں ان سے علم مسائل معلوم کر رہے ہو۔ قاری زبیر عالم رحمانی نے مدرسہ کا تعارف اور نظم پیش کی عزیزہ عفیفہ انصاری عبیدالرحمن انصاری اور جویریہ انصاری نے بھی خوبصورت نظمیں پیش کیں۔ جامعہ کے بانی و مہتمم الحاج فضل الرحمن خلیف و جانشین حضرت نانکوی نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا تعلیم کی اہمیت پر خوبصورت گفتگو فرمایا کی اس وقت امت مسلمہ ایک نازک موڑ سے گزر رہی ہے چہار جانب فتنے منہ بائے کھڑے ہیں ہر روز نئی پالیسیوں اور اسکیموں کے ذریعہ ملت کے نوجوانوں اور شہزادیوں کو ارتداد کے گڑھے میں دھکیلنے کی کوشش کی جارہی ہے مدارس اسلامیہ اس کے سدباب کیلئے کوششیں کر رہیں ہیں۔ اسی عنوان پر غوروفکر کیلئے آج کا یہ اجلاس کیا گیا میں تمام مہمانان کرام بالخصوص موقر ترین علماء کرام کا استقبال کرتا ہوں اور شکریہ ادا کرتا ہوں ہماری ادنیٰ دعوت پر تشریف فرما ہوئے۔ اخیر میں ازہر ہند دارالعلوم دیوبند سے تشریف لائے دارالعلوم کے استاذ حضرت مولانا محمد سلمان بجنوری نے اصلاح معاشرہ پر خاص خطاب کیا حضرت نے سودی نظام کی تباہ کاری پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ کوئی علاقہ اس بیماری سے بچا ہوا نہیں ہے سود ہر فرد کے لئے تباہ کن ہے اس سے پرہیز کرنا چاہئے نیز نشہ بھی قوم کی تباہ کاری کی ایک وجہ ہے۔ اس سے بھی کوئی علاقہ نہیں بچا ہے نشہ اور شراب تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ معاشرہ کو اس سے پاک کرنے کی کوشش کرنی چاہئے شادیوں میں بے جا اخراجات بھی سنت و شریعت کے خلاف ہیں حضرت مولانا سلمان صاحب ہی کی دعا پر پروگرام کا اختتام ہوا۔ خانقاہ رائے پور سے تشریف لائے حضرت شاہ عتیق احمد نے تجوید سے فارغ ہونے والے 13 طلباء کو اسناد دے کرانکی حوصلہ افزائی کی پروگرام میں۔ مولانا محمد ہاشم قاسمی مولانا محمد آصف ندوی مولانا حبیب اللہ قاسمی مولانا ناظم قاسمی مولا اشتیاق قاسمی قاری عبدالرحمن مانک مئو مولانا محمد عرفان قاسمی مولانا محب المرسلین ممبئی مولانا شمشاد قاسمی حافظ حسین احمد حافظ محمد احمد رائے پوری جانشین ڈاکٹر شفیق احمد مولان ارشاد عقابی حاجی گل رحمان قریشی نواب انصاری قاسم انصاری جہانگیر انصاری مولانا خالد ندوی مولانا سرور عالم قاسمی قاری مستفیض کاشفی مولانا فتح محمد ندوی مولانا مکرم ندوی مولانا تسلیم الدین مفتی ضیاء الرحمن قاسمی مولانا عارف حافظ شمشاد مولانا اشرف مولانا آصف مولانا راشد قاری عبدالرحمن قاری سعید کیلاشپوری حاجی شفیق الرحمن ستاری قاری حامد قاری رضوان مولانا شاد مظاہری مولانا مختار حاجی سعید حاجی احسان عمران قریشی اجود انصاری قاری رضاء الرحمن قاری فرقان قاری صداقت مفتی عطاء الرحمن قاسمی قاری مطیع الرحمن قاسمی حاجی مشرف صاحب قاری محمد اعظم رحمانی قاری چاند حنفی قاری مومن قاری حسین قاری منور قاری زبیر عالم قاری عبدالماجد قاری راشد قاری نثار ماسٹر اشرافت قاری برہان مولانا مصطفی مولانا طاہر مفتی عثمان قاسمی قاری شاکر قاری سلیمان قاری ندیم مفتی وسیم مشرف مولانا محمد احمد محمد عثمان محمد گلزار محمد سلمان مولانا شہزاد بابو جمشید انصاری حاجی اکرام قاری عبدالوہاب وغیرہ کے علاوہ علاقے کے ہزاروں افراد نے شرکت کی!

قرآن مقدس صرف مسلمانوں کی کتاب نہیں بلکہ انسانی شعبہ حیات کا مکمل دستور العمل اور آفاقی دعواتی پیغام ہے: مولانا فروغ القادری

مدرسہ اہل سنت گلشن رضا کے زیر اہتمام سالانہ جلسہ دستار بندی "سرکار بغداد کانفرنس" ہیرامن کا پوروا میں انعقاد

کان پور۔ ۸ نومبر۔ اسلام امن وامان، صلاح وفلاح، معاشی ومعاشرتی اور اقتصادی نظام کا بہترین پیغام اور تہذیب اور شائستگی والا مذہب ہے۔ اسلام نام ونمود کا علمبردار نہیں بلکہ عمل وتقلید کا دعواتی پیغام کا نام ہے۔ ان خیالات کا اظہار مولانا فروغ القادری سکریٹری ورلڈ اسلامک مشن، انگلینڈ نے مدرسہ اہل سنت گلشن رضا کے زیر اہتمام خانقاہ واحدیہ بلگرام مقدس کی عبقری شخصیت حافظ وقاری سید الشاہ میر محمد رضوان میاں دام ظلہ النورانی کی سرپرستی اور مفتی محمد الیاس خاں نوری مفتی اعظم کان پور کی صدارت میں منعقدہ جلسہ دستار بندی "سرکار بغداد کانفرنس" کے روح پرور اجلاس میں چیتا پارک ہیرامن پوروا میں کیا۔ مولانا نے کہا کہ اسلام اندھی تقلید کا داعی نہیں بلکہ فکر ونظر کی دعوت دیتا ہے۔ آج اسلام کا پیروکار مسلمان اسلامی نظریات وافکار کا اتنا مطالعہ نہیں کرتا جتنا کہ مغربی دنیا اسلامی نظریات وافکار کو پڑھ رہی ہے اور ان پر تحقیق وریسرچ کا کام کر رہی ہے۔ یہی وجہ ہیں کہ اسلام کا دعواتی نظام انہیں بہت تیزی کے ساتھ متاثر کر رہا ہے۔ مولانا نے قرآن مقدس کی عظمت و تقدس پر ایک فکر انگیز گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ قرآن مقدس صرف مسلمانوں کی کتاب نہیں بلکہ انسانی شعبہ حیات کا مکمل دستور العمل ہے۔ قرآن کریم آفاقی دعواتی پیغام ہے یہ طاق والماری میں سجانے کے لیے نہیں بلکہ اسے خوب پڑھنے، سمجھنے اور قابل تقلید وعمل والی آخرت میں نجات دہندہ کتاب ہے۔ مولانا کہا کہ قرآن مقدس کو یہ اعجاز حاصل ہے کہ دنیا کے گوشہ گوشہ میں اس کے حفاظ بکثرت ملتے ہیں۔ اس کے علاوہ کسی آسمانی یا غیر آسمانی کتاب کو یہ شرف حاصل نہیں۔ دنیا کی واحد کتاب ہے جو سب سے زیادہ اپنوں وبیگانوں سب میں پڑھی جاتی ہے۔ قرآن مقدس کو ایک اہم اعجاز یہ بھی حاصل ہے کہ خود اللہ عزوجل نے اس کی حفاظت کا وعدہ اپنے ذمہ کرم میں لے لیا ہے۔ ہر زمانہ میں پورے اکناف عالم کے اندر قرآن کریم کے حفاظ کا بکثرت پایا جانا یقینا اس کے حفاظتی نظام کا بہترین نمونہ ہے۔ مولانا طاہر رضا گیاوی نے علم اور اس کی ضرورت پر ایک تحقیقی گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ علم سیکھو اس لیے نہیں کہ روزی کما سکو بلکہ اس لیے کہ صحیح وغلط، اچھے وبرے اور حق وباطل کے درمیان خط امتیاز کھینچ سکو۔ ملک وملت کی خدمت کے جذبہ سے علم سیکھو تا کہ ملک وملت کے کسی کام آسکو۔ علم چاہے جو بھی ہو اس کا سیکھنا قطعا معیوب نہیں۔ ڈاکٹر، انجینیر اور وکالت خواہ کوئی بھی شعبہ ہو اس میں طبع آزمائی کرنا اور اس کے حصول میں گرد راہ چھاننا قطعا نہ تو خلاف فطرت ہے اور نہ انصاف کے خلاف۔ البتہ علوم اسلامی کو تمام علوم پر ایسے ہی تفوق حاصل ہے جیسے جسم پر روح کو حاصل ہے۔ مولانا مہتاب عالم قادری مصباحی سربراہ اعلیٰ مدرسہ ھذا کی نگرانی میں جلسے کا آغاز مولانا قاری محمد طیب رضوی نے تلاوت کلام ربانی سے کیا۔ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں مولانا منیر رضا ریسرچ اسکالر جامعہ اسلامیہ روناہی اور قاری اقبال بیگ قادری نے ہدیہ نعت کا نذرانہ پیش کیا۔ مدرسہ ھذا کے فارغ چھ حفاظ کرام کو جبہ ودستار اور سند سے علماو مشائخ کے مبارک ہاتھوں سے نوازا گیا۔ صلوۃ وسلام اور ایمان وعمل کی پختگی، ملک وملت کے امن وسلامتی کی دعا پر جلسے کا اختتام ہوا۔ اس موقع پر شہر کے اکابر اور موقر علما وحفاظ اور ائمہ کرام خصوصا حضرت مولانا سید محمد اکمل اشرفی، مولانا عبدالرحیم امام وخطیب محمدی مسجد، مولانا قاری میکائیل ضیائی امام وخطیب مسجد مولوی عابد، مولانا اصغر یار علوی پرنسپل دارالعلوم ضیاء الاسلام راوت پور، مولانا نیاز اشرفی شیام نگر مولانا سمیع اللہ، مولانا انور خاں، مولانا شارق نمک والی مسجد حافظ محمد احمد، وغیرہ موجود رہے۔

اعظم گڑھ: ایس ڈی ایم نے بار کا معائنہ کیا، نہیں کی گئی حد بندی

اعظم گڑھ:8 نومبر(پی این ایس) اس وقت کرایہ کولے کر ڈسٹرکٹ بار اور ضلع انتظامیہ کے درمیان رسہ کشی جاری ہے۔ بار کی شکایت پر ایس ڈی ایم صدر نے بار کا معائنہ کیا۔ تاہم چھٹی کی وجہ سے حد بندی نہ ہو سکی اور وہ معائنہ کے بعد چلے گئے۔ جوائنٹ مجسٹریٹ اور ایس ڈی ایم صدر سنیل کمار دھنوتا نے کہا کہ شکایتی خط ڈسٹرکٹ بار کے صدر نے پیش کیا تھا۔ بتایا کہ مختار خانہ کے نام پر رجسٹرڈ اراضی کا معائنہ کیا گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ بار کی طرف سے شکایت درج کرائی گئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا مختار خانہ جس علاقے میں ہے اس کی ایک بار حد بندی کی جائے لیکن آج چھٹی ہے۔ جس کی وجہ سے بار کے لوگ یہاں نہیں ہیں۔ بار کی مدد سے درست پیائش کی جائے گی۔ یہاں دو قسم کی دکانیں ہیں، ایک بار کو کرایہ دیتے ہیں اور دوسری نذرات کو۔ ایسے میں یہ ایک پرانی دقت بنی ہوئی ہے۔ اسے حل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

دیوبند علاقہ سے جرائم کا خاتمہ میری اولین ترجیحات میں شامل

نئے تھانہ انچارج سنیل ناگر کی صحافیوں سے گفتگو

دیوبند، 8 نومبر (ایچ ایف خان) اس وقت مختلف اطراف سے انفارمیشن کی بھرمار اور پھر معاشرے میں تقسیم کے عمل کو دیکھتے ہوئے صحافی کی ذمے داری میں اور بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار دیوبند کوتوالی کا چارج لینے والے نئے تھانہ انچارج سنیل ناگر نے پریس سے ملنے پروگرام کے دوران کیا۔ پریس ایسوسی ایشن دیوبند کے زیر اہتمام منعقدہ پروگرام میں خطاب کرتے ہوئے دیوبند کوتوالی انچارج سنیل ناگر نے کہا کہ دیوبند علاقہ سے جرائم کا خاتمہ کرنا ان کی اولین ترجیحات میں شامل ہے، انہوں نے کہا ان کی جہاں بھی پوسٹنگ ہوئی وہاں کے صحافیوں سے ان کا بہتر تال میل اور رابطہ بنا رہا انہیں یقین ہے کہ دیوبند کے صحافی بھی ان کا تعاون کریں گے اور وہ بھی صحافیوں سے ہر وقت رابطہ میں رہیں گے۔ میٹنگ کی صدارت کرتے ہوئے ایسوسی ایشن کے صدر منوج سنگھل نے انہیں ایسوسی ایشن سے وابستہ تمام صحافیوں کی جانب سے علاقہ میں امن وامان بنائے رکھنے میں ہر ممکن مدد اور تعاون کی یقین دہانی کراتے ہوئے کہا کہ دیوبند کے صحافیوں نے ہمیشہ ذمہداری کی صحافت کی ہے کبھی بھی کسی غیر ضروری معاملہ کو اچھالا نہیں ہے ہمیشہ سنجیدگی اور بردباری کا مظاہرہ کیا ہے۔ پروگرام میں نظامت کے فرائض انجام دے رہے آباد علی شیخ نے کہا کہ ایس ایس آئی اے جے کمار کو انسپکٹر بننے پر مبارکباد پیش کی، الحاج فیروز خان اور سمیر چودھری نے کوتوالی انچارج سنیل ناگر کی دیوبند آمد کو خوش آئین اور صحافت کو ریاست کا چوتھا ستون قرار دیتے ہوئے کہا کہ گزشتہ چند دہائیوں کے دوران صحافتی شعبے نے بہت تبدیلیاں دیکھیں ہیں۔ اس دوران اطہر عثمانی، دیپک شرما، پرشانت تیاگی، معین صدیقی، مشرف عثمانی، نوشاد عثمانی، عارف عثمانی، فہیم عثمانی اور پنٹو شرما وغیرہ موجود تھے۔

باغپت میں 50 سال پرانی مسجد کو منہدم کرنے کا حکم

متولی پر 4.12 لاکھ روپے کا جرمانہ

باغپت:8 نومبر(پی این ایس) باغپت کے راج پور کھامپور گاؤں میں ایس ڈی ایم کورٹ کے ایک فیصلے سے ماحول گرم ہو گیا ہے۔ باغپت میں 50 سال پرانی مسجد کو منہدم کرنے کا حکم جاری کیا گیا ہے۔ یہ فیصلہ ایس ڈی ایم کورٹ میں مسلم عرضی گزار گلشار کی شکایت کی سماعت کے دوران دیا گیا۔ ہائی کورٹ کے حکم کے بعد ضلعی انتظامیہ نے تالاب کی زمین پر ناجائز قبضہ کر کے بنائی گئی مسجد کو گرانے کا حکم دیا اور متولی پر 4.12 لاکھ روپے کا جرمانہ بھی عائد کیا۔ باغپت ضلع کے راج پور کھامپور گاؤں میں گزشتہ 50 سالوں سے ایک مسجد موجود ہے۔ اسی گاؤں میں رہنے والے ایک مسلم نوجوان گلشار نے عدالت میں عرضی داخل کی تھی۔ اس درخواست میں کہا گیا تھا کہ جس زمین پر مسجد بنی ہے وہ تالاب کی ہے۔ یہ مسجد یہاں غیر قانونی طور پر بنائی گئی ہے۔ اس تکیہ والی مسجد کو گرا کر زمین کو تجاوزات سے آزاد کروائیں۔ جس کے بعد مسجد کو گرانے کے احکامات دیے گئے ہیں۔ گلشار نے 29 جولائی کو ہائی کورٹ میں خصوصی درخواست دائر کی تھی۔ درخواست گزار کی سماعت کرتے ہوئے ہائی کورٹ نے تعمیرات کو غیر قانونی تجاوزات قرار دیتے ہوئے ریونیو کوڈ کی بنیاد پر اسے ٹھکانے لگانے کا حکم دیا۔ جب یہ حکم ضلع انتظامیہ تک پہنچا تو تحصیلدار نے اکاؤنٹنٹ اور لاء افسران سے مذکورہ کیس کی رپورٹ طلب کی اور پورے معاملے کی چھان بین شروع کردی۔ تحقیقات کی بنیاد پر تحصیلدار کی عدالت میں مقدمہ درج کر کے سماعت شروع کی گئی اور شواہد، حقائق اور دستاویزات کی بنیاد پر مسجد کے متولی کو نوٹس جاری کیا گیا۔ ریونیو ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے ایڈوکیٹ رویندر راٹھی اور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ایڈوکیٹ ناگیش کمار نے اپنا رخ پیش کیا۔ سماعت ہوئی، الزامات اور جوابی الزامات، حقائق کی چھان بین ہوئی اور باغپت کے تحصیلدار ابھیشیک کمار نے تالاب کی زمین پر بنی مسجد کو غیر قانونی قرار دیا۔ اس کے علاوہ متولی پر تقریباً 4.12 لاکھ روپے جرمانہ اور 5 ہزار روپے انہدام کے اخراجات ادا کرنے کے احکامات بھی جاری کیے گئے۔ راج پور کھامپور گاؤں میں تالاب کی اراضی پر بنائی گئی غیر قانونی مسجد کو گرا کر زمین سے تجاوزات ہٹانے کے احکامات جاری کر دیے گئے ہیں۔ ریونیو افسران کی ایک کمیٹی بنائی جائے گی اور غیر قانونی مسجد کو گرانے کے لیے وقت کا تعین کیا جائے گا، جس کے بعد محکمہ ریونیو کی ٹیم پولیس فورس کے ساتھ مل کر مسجد کو گرانے کے لیے کارروائی کرے گی۔ جیسے ہی گاؤں والوں کو اس بات کا علم ہوا تو وہ ناراض ہو گئے۔ مقامی انتظامیہ کے اس فیصلے سے گاؤں والے ناراض ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ حکم غلط ہے، انہیں 15 دن کا وقت دیا گیا ہے کہ وہ اس معاملے میں اعلیٰ حکام کی عدالت میں اپنا موقف پیش کریں اور فیصلے کو چیلنج کریں۔ مسجد کو کسی قیمت پر گرانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

یوپی مدرسہ ایکٹ 2004 پر سپریم کورٹ کا فیصلہ لائقِ تحسین اور قابل قدر: سید رضوان

شاہجہاں پور (پریس ریلیز) مدرسہ ایجوکیشن ایکٹ 2004 پر سپریم کورٹ نے ہائی کورٹ کے فیصلے کو تبدیل کرتے ہوئے جو فیصلہ دیا ہے، وہ لائق تحسین اور قابل قدر بھی ہے۔ ان تاثرات کا اظہار سماجوادی پارٹی اقلیتی سیل کے ریاستی چیف جنرل سکریٹری سید رضوان احمد نے کرتے ہوئے کہا کہ اس فیصلے سے تعلیم حاصل کرنے والے 20 لاکھ سے زائد طلباء کا مستقبل محفوظ ہو گیا ہے۔ جو اپنا مستقبل ان مدارس میں اسلامی تعلیمات کے مطابق گزارنا چاہتے ہیں۔ وہیں دوسری طرف مدارس میں کام کرنے والے ہزاروں ملازمین کو بھی بیروزگار ہونے سے بچالیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تعلیم چاہے مدارس کی ہو یا اسکول کالج کی، اس پر کسی قسم کی سیاست نہیں ہونی چاہیے۔ ان مدارس کا ملک کی آزادی میں بہت اہم کردار ہے۔ مدارس کے طلباء وعلماء کی قربانیوں کی وجہ سے ہم آزاد فضا میں سانس لے رہے ہیں۔ اس لیے مدارس کو شک کی نگاہ سے نہیں دیکھا جانا چاہیے۔ عدالت عظمیٰ کے اس فیصلے سے کروڑوں مایوس دلوں کو نئی زندگی اور تقویت ملی ہے۔ یہ انصاف کی جیت ہے۔ ہمیں افسردہ ہونے کی بالکل ضرورت نہیں ہے۔ انہوں نے تمام ارباب مدارس کو اس قانونی فتح کے لیے مبارکباد دی ہے۔

سلطانپور: گھر میں زوردار دھماکہ

دیواریں پھٹ گئیں، تاجر جاں بحق؛ بیوی اور بہنوئی کی حالت تشویشناک

سلطانپور۔ اتر پردیش کے سلطان پور میں جمعہ کو ایک گھر میں زبردست دھماکہ ہوا۔ دھماکے سے کمرے کی دیواریں گر گئیں۔ چھت گر گئی۔ حادثے کے بعد کمرے میں موجود پٹاخے کا تاجر چھلانگ لگا کر بھاگ گیا۔ بیوی اور بہنوئی ملبے تلے دب گئے۔ تینوں کو میڈیکل کالج لایا گیا۔ پٹاخے کا کاروبار کرنے والا میڈیکل کالج میں دم توڑ گیا۔ دونوں خواتین کو میڈیکل کالج سے لکھنؤ ٹراما سینٹر ریفر کر دیا گیا۔ ایس ڈی ایم صدر نے کہا ہے کہ دھماکہ سلنڈر پھٹنے سے ہوا۔ وہیں، گاؤں والے پٹاخہ پھٹنے کی بات کر رہے ہیں۔ یہ معاملہ کدوار تھانہ علاقہ کے سرایا کے پورے بسین گاؤں کا ہے۔ نور حسن (28)، ساکن سرایا پوری بسن، پٹاخوں کا کاروبار کرتا تھا۔ جمعہ کی سہ پہر تقریباً ساڑھے تین بجے ان کے گھر کے ایک کمرے میں اچانک دھماکہ ہوا۔ دھماکہ اتنا زوردار تھا کہ کمرے کی چھت گر گئی۔ دیوار کی اینٹیں اور کمرے میں رکھی اشیاء دور دور تک بکھری ہوئی تھیں۔ دھماکہ ہوتے ہی نور حسن گر گئے۔ ان کی اہلیہ نازیہ بانو (25) اور بہنوئی انیشا بانو (32) ملبے تلے دب گئیں۔ دھماکے کی آواز سن کر گاؤں والے مدد کے لیے بھاگے۔ گاؤں والوں نے بہت محنت کر کے زخمیوں کو نکالا اور ایمبولینس کے ذریعے میڈیکل کالج بھیجا گیا، جہاں نور حسن کی موت ہو گئی۔ ایس ڈی ایم صدر وپن دویدی نے بتایا کہ دھماکہ سلنڈر پھٹنے سے ہوا پٹاخوں کی وجہ سے نہیں۔

ملک میں اردو کی بدحالی کا ذمہ دار کوئی اور نہیں ہم خود ہیں: ذکی طارق

بارہ بنکی، (ابوشحمہ انصاری) تحریک آزادی کو فروغ دینے والی زبان کا نام اردو ہے، ہندوستان کی گنگا جمنی تہذیب کا نام اردو ہے، ہندوستان کی ساری زبانوں کی سرتاج کا نام اردو ہے۔ مگر اردو کی اس ملک میں جہاں وہ پیدا ہوئی پسماندگی کے سب سے بڑے ذمہ دار ہم ہیں۔ ہم بڑی آسانی سے دوسروں پر الزام عائد کر دیتے ہیں اور غیروں کے سر اپنی ناکامی وبربادی کا ٹھیکرا پھوڑ دیتے ہیں لیکن اپنا محاسبہ بھی نہیں کرتے اور اپنے گریبان میں جھانک کر بھی نہیں دیکھتے۔ ہم حکومت پر اردو کے ساتھ سوتیلے پن کے برتاؤ کا الزام تو لگاتے ہیں مگر یہ غور نہیں کرتے کہ ہم نے اردو زبان کی کتنی خدمت کی ہے؟ مذکورہ خیالات کا اظہار کرتے ہوئے شاعر ادبی تنظیم "بزم ایوان غزل" کے صدر اور صحافی ذکی طارق بارہ بنکوی نے سر علامہ اقبال کے یوم پیدائش پر پوری دنیا میں منائے جانے والے یوم اردو کے موقع پر کہا کہ ہم نے اردو زبان کو مدارس تک محدود کر دیا ہے وہ بھی صرف درس وتدریس کے اوقات کے بعد وہاں بھی بہت حد تک اردو زبان نظر نہیں آتی اردو کی ترقی کے لئے سیمینار نہیں ہوتے، اردو زبان کی اہمیت اور خصوصیت بتانے کے لئے تقاریب کا انعقاد نہیں ہوتا، اردو کے اخبار ورسائل اتنی تعداد میں نہیں خریدے جاتے جتنا آبادی کے لحاظ سے خریدا جانا چاہیے اور ایسا نہ کرنے کی وجہ سے بہت سے اردو اخبارات کی اشاعت بند ہو گئی ہے اس لئے کہ وہ خسارے میں چلے گئے۔ ذکی طارق نے کہا کہ سال میں ایک بار اردو زبان سے متعلق مضمون لکھنے سے یا یوم اردو منا لینے سے اردو کی ترقی نہیں ہو سکتی اور اتنا کرنا کافی بھی نہیں ہے ہماری سستی کی وجہ سے بعض لوگ اردو کو مسلمانوں کی زبان ماننے لگے۔ آخر میں ذکی طارق نے کہا کہ آج تو اردو کی خوشحالی اور ترقی کے لئے، تابش دیئے جانے والے محضر نامے بھی دوسری زبانوں میں تحریر کئے جاتے ہیں، اردو سے متعلق اسٹیج پر دوسری زبانوں کے بینر نظر آتے ہیں گویا اردو کا دم بھرنے والے خود اردو زبان کا جنازہ نکال رہے ہیں ہمیں اس روش کو ترک کرنا ہوگا شادی کارڈ کی طرح خط وکتابت بھی اردو میں کرنی ہوگی اور مشاعروں میں ایسی شخصیات کو مدعو کرنا ہوگا جو اردو زبان کی حقیقت، اہمیت اور خصوصیت کا تفصیلی بیان کر سکیں۔

آگرہ-لکھنؤ ایکسپریس وے پر بس اور ٹرک میں حادثہ، ایک مسافر ہلاک، 15 سے زائد زخمی

فیروزآباد:8 نومبر (پی این ایس) اتر پردیش کے فیروزآباد ضلع میں ایک المناک سڑک حادثے میں ایک شخص ہلاک جبکہ 15 سے زائد افراد زخمی ہو گئے۔ یہ واقعہ ناصر پور تھانہ حدود میں آگرہ-لکھنؤ ایکسپریس وے پر پیش آیا جہاں تیز رفتار ٹریولر بس، جو مسافروں سے بھری ہوئی تھی، ایک کھڑے ہوئے ٹرک سے جا ٹکرائی۔ ٹکر اتنی شدید تھی کہ بس کا اگلا حصہ بری طرح تباہ ہو گیا۔ ذرائع کے مطابق، حادثے کے بعد پولیس اور ایمرجنسی سروسز فوری طور پر جائے حادثہ پر پہنچ گئیں اور تمام زخمیوں کو ابتدائی طبی امداد کے بعد قریبی اسپتال منتقل کیا گیا۔ حکام نے بتایا کہ بس میں 17 مسافر سوار تھے جو گجرات کے علاقے وادا نگر حویلی سے تعلق رکھتے تھے اور ایودھیا سے متھرا کی زیارت کے لیے جا رہے تھے۔ اسپتال کے ڈاکٹروں نے بتایا کہ حادثے میں تین افراد کی حالت تشویشناک ہے اور انہیں فیروزآباد کے ضلعی اسپتال ریفر کیا گیا ہے۔ جاں بحق مسافر کی لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ اکتوبر میں بھی یوپی کے کانپور میں ایک ہولناک سڑک حادثہ پیش آیا تھا جس میں پانچ افراد جان کی بازی ہار گئے تھے۔ اس حادثے میں تیز رفتار ڈمپر نے اچانک بریک لگا دی تھی جس کے باعث پیچھے چلنے والی کار اس سے ٹکرا گئی اور دو ٹرکوں کے درمیان کچلی گئی۔

علی گڑھ: لڑکی کو جھاڑیوں میں لے جا کر کیا عصمت دری، قصوروار نوجوان کو عمر قید کی سنائی گئی سزا

علی گڑھ:8 نومبر(پی این ایس) ضلع کے پالی مقیم پور تھانہ علاقے میں درج فہرست ذات کی لڑکی سے عصمت دری کے معاملے میں عدالت نے ملزم نوجوان کو قصوروار قرار دیتے ہوئے عمر قید کی سزا سنائی ہے۔ اے ڈی جے اسپیشل پوکسو سریندر موہن سہائے کی عدالت نے 50 ہزار روپے کا جرمانہ بھی عائد کیا ہے۔ جس میں متاثرہ کو 40 ہزار روپے دینے کا حکم دیا گیا ہے۔ استغاثہ کے وکیل اسپیشل پبلک پراسیکیوٹر مہیش سنگھ نے کہا کہ یہ معاملہ یکم دسمبر 2022 کو پیش آیا۔ متاثرہ خاتون کے مطابق اس کی آٹھ سالہ بیٹی اسکول سے گھر آئی اور بتایا کہ وہ اپنے دوستوں کے ساتھ انٹرول میں اسکول کے قریب باغ میں امرود لینے گئی تھی۔ اس کے بعد امانیوں عرف دھیا جس نے اس سے وہاں ملاقات کی، اسے بات چیت میں شامل کیا اور اس کے دوست کو پیسے دیے اور اسے بیڑی خریدنے کے لیے بھیج دیا۔ اس کے بعد وہ اسے کا مندا کر باغ کے پیچھے جھاڑیوں میں لے گیا اور اس کی عصمت دری کی۔ دھمکی دی کہ اگر کسی کو بتایا تو جان سے مار دے گا۔ جب بیٹی نے اپنی تکلیف بیان کی تو باپ نے پولیس کو اطلاع دی اور مقدمہ درج کرایا۔ لڑکی کا طبی معائنہ کرانے کے ساتھ ساتھ پولیس نے کیس، تفتیش اور بیانات وغیرہ کی بنیاد پر نوجوان کو جیل بھیج دیا۔ اس معاملے میں چارج شیٹ داخل کی گئی۔ وکیل کے مطابق کیس میں کل آٹھ افراد نے گواہی دی جن میں لڑکی کے علاوہ اس کے والدین، دوست، پولیس اور ڈاکٹر وغیرہ شامل تھے۔

یوپی میں کسی کے ساتھ امتیازی سلوک نہیں کیا گیا

عید کا چاند نظر نہ آئے تو اگلے دن چھٹی گنگا اشنان پر چھٹی میں سپا کا پیٹ درد: سی ایم یوگی

مرادآباد: 8 نومبر (پی این ایس) کندرکی اسمبلی ضمنی انتخاب کے لیے جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے سماج وادی پارٹی پر سخت نشانہ سادھا۔ انہوں نے سماجوادی پارٹی پر غنڈہ گردی کو فروغ دینے اور مجرموں کی حمایت کرنے کا الزام لگایا۔ بھداسنا گاؤں میں منعقدہ میٹنگ میں وزیر اعلیٰ نے کہا کہ جس گاڑی میں ایس پی کا جھنڈا نظر آئے گا وہ غنڈہ ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ اب عوام میں یہ تاثر پیدا ہو گیا ہے کہ جہاں بھی سپائی نظر آتے ہیں بیٹیاں ڈر جاتی ہیں۔ ایس پی پر حملہ کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ یوگی نے کہا کہ اگر کوئی ایس پی کا اصلی چہرہ دیکھنا چاہتا ہے تو ایودھیا اور قنوج کے واقعات کو دیکھے۔ جہاں ایس پی لیڈروں نے خواتین کے ساتھ بدتمیزی کی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ایس پی کا اعلان کردہ عہدیدار بھی ان کی بیٹیوں کے ساتھ نامناسب سلوک کرتا ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ "اگر باتوں سے کام نہ چلا تو ان غنڈوں کو لاتوں سے ٹھیک کیا جائے گا" اور مہذب سماج میں ان کی کوئی عزت نہیں ہے۔ امن و امان کے تئیں اپنی حکومت کے عزم پر زور دیتے ہوئے چیف منسٹر نے کہا کہ ان کی حکومت کے تحت ریاست میں قانون کی حکمرانی ہے۔ انہوں نے کہا، کوئی کرفیو نہیں، کوئی فساد نہیں، یوپی میں سب کچھ ٹھیک ہے۔ انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ کسی بیٹی کے ساتھ ناانصافی برداشت نہیں کی جائے گی اور ملزمان کو بخشا نہیں جائے گا۔ یوپی حکومت کی کامیابیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ سرکاری اسکیموں کا فائدہ ریاست کے تمام ضرورت مندوں کو بغیر کسی امتیاز کے دیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یوپی میں کسی کے ساتھ امتیازی سلوک نہیں کیا گیا۔ بڑے پیمانے پر لوگوں کو سرکاری نوکری، مکان، گیس سلنڈر، راشن اور آیوشمان کارڈ جیسی سہولیات فراہم کی جارہی ہیں۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے مرادآباد کی پیتل کی صنعت کی ترقی کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ 2017 سے پہلے یہ صنعت ٹھپ تھی، لیکن اب اس کا کاروبار 16 سے 18 ہزار کروڑ روپے تک پہنچ گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرادآباد کی پیتل کی صنعت ریاست کا فخر ہے جس کا سامان اب بیرونی ممالک میں بھی جاتا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کندرکی ضمنی انتخاب کو ایک بھارت، سریشٹھ بھارت کے مقصد کے لیے اہم قرار دیا اور عوام سے بی جے پی امیدوار کی حمایت کرنے کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا کہ مودی حکومت کی قیادت میں پچھلے دس سالوں میں سب کا ساتھ، سب کا وکاس کی پالیسی کے تحت ملک بھر میں ترقیاتی کام ہوئے ہیں۔ مرادآباد میں جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے ایس پی کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ عید کا چاند نظر نہ آنے پر اگلے دن چھٹی کا اعلان کیا جاتا ہے، لیکن جب گنگا میں نہانے کے لیے چھٹی کا اعلان کیا جاتا ہے تو ایس پی لیڈروں کے پیٹ میں درد ہونے لگتا ہے۔ سی ایم نے کہا کہ ایس پی ہر اچھے کام کی مخالفت کرتا ہے۔ انہوں نے الیکشن کمیشن سے اظہار تشکر کرتے ہوئے کہا کہ تمام طبقات کا احترام کرتے ہوئے انتخابات کی تاریخ 13 کی بجائے 20 نومبر مقرر کی گئی ہے۔ یوگی نے کہا کہ ریاست میں کسی کی خوشنودی نہیں ہوگی۔ ہر برادری کو اپنے تہوار منانے کی مکمل آزادی ملے گی جیسے کہ ہولی، دیوالی، عید اور کرسمس بھی شان و شوکت سے منائے جائیں گے۔ اس کے علاوہ، سی ایم نے ایس پی اور کانگریس کے درمیان تعلقات پر تنقید کی، اور کہا کہ دونوں کے درمیان 'طلاق' ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہریانہ میں کانگریس نے ایس پی سے کہا ہے کہ وہ 'اپنی حدود میں رہیں' اور یوپی سے باہر نہ جائیں۔

ڈپٹی سی ایم برجیش پھاٹک ایکشن میں

سی ایچ سی ملازمین پر گری گاج

تنخواہ روکی گئی، جواب کیا گیا طلب، مقدمہ بھی ہوگا درج

لکھنؤ۔ یوپی کے ڈپٹی سی ایم برجیش پاٹھک صحت کی خدمات کو لے کر کافی سنجیدہ دکھائی دے رہے ہیں۔ جمعہ کو انہوں نے سیتاپور کے ہرگاؤں سی ایچ سی کے وائرل ویڈیو کا نوٹس لیا۔ سی ایچ سی ملازمین کی تنخواہیں روکنے کے ساتھ ساتھ وضاحت بھی مانگ لی۔ اس کے علاوہ انہیں وہاں سے ہٹا دیا گیا ہے۔ ان کے خلاف بھی مقدمہ درج کیا جائے گا۔ یہ معاملہ کمیونٹی ہیلتھ سنٹر، ہرگاؤں، سیتاپور کے او ٹی روم سے متعلق ہے۔ یہاں ایک خاتون کی نس بندی سے متعلق ایک ویڈیو سامنے آیا ہے۔ ڈپٹی سی ایم برجیش پاٹھک نے اس کا نوٹس لیا ہے۔ متعلقہ ہیلتھ ورکرز کے خلاف کارروائی کی گئی ہے۔ ڈپٹی سی ایم نے کہا کہ کسی بھی مجرم کو بخشا نہیں جائے گا۔ ڈپٹی سی ایم برجیش پاٹھک نے کہا کہ سینٹر سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر منیش ورما کو وہاں سے ہٹا کر کمیونٹی ہیلتھ سنٹر ایلیا بھیج دیا گیا ہے۔ ایک ماہ کی تنخواہ روک لی گئی ہے۔ تین دن میں وضاحت پیش کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی ماہر امراض نسواں ڈاکٹر گووند سے ایک ماہ کی تنخواہ روکتے ہوئے ان سے وضاحت طلب کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ اسٹاف نرس رادھا ورما اور وارڈ آیا کلپنا کو ہرگاؤں سینٹر سے ہٹا دیا گیا ہے۔ اسے کمیونٹی ہیلتھ سنٹر، کسمانڈا بھیج دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ایک ماہ کی تنخواہ بھی روک لی گئی ہے۔ ان سے بھی وضاحت طلب کی گئی ہے۔ ٹرینی فارماسسٹ ستیہ پرکاش اور آتل او تھی کے خلاف مقدمہ درج کرلیا گیا ہے اور ان دونوں کے خلاف قانونی کارروائی کی جارہی ہے۔ ڈپٹی سی ایم نے کہا کہ معاملے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے چیف میڈیکل آفیسر کو چار دن کے اندر کیس کی تفصیلی رپورٹ بھیجنے کی ہدایات دی گئی ہیں۔

اے ایم یو پر عدالت عظمیٰ کا فیصلہ تاریخی اور قابل تحسین: محمد شعیب

لکھنؤ۔ اے ایم یو اولڈ بوائز ایسوسی ایشن لکھنؤ کے صدر سید محمد شعیب اور اعزازی سکریٹری شہلا حق نے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے بارے میں آنریبل سپریم کورٹ کا آج کا فیصلہ مساوات اور اقلیتوں کے حقوق کی ایک اہم فتح ہے۔ 7-ججوں کی بنچ کے ذریعے، اس بات کی توثیق کرتے ہوئے کہ آئین تمام شہریوں کو مساوی حقوق فراہم کرتا ہے، ایس۔ عزیز باشا بمقابلہ یونین آف انڈیا کیس میں 1967 کے فیصلے کو الٹ دیا گیا۔ یہ فیصلہ تمام شہریوں کے لیے مساوی حقوق کی آئین کی ضمانت کو برقرار رکھتا ہے اور اے ایم یو کی اقلیتی حیثیت کے حل کے لیے بھی راہ ہموار کرتا ہے، جس کا اس کے نظم و نسق پر موثر اثر پڑے گا۔ یہ فیصلہ دیگر اقلیتی اداروں کے لیے بھی ایک مثال قائم کرے گا نیز ہندوستان میں سماجی انصاف اور مساوات کے موضوع پر بھی اثر انداز ہوگا۔ یہ فیصلہ اے ایم یو کی اقلیتی حیثیت سے متعلق خدشات کو دور کرنے کے لیے سپریم کورٹ کے عزم کی عکاسی کرتا ہے۔ امید ہے کہ آج تشکیل دی گئی 3 ججوں کی بنچ کا فیصلہ نہ صرف اے ایم یو بلکہ ملک کے مفاد میں ہوگا۔ اے ایم یو اولڈ بوائز ایسوسی ایشن لکھنؤ معزز سپریم کورٹ کے اس تاریخی فیصلے کا خیر مقدم کرتی ہے اور آنریبل چیف جسٹس سمیت تمام معزز ججوں اور اس سلسلے میں اے ایم یو کے تمام وکلاء، خاص طور پر مسٹر راجیو دھون، مسٹر کپل سبل، مسٹر سلمان خورشید وغیرہ کی مشکور ہے جنہوں نے موثر طریقے سے اپنا قانونی رخ پیش کیا۔

یوپی: خواتین کی ناپ نہیں لے سکیں گے مرد

لکھنو: 8 نومبر (پی این ایس) اتر پردیش میں خواتین کی حفاظت کو مدنظر رکھتے ہوئے، یوپی ویمن کمیشن نے اہم رہنما خطوط تجویز کیے ہیں جس کے تحت مرد درزیوں کو خواتین کے کپڑوں کی پیمائش کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ بوٹیک سینٹروں پر خواتین کے کپڑوں کی پیمائش مردوں کے بجائے خواتین ہی کریں گی۔ اس سے متعلق تمام اضلاع کو احکامات بھی جاری کر دیے گئے ہیں۔ خواتین کمیشن کی ہدایات کے مطابق بوٹیک سینٹروں پر خواتین کے کپڑوں کی پیمائش مردوں کے بجائے خواتین ہی کریں گی۔ اس کے ساتھ ہی جم کے حوالے سے بھی ایسے ہی اصول طے کیے گئے ہیں۔ جم آپریٹروں کو خواتین کے لیے خواتین ٹرینروں کی خدمات بھی حاصل کرنا ہوں گی۔ تمام اضلاع سے کہا گیا ہے کہ وہ خواتین کمیشن کے ان رہنما خطوط پر عمل درآمد کریں۔ بوٹیک میں خواتین کی پیمائش کے لیے ایک خاتون درزی کا تقرر کرنا ہوگا۔ اس کے ساتھ بوٹیک میں سی سی ٹی وی بھی لگائے جائیں۔ خواتین کے لیے خصوصی کپڑے فروخت کرنے والے اسٹوروں کو صارفین کی مدد کے لیے خواتین ملازمین کا تقرر کرنا ہوگا۔ کوچنگ سینٹر میں خواتین کے لیے سی سی ٹی وی اور بیت الخلاء کا ہونا بھی ضروری ہے۔ یہ تمام قوانین خواتین کی حفاظت کو مدنظر رکھتے ہوئے طے کیے گئے ہیں۔ اس بارے میں ڈسٹرکٹ پروبیشن آفیسر شالی حامد حسین نے بتایا کہ 28 اکتوبر کو اتر پردیش اسٹیٹ ویمن کمیشن کی میٹنگ ہوئی، جس میں خواتین کے تحفظ اور ان کے حقوق کے تحفظ کو مدنظر رکھتے ہوئے کئی اہم فیصلے لیے گئے۔ جن پر عملدرآمد ہونا ہے۔ اس کے تحت یہ کہا گیا ہے کہ خواتین کے جم/یوگا سینٹر میں ایک خاتون ٹرینر ہونی چاہیے۔ ٹرینر اور خواتین کے جم کی تصدیق کرانا بھی ضروری ہے۔ اس کے علاوہ خواتین کے جم یا یوگا سنٹر میں داخل ہونے کے وقت امیدوار کے شناختی کارڈ جیسے آدھار کارڈ/الیکشن کارڈ کی تصدیق کرنا اور اس کی کاپی کو محفوظ رکھنا لازمی ہے۔ ان جگہوں پر سی سی ٹی وی اور ڈی وی آر کو چالو کرنا لازمی ہے۔ اسکول بس میں خاتون سیکورٹی گارڈ یا خاتون ٹیچر کا ہونا لازمی ہے۔ تھیٹر آرٹ سنٹروں میں خواتین ڈانس ٹیچرز اور سی سی ٹی وی کا ہونا ضروری ہے۔ ضلع کے تمام تعلیمی اداروں کی تصدیق کی جائے۔ خواتین کے کپڑوں کی دکانوں پر خواتین ملازمین کی تعیناتی بھی لازمی ہے۔

اے ایم یو ہندوستانی مسلم معاشرے کے تاریخی اور تعلیمی مراکز میں سے ایک: پرویز

اے ایم یو اقلیتی حیثیت بھی یونیورسٹی کی آزادی کو مضبوط کرتی ہے: یونس

لکھنؤ۔ آل انڈیا پسماندہ مسلم مہاج نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کی اقلیتی حیثیت کی بحالی پر مبارکباد دی ہے اور پسماندہ طلباء کے لیے ریزرویشن کی امید ظاہر کی ہے۔ تنظیم کے قومی صدر پرویز حنیف نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کی اقلیتی حیثیت کی بحالی پر معزز سپریم کورٹ، حکومت، پورے علی گڑھی برادری اور پورے مسلم سماج کو تہہ دل سے مبارکباد پیش کی ہے۔ یہ کامیابی صرف اے ایم یو کی ہی نہیں ہے۔ یہ کمیونٹی کے لیے بلکہ پورے مسلم سماج کے لیے فخر کی بات ہے، کیونکہ اے ایم یو۔ ہندوستانی مسلم معاشرے کے تاریخی اور تعلیمی مراکز میں سے ایک۔ ادارہ خاص طور پر موجودہ وائس چانسلر محترمہ نعیمہ خاتون جی اور سابق قائم مقام وائس چانسلر پروفیسر گلریز کا شکریہ ادا کرتا ہے، جن کی قیادت اور کوششوں سے یہ اہم کامیابی ممکن ہوئی۔ تنظیم کے چیف ایگزیکٹو آفیسر محمد یونس نے امید ظاہر کی ہے کہ اس بحالی سے اے ایم یو میں پسماندہ مسلم کمیونٹی کے طلباء کو ان کی آبادی کے تناسب سے داخلہ اور ملازمت میں مناسب ریزرویشن مل سکے گا۔ اے ایم یو کی اقلیتی حیثیت نہ صرف طلباء کے لیے مواقع کو بڑھاتی ہے بلکہ یونیورسٹی کی آزادی اور اس کی خصوصی شناخت کو بھی تقویت دیتی ہے۔ جناب یونس نے کہا کہ آل انڈیا پسماندہ مسلم مہاج کا ماننا ہے کہ پسماندہ مسلم کمیونٹی کی ایک بڑی آبادی معاشی اور تعلیمی لحاظ سے پسماندہ ہے۔ ایسے میں اے ایم یو جیسا کہ باوقار اداروں میں ریزرویشن کی فراہمی سے پسماندہ برادری کے طلباء کی تعلیم اور روزگار کے مواقع میں اضافہ ہوگا۔ نہ صرف اے ایم یو میں پسماندہ طلباء کی زیادہ سے زیادہ شرکت۔ اس سے نہ صرف لوگوں کے تنوع کو تقویت ملے گی بلکہ انہیں معاشرے میں مساوی مواقع بھی فراہم ہوں گے۔ تنظیم نے کہا کہ A.M.U. انتظامیہ سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ پسماندہ مسلم کمیونٹی کی سماجی اور تعلیمی حالت کو بہتر بنانے کے لیے خصوصی اسکیمیں شروع کریں۔ مہاج نے اے ایم یو کے تمام عہدیداروں اور فیکلٹی ممبران سے اس سمت میں ضروری قدم اٹھانے کی درخواست کی ہے، تاکہ پسماندہ برادری کے طلبہ کے لیے یونیورسٹی میں مساوی مواقع کو یقینی بنایا جاسکے۔

سپریم کورٹ کے فیصلے کا خیر مقدم

اپنے ہی 57 سال پرانے فیصلے کو پلٹتے ہوئے سپریم کورٹ نے اے ایم یو کے لیے ایک بار پھر اقلیتی ادارے کا درجہ حاصل کرنے کا دروازہ کھول دیا ہے۔ اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے ترجمان ڈاکٹر علیم اللہ خان نے اس فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے اسے آئین کی جیت قرار دیا اور کہا کہ اس فیصلے سے ان بنیادی اصولوں کی تصدیق ہوئی ہے جن پر یہ ادارہ قائم کیا گیا تھا۔ یہ ملک میں اقلیتوں کے حقوق اور خاص طور پر اے ایم یو کے لیے ایک بڑی جیت ہے۔ ڈاکٹر علیم اللہ خان کے مطابق مودی حکومت نے 2019 میں سپریم کورٹ میں حلف نامہ دے کر کہا تھا کہ اے ایم یو کو اقلیتی ادارے کا درجہ نہیں دیا جاسکتا لیکن منموہن سنگھ کی یو پی اے حکومت نے اے ایم یو کو اقلیتی یونیورسٹی کا درجہ دینے کی حمایت کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ سپریم کورٹ کے فیصلے نے کانگریس کی طرف سے کی گئی وکالت کو قانونی طور پر درست ثابت کردیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک طرف کانگریس تمام طبقات کے حقوق اور ان کی شمولیت کی بات کرتی ہے تو دوسری طرف بی جے پی اقلیتوں کے حقوق کو تلف کرنے کی کوشش کر رہی ہے اور ان یونیورسٹیوں کو بھی نشانہ بنایا جارہا ہے جن کے مدارس کو چلانے کا ہمارا حق ہے۔ اسے چھیننے کی کوشش کی گئی۔ اس فیصلے نے موجودہ حکومت کو بھی آئینہ دکھا دیا ہے جو اقلیتی حیثیت کی بحالی میں رکاوٹ بن رہی تھی۔ ہندوستانی عدلیہ پر ہمارا ہمیشہ گہرا اعتماد رہا ہے اور یہ یقین آج بھی برقرار ہے۔ انہوں نے کہا کہ اے ایم یو ہمیشہ سے پسماندہ طبقات کے لیے تعلیم اور بااختیار بنانے، علم سکھانے، رواداری اور ہندوستان کے تنوع کو اپنانے کی علامت رہی ہے۔ اس اقلیتی حیثیت کی بحالی سے اے ایم یو کو اپنی وراثت کو برقرار رکھنے میں مدد ملے گی، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ تمام طلباء، خاص طور پر اقلیتی پس منظر سے تعلق رکھنے والے، اپنے خوابوں اور خواہشات کو پورا کر سکیں۔

یوپی روڈویز کے 15 بس ڈپو میں مرمت کا کام نجی کمپنیوں کے حوالے

لکھنؤ: 8 نومبر (پی این ایس) اتر پردیش اسٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن نے اپنے 15 بس ڈپو میں مرمت کا کام پرائیویٹ ہاتھوں میں دے دیا ہے اب ان ڈپوؤں میں بسوں کی مرمت کا کام پرائیویٹ کمپنیاں سنبھالیں گی۔ ان 15 بس ڈپوؤں میں لکھنؤ کا اودھ بس ڈپو بھی شامل ہے، واضح رہے کہ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کی ورکشاپس کی صلاحیت بڑھانے کے مقصد سے 19 ڈپوؤں کے لیے آؤٹ سورسنگ کے ذریعے ٹنڈر کیا گیا تھا جس میں سے 15 ڈپو کی منظوری دی گئی ہے۔ جن 15 بس ڈپو کو دیکھ بھال کے کام کے لیے پرائیویٹ ہاتھوں میں دیا گیا ہے ان میں لکھنؤ کا اودھ ڈپو، نذیر آباد ڈپو، ہردوئی ڈپو، زیرو روڈ ڈپو، تاج ڈپو، دیوریا ڈپو، صاحب آباد ڈپو، وارانسی کینٹ ڈپو، سلطان پور ڈپو، بلیا ڈپو، بندہ ڈپو، بدایوں ڈپو، اٹاوہ ڈپو اور بلرام پور ڈپو شامل ہیں۔ اطلاعات کے مطابق ان ڈپو میں تکنیکی اسٹاف کی کمی کی وجہ سے بسوں کی دیکھ بھال کا کام نجی کمپنیوں کو دیا گیا ہے۔ جن کمپنیوں کو ان بسوں کی دیکھ بھال کا کام دیا گیا ہے۔ وہ کمپنیاں ایس ڈی ایل انٹرپرائزز، آر کے آٹو موبائل اور شیام انٹرپرائزز ہیں۔ ابتدائی طور پر ان کے کام کاج کو دیکھنے کے بعد باقی 100 ڈپوؤں میں بسوں کی دیکھ بھال کا کام بھی آنے والے دنوں میں نجی کمپنیوں کو دیا جاسکتا ہے۔ ورکشاپس میں تکنیکی عملے اور افسران کی کمی کی وجہ سے ٹرانسپورٹ کارپوریشن کی بسوں میں دیکھ بھال کے مسائل دیکھنے کو مل رہے ہیں، محکمہ کا خیال ہے کہ پرائیویٹ کمپنیاں اچھی کوالٹی کے ساتھ بسوں کی دیکھ بھال کریں گی۔ اسٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کی جانب سے پی پی پی ماڈل پر 23 بس اسٹیشنوں کو جدید بنانے کے لیے بنائے گئے منصوبے کے تحت 11 بس اڈوں کے لیے کام کرنے والے اداروں کے ساتھ معاہدے کیے گئے ہیں۔ ان میں بس اسٹینڈ کے ساتھ ساتھ مختلف قسم کے آؤٹ لیٹس، ملٹی پلیکس جیسی سہولیات بھی ہوں گی اور دیکھنے میں بہت ہی شاندار ہوں گے۔

جینت چودھری نے میراپور ضمنی انتخاب میں متھلیش پال کی کامیابی کے لیے تیار کیے 9 عظیم جنگجو

مظفرنگر: 8 نومبر (پی این ایس) مرکزی وزیر اور راشٹریہ لوک دل کے صدر جینت چودھری نے میراپور کی جیت کی ذمہ داری اپنے نو عظیم سورماؤں کو سونپی ہے۔ ان میں سے بہت سے عظیم جنگجو سیاسی جنگ میں رہنما سمجھے جاتے ہیں۔ سماج وادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو پر حملہ کرنے اور ان کی سائیکل کو پنکچر کرنے کا مکمل منصوبہ بنایا گیا ہے۔ یہ عظیم سورما کون ہیں، ان کی پہچان کیا ہے، سائیکل کا راستہ کیسے مشکل اور نل کے راستے کو آسان بنائیں گے۔ یہ جاننا بھی بہت دلچسپ ہوگا۔ آر ایل ڈی کے سربراہ جینت چودھری متھلیش پال کو میراپور ضمنی انتخاب میں کامیاب بنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑ رہے ہیں۔ اپنے پہلے ہی دورے میں جینت نے ایک دن میں چار بڑی عوامی میٹنگیں کر کے ایک بڑا پیغام دینے کی کوشش کی ہے۔ جینت چودھری نے میراپور کے بیلڈا، بھوکرہیڑی، جڈبڑ اور نونی کھیڑا میں چار عوامی میٹنگیں کیں اور ہر جلسہ عام میں جمع ہونے والی بھیڑ جینت چودھری اور بی جے پی لیڈروں کے لیے حوصلہ افزا تھی۔ آر ایل ڈی بی جے پی کے مشترکہ امیدوار متھلیش پال بھی اس بات کو لے کر کافی خوش تھے۔ جینت چودھری نے ان جلسوں کے ذریعے ماحول کو بدلنے کی پوری کوشش کی اور اب میراپور کا میدان بھی عظیم سورماؤں کے حوالے کر دی ہے۔ اگرچہ جینت چودھری کے پاس 9 عظیم جنگجو ہیں، لیکن یہ وہ عظیم سورما ہیں جنہوں نے سیاسی میدان جنگ میں اپنا الگ مقام پایا ہے۔ سب سے پہلے دو عظیم جنگجوؤں کی بات کرتے ہیں، ایک کا نام باغپت کے ایم پی ڈاکٹر راجکمار سانگوان اور دوسرے کا نام بجنور کے ایم پی چندن چوہان ہے۔ ایم پی چندن چوہان میراپور سے ایم ایل اے اور پھر لوک سبھا ایم پی بنے اور ان کے ایم پی بننے کے بعد ہی یہ سیٹ خالی ہوئی۔ اس لیے ان پر بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ دونوں ارکان پارلیمنٹ روزانہ 95 دیہاتوں اور 17 قصبوں پر نظر رکھیں گے۔ مسائل کہاں ہیں اور ناراضگی کہاں ہے، کس کو کہاں بھیجنا ہے اور کس کو کہاں جانے سے روکنا ہے، یہ ساری ذمہ داری دونوں ارکان پارلیمنٹ کی ہے۔ مرکزی وزیر مملکت جینت چودھری کی ہر تقریر میں اکھلیش یادو کا نام ضرور آتا ہے۔ جینت چودھری اپوزیشن اور خاص کر اکھلیش یادو پر ایک کے بعد ایک بڑے حملے کر کے میراپور کی لڑائی کو دلچسپ بنا رہے ہیں۔

یوم اُردو کے موقع پر جنائے شیرین زباں پروگرام

لکھنؤ۔ اتر پردیش اردو اکادمی یوم اردو کے موقع پر جائیں شیریں زباں کے نام سے ایک پروگرام منعقد کرے گی۔ یہ پروگرام اکادمی ہی کے اردو اکادمی کے آڈیٹوریم میں منعقد ہوگا، اس پروگرام کے کوآرڈینیٹر ون وائس ٹرسٹ ہیں۔ ون وائس ٹرسٹ کے سکریٹری ایس این لال نے کہا کہ اس موقع پر کئی پروگرام منعقد کئے جائیں گے۔ جس میں اردو کی تاریخ پر داستان گو نواب مسعود عبداللہ پیش کریں گے، 'اگر اقبال نہ ہوتے تو اردو ادب میں کیا کمی ہوتی' کے موضوع پر سیمینار ہوگا جس میں ڈاکٹر مسیح الدین خان، ڈاکٹر یاسر۔ جمال، ڈاکٹر نزہت فاطمہ، عطیہ بی اور سیما صدیقی مطالعہ کریں گی۔ گفتگو پروگرام میں تاریخ دان روشن تقی، شوبتا سریواستو اور منتظر قمی موجود ہوں گے۔ مشاعرہ میں نئے شاعر تنویر موہانی، عابد نظر، فیصل خان، محمد جمال اظہر، یاسمین اظہر، سائرہ خاتون، فلیحہ، تبسم فاطمہ اور رنجنا ڈین شرکت کریں گے۔ اس کے ساتھ بچپن اور خواتین کی تعلیم پر ایس این لال کا لکھا ہوا ایک مختصر ڈرامہ دادی اماں مان جاونا بھی ہوگا جس کی ہدایت کاری ایم آئی ایس اقبال نے کی ہے جس میں انامیکا سنگھ، مسکان سونی، آدرش تیواری، یہ ابھیشیک پال ہیں۔ گیت کے پروگرام میں جاوید گوری اور سجاتا گانے پیش کریں گے۔ بیت بازی پروگرام میں ممتاز کالج اور مولانا آزاد یونیورسٹی کے طلبہ شریک ہیں۔ اس موقع پر دن بھر خطاطی کی نمائش کا بھی اہتمام کیا جائے گا۔ اکیڈمی کے سیکرٹری شوکت علی نمائش کا افتتاح کریں گے۔ اردو کی ترقی کے لیے کام کرنے والی گیارہ شخصیات کو بھی اعزاز سے نوازا جائے گا۔ پروگرام کے اختتام پر فنکاروں میں مومینٹس اور اسناد تقسیم کی جائیں گی۔

یوپی اسمبلی کے اسپیشل سکریٹری برج بھوشن دوبے کی کار حادثے میں موت

بیٹا زخمی، اوورٹیک کرتے وقت ہوا حادثہ

لکھنؤ: 8 نومبر (پی این ایس) اتر پردیش اسمبلی کے اسپیشل سکریٹری برج بھوشن دوبے کی ایک حادثے میں المناک موت ہو گئی۔ حادثے کے وقت ان کا بیٹا بھی گاڑی میں موجود تھا اور اسے بھی چوٹیں آئیں۔ بتایا جا رہا ہے کہ برج بھوشن دوبے کا بیٹا کار چلا رہا تھا جب ایودھیا کے قریب اوورٹیک کرنے کی کوشش کے دوران یہ بے قابو ہو گئی۔ کار دوسری لین میں آنے والے ٹرک سے ٹکرا گئی۔ خوفناک تصادم کی وجہ سے کار کو بری طرح نقصان پہنچا ہے۔ آپ کو بتا دیں، اصل میں صحافی برج بھوشن دوبے کو کیسری ناتھ ترپاٹھی نے اپنے دور میں انفارمیشن آفیسر کے طور پر تعینات کیا تھا۔ جانکاری کے مطابق اسپیشل سکریٹری برج بھوشن دوبے جمعرات کی رات اپنے بیٹے کے ساتھ لکھنؤ لوٹ رہے تھے۔ بیٹا کرشنا دوبے گاڑی چلا رہا تھا۔ اس کے بعد ایودھیا میں اوورٹیک کرنے کی کوشش کے دوران کار بے قابو ہو کر ڈیوائیڈر کو عبور کر کے دوسری لین میں جا گری۔ اس دوران سامنے سے آنے والے ٹرک اور اس کی کار کے درمیان زبردست تصادم ہوا۔ تصادم اتنا زوردار تھا کہ گاڑی کے پرخچے اڑ گئے۔ راہگیروں کی اطلاع پر پولیس موقع پر پہنچی اور دونوں زخمیوں کو قریبی اسپتال پہنچایا۔ جہاں ڈاکٹروں نے اسپیشل سکریٹری برج بھوشن دوبے کو مردہ قرار دے دیا۔ اس کے علاوہ بیٹے کرشنا کا علاج کر کے اسے چھٹی دے دی گئی ہے۔ فی الحال لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا ہے۔ بستی کے رہنے والے برج بھوشن دوبے کی موت کی خبر ملتے ہی لکھنؤ سے بستی تک سوگ کی لہر دوڑ گئی۔ سرکاری کام میں آنے سے پہلے وہ صحافت سے وابستہ تھے۔ ان کے گھر میں کہرام مچا ہوا ہے۔ ایودھیا پولیس اسٹیشن کے پٹرنگا گنولی کٹ کے قریب شاہراہ پر کل رات تقریباً 1.30 بجے یہ حادثہ ہوا۔ برج بھوشن دوبے، جو اسپیشل سکریٹری تھے، ملنسار اور خوش اخلاق طبیعت کے مالک تھے۔ بتایا جا رہا ہے کہ بی جے پی لیڈر کیسری ناتھ ترپاٹھی نے اسمبلی اسپیکر رہتے ہوئے انہیں انفارمیشن آفیسر مقرر کیا تھا۔

'ہم، انڈیا اتحاد کے سپاہی، کھولیں گے محبت کی دکان': کانگریس

لکھنؤ: 8 نومبر (پی این ایس) اتر پردیش کے ضمنی انتخابات کو لے کر سیاسی بیان بازی اور الزامات اور جوابی الزامات کا سلسلہ جاری ہے۔ اس بار ایک نیا ٹرینڈ دیکھنے کو مل رہا ہے۔ یہ پوسٹر وار ہے۔ فریقین بیان بازی اور پوسٹروں سے ایک دوسرے پر حملے کر رہے ہیں۔ اب پارٹیوں کے پوسٹر لگائے جا رہے ہیں۔ پہلے بی جے پی، ایس پی اور پھر بی ایس پی اس حملے میں کود گئی۔ اب کانگریس بھی اس میں شامل ہو گئی ہے۔ یہ پوسٹر راجدھانی لکھنؤ میں کانگریس پارٹی کے دفتر کے سامنے لگایا گیا ہے۔ اس میں سی ایم یوگی کے بیان 'کٹیں گے تو بٹیں گے' کو نشانہ بنایا گیا ہے۔

کانگریس پارٹی کے دفتر پر لگایا گیا پوسٹر این ایس یو آئی کے طالب علم لیڈر آرین مشرا نے لگایا ہے۔ لکھا ہے کہ 'بٹیں گے تو کٹیں گے' کا نعرہ دینے والوں کے منصوبے توڑیں گے، ہم انڈیا اتحاد کے سپاہی یوپی میں محبت کی دکان کھولیں گے۔ اس میں راہل گاندھی اور ایس پی سربراہ اکھلیش یادو کی تصویریں بھی لگائی گئی ہیں۔

آگرہ-لکھنؤ ایکسپریس وے پر بس اور ٹرک میں حادثہ، ایک مسافر ہلاک، 15 سے زائد زخمی

فیروزآباد: اتر پردیش کے فیروزآباد ضلع میں ایک المناک سڑک حادثے میں ایک شخص ہلاک جبکہ 15 سے زائد افراد زخمی ہو گئے۔ یہ واقعہ ناصر پور تھانہ حدود میں آگرہ-لکھنؤ ایکسپریس وے پر پیش آیا جہاں تیز رفتار ٹریولر بس، جو مسافروں سے بھری ہوئی تھی، ایک کھڑے ہوئے ٹرک سے جا ٹکرائی۔ ٹکر اتنی شدید تھی کہ بس کا اگلا حصہ بری طرح تباہ ہو گیا۔ ذرائع کے مطابق، حادثے کے بعد پولیس اور ایمرجنسی سروسز فوری طور پر جائے حادثہ پر پہنچ گئیں اور تمام زخمیوں کو ابتدائی طبی امداد کے بعد قریبی اسپتال منتقل کیا گیا۔

حکام نے بتایا کہ بس میں 17 مسافر سوار تھے جو گجرات کے علاقے دادرا نگر حویلی سے تعلق رکھتے تھے اور ایودھیا سے متھرا کی زیارت کے لیے جا رہے تھے۔ اسپتال کے ڈاکٹروں نے بتایا کہ حادثے میں تین افراد کی حالت تشویشناک ہے اور انہیں فیروزآباد کے ضلعی اسپتال ریفر کیا گیا ہے۔ جاں بحق مسافر کی لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ اکتوبر میں بھی یوپی کے کانپور میں ایک ہولناک سڑک حادثہ پیش آیا تھا جس میں پانچ افراد جان کی بازی ہار گئے تھے۔ اس حادثے میں تیز رفتار ڈمپر نے اچانک بریک لگا دی تھی جس کے باعث پیچھے چلنے والی کار اس سے ٹکرا گئی اور دو ٹرکوں کے درمیان کچلی گئی۔